Acc. 4133

Acc. no = 4133

Acc. 4133

انتھے قربان او شمس الضحیٰ پر
کرین جیون جان پروانے عاشق شمع پر
خلافت کے تخت کا شاہ والا
انتھے بو بکر یون صدیق اعلا

درنعت حضرت عمرؓ

قریشی ہاشمی جن کا لقب ہی — سمجھ دل مین یقین محبوب رب ہی
محمد مصطفےٰ مالک ہین دارین — سبب جنکے کیا ایجاد کونین
رکھا ہی اُنکے سر پر چتر لولاک — کرایا سیر جنکو پلمین افلاک
دیکھا قطرے نے وحدت کا سمندر — ملا اسمین ہوا وہ نور انور
احد سے جا ملا احمد ہوس کر — وصل مین لب کو رکھ ہاں کہنے بلکر
دو مژگان چشم کے ہمدم کئے تھے — کئی بولی ستی بھر کر بھرے تھے
پچھانا جنے اُس نور الہدا کو — یقین سمجھو پچھانا وہ خدا کو
سو جنکے واسطے دنیا و دین کو — دیا ہی بھیج ختم المرسلینؐ کو
جفا پائے انھو نے ظلم سہے — کہے یالیت لم یخلق محمدؐ
ستون شرع اونکے کرد یا چار — ابا بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ شہ اسوار
نبوت کے نکل گلشن سے اب وو — ثنا خوانی کا لے گل ہاتھ محمود
اپنا صلوات کہہ ہر آن ہر دم — بروح پاک آن سالار عالم

درنعت صدیق اکبرؓ

نبیؐ اپنا دین گوہر فشان کر — کہے یون جنکے تئین صدیق اکبرؓ
نبیؐ کے خاص تھے اعلاوہ سبہین — مقرب یار تھے اہل عرب مین
کئے وہ خانمان حضرت پہ بلہار — ہوئے او نور ایمان کے خریدار

درنعت حضرت عثمانؓ

درنعت حضرت مرتضےٰؓ

ARSHI LIBRARY Nampally Hyd-A.P.
J & K ACADEMY LIBRARY SRINAGAR Acc. No. 1095 Date of Purchase Price

مجلس اول

در نعت شاعر گوید

اکھاڑے باب خیبر زور سون زود — گئے تھے کفر کو سب نیست و نابود
دیکھو او تاجدار ہل اتی کا — بنی عم تھا دیکھو او مصطفےٰ کا
کہے تھے جسکو سلطان زمانہ — بھرے اسرار کا یہہ ہی خزانہ
ولیان ہین اونکو دیکھو سرور ہے — خدا کن اونکو دیکھو بہتری ہے
خدا سے جسکو ہے کشف و کرامت — نکاح ہین اونکے ہی خاتون جنت
دیکھو قوت مینے او بہلی ہی — کہے ہین لا فتا الا علی ہی
اپسکے صدق سے ان دل سون کہو تم — تر ضوا عنہم رضی اللہ عنہم
کہون اب مدح خاتون قیامت — گل و ریحان بستان رسالت
ولایت کے گگن پر مشتری ہے — شرافت کے قطب کی گلسری ہے
جسے کہے بضعۃ منی پیمبر — شفیع عاصیان فی یوم محشر
خدا نے لطف سون بہی پرورش کر — دیا مولا علی سا جن کو شوہر
شکم سون جنکے دونون چاند او سورج — ہوئے دو فرض ظاہر نور پر نور
حسن مخزن کرامت شاہ مظلوم — حسین پاک باطن شاہ معصوم
رضا پر دونون راضی ہوکے شہزاد — نبوت کے چمن کے سرو آزاد
طفیل فاطمہ خاتون جنت — میرا کر خاتمہ بے مژدہ منت
رضا لے اب یہان سے زود محمود — کہ تا پاویگا اپنے دلکا مقصود

تلازم روضۃ الشہدا کا مالی / فراست کے کیا گلشن کو خالی
مجھے کان ہی سکت اُسکے برابر / جو بولون شعر تازہ اس برابر
ولے مجھ حکم سو نین ہو کے لاچار / کہتا ہون ای میرے دلبند دلدار
جو کوئی اسکو پڑھیگا سے سراسر / دعائے خیر سون کر یاد آخر
اگر واقع رہیگا سہو یک تِل / قلم سون ثبت کر مردِ مکمّل
ختم کر یہان ستی محمود اب زود / خدا بر لائیگا تجھ دل کا مقصود

مجلسِ اوّل

قلم ہو مجلسِ اوّل مین شاطر / چلا میدان مین کاغذ پہ کھہ سر
تو لدبولنا اوّل ہی لازم / کہ تا زینت مین آوے یہ تلازم
کہ یکدن مصطفےٰ ساقیِ کوثر / کہ تھے یاران ستی مجلس کے اندر
گویا فرشِ زمین پر چاند پُرنور / کواکب ساتھ وہ بیٹھے تھے مسرور
مذاکر علم کا تھا بحث و تکرار / سگل وُہ سنتے تھے مجلس کے حضار
یکایک آکے نکلے یار وہان چار / ہوئے حضرت کی مجلس مین نمودار
بجالا کر اوّل آداب و تسلیم / کہے تجھ حکم مین ہی ہفت اقلیم
ادب سے ہو کھڑے چارون وُہ فی الحال / ہر اک مطلب کو اپنے تب کئے قال
کہے محبوب تم سچ ہو خدا کے / چراغ و مشعلِ راہِ ہُدا کے

مجلس اوّل

کیا آداب سون نامیکو ارقام
لکھا لڑکیکے تب والدنے یہہ جواب
یتیمی کا تیرے پر داغ بھاری
تجھے والد نہین ہے اور مادر
مرے خویشان نہین راضی ہین ہر چند
نہین مجھہ ساتھہ چلنے کا تیرا زور
ہوا اسباب سون وہ بہت پر غم
گرا سب مملکت اور ہاتھہ دھویا
لگا لڑنے کو اُسسے ہو ہراسان
نہ راجا کوئی کرے امداد اسکو
تفکر کے رہا دریا مین غواص
پوچھا اخبار اس سے کہو لاچار
نجومی نے کہا سن اے خردمند
نہین دختر ترے یہہ تھا آوے
وے مجھہ دل کا تجھہ کہتا ہون مطلب
محمد مصطفےٰ ہادی رہبر
وہان جاکر تو رکھہ اسلام پر دل

حکم ہو تو کرون شادیکا انجام
نہین لڑکی دئے سے تجھکو کچہ لاب
تیری خویشی سے دل منگنا فریری
نہین دیتے ہین تجھکو اپنی دختر
تجھے دختر سنی کرنے کو پیوند
تیرا قوت سٹون یک لحظے مین توڑ
چلا لڑنے کو لشکر ساتھہ باہم
اُسکے عیش کا اسباب کھویا
وے غالب رہے شاہِ خراسان
خرابی مین ملایا ہی اُسکو
نجومی تب بلایا جو تھا خاص
کہا مجھہ مصلحت دے ہو کے غمخوار
تجھے کہتا ہون اے مجھہ دلکے پیوند
نہ تو اوسکے پدر پر فتح پاوے
تجھے یہہ مصلحت ہیگی بہت اب
عرب کے بادشہ حق کے پیمبر
ہووے گا مدعا تجھہ دل کا حاصل

مجلس اول

کرین تاراج سارا ملک اور مال — کرین ویران ہمیشہ سال در سال
مجھے بہیجا ہے شہ نے اب چلا ہی — نہ جانون بعد میرے کیا ہوا ہی
مسلمان کر کرو سارونکو آزاد — امن اب ہمکو دیوو اور امداد
ملک جو تھا اُٹھا خورشید مانند — اٹھا وہ خضر کی تصویر مانند
بہت آداب سون تسلیم کر کر — گرا حضرت کے آ قدمونکے اوپر
قدمبوسی سے کر حاصل سعادت — بران کہنے لگا اپنی حکایت
کہا آیا ہون کوہستان سے مین — نہ ملک کفر دیوستان سے مین
وہان راجا ہے یک خوبصورت — پسندا فعال ہین اور نیک سیرت
خزانہ اوسکنے اور مال بسیار — بڑی حشمت ستی رہتا ہی شہوار
اوسے دختر ہی خورشید ثانی — منور پاک صورت ہی نورانی
نہین طاقت صفت کا آدمی کو — پریان جس کن کھڑی ہین خادمی کو
وہ بہی قوت منے خایق دلاور — نہ ثانی اوسکے کوئی روئے زمین
وہ بہی سنگین قلعہ کے بیچ ساکن — خوشحالی سے وہ رہتے رات اور دن
نقارہ سنگ کا ہے اُسکے اوپر — اُسے چوبان ہین سنگین اسی بہیر
بہی یک ہی بستہ سنگین نادر — کئے ہین سحر اونے اوسپہ ظاہر
سب ادر بستہ وہ کرتی ہی ناری — نہ جگین کس ستی کرتی ہے یاری
رتن بہی شرط دیکر اُسکے بولون — زبانکی لاترازو پرمین تولون

لگے تب دوسری رکعت کو ساری
لگے کرنیکو مونڈی بہت زاری
غرض اتمام کئے رکعتان چار
کیا حق نے سگل انجام بہم کار
سلام اول جدہان بولے خوشایند
رکھے سب طوق نار گردنون بند
سلام دیگی بولے جو حیدرؓ
لگے سب عاجزی کرنیکو یکدم

ظہر سے تا عصر لگ تھا یہ ہنگام
نہ تھا کسیکو خبر دوسری کچھ کام
لگے کہنے سب سردار دو عالم
شفاعت کرنیٹ عاجز ہمارا ہم
کہ مولا اسنواب ہو رحم بارے
کہ کلمہ اب پڑھو تم سب مرادات
خدا ایک اور اوسکا پیغمبر
محمد مصطفےٰ برحق ہین رہبر

مجلس اول

ظہر کا بعد ازان سنت ادا کر
فرض کا تب کئے بنت علیؓ نے
کہ سب ہو مقتدی یاران دلاور
نلک رجانے فرصت پاکے یکدم
زبان حملہ کئے سب ملکے یکبار
کئے تھے فاتحہ سورت کو اتمام
دیکھو قدرت خدائے لایزالی
ہوا تب دوستان کا پاسبان او
دیکھو تدبیر پر ہنستی ہی تقدیر
جدہان مولا کہے اللہ اکبر
رکوع مین آ لگے تسبیح کرنے
ہوئے تب بعد ازان سارے او قایم
زبان اللہ اکبر کو پکارے
رکھے سر شاہ نے سجدے کے بھیتر
اوٹھائے سر کو کہہ اللہ اکبر
کہے اللہ اکبر بے قراری
رکھے سر دوسرے سجدے مین حیدر

امامت تب کھڑے کرنیکو حیدر
پروٹے در دہان سے مہبلی نے
لگے فرض خدا کرنے کو حیدر
کہا اب ٹوٹ کر پڑنا ہی یکدم
کھڑے نزدیک آکر وہ ستمگار
منافق پاس آئے عقل کے خام
محبان کا ہے اپنے آپ والی
رکھا تب حفظ مین اونکو امان ہو
کسی کی وہان نہین چلتی ہے تدبیر
لگے سب دہوجنے جھنجلا سراسر
زمین پر تب لگے ظالم او گرنے
لگے گرنے زمین پر تب او ظالم
سٹے ہتیار تن سون ڈال سارے
لگے رونیکو وہ سارے ستمگر
لرزنیکو لگے گیدی سراسر
لگے ہونے منافق سب فراری
رہے خلبل سگل مونڈی ہوا گمر

خضر الیاس کو شب ساتھہ لیکر
چلے اوس راہ مین خود ایشہ پیر و ور
دکہہ یاران ہے اس شہر مین جا
اپنی تینون چلے سب ایک باہم

چلے مولا علی وہان سے ہو اسوار
ہو کوہستان کدھن او شاہ رہوار
حکایت اب یہانسے کرکے اتمام
شتابی لیکے چل شہ کا سرانجام
اپنا صلوات کہہ ودی کا سے محمود
جلو مین شہ کے چل تا پاوے مقصود

روانا ہونا مولا علی کا اسلام گڑہ سے طرف روطاس شہر کے

گلستان تہور کھول گل گل
تصدق شہ پہ ہو ازجان بلبل
ثنا خوانی کا گلدستہ توڑے ہات
رکھہ اپنے سر پہ کہہ شہ کی حکایات
چلے اسلام گڑہ سے شیر صفدر
کئے طی قطع تب منزل سراسر
ہوئے روطاس کی سرحد مین داخل
دیکھے یاران اپنا کر تا ہے منزل
کہ دیکھا یکبیک تب شہر الیاس
سنو کہتے ہین اسکو شہر روطاس

داخل ہونا مولا کا شہر مین

ہوئے داخل نزان اس شہر بھیتر
لگے سب دیکھنے چودہیر جو سر
دیکھے اوس شہر مین ہین دیو سارے
ولے دیکھے ہین یک قلعہ کنارے
کہ میل اب ایک ہیگا شہر سے دور
جہان رہتے ہین وہ دلدار منظور
نگر صحرا تھا وہان سخت دشوار
چلے اس راہ مین دھر شوق غمخوار
نہ صحرا تھا مگر تھا او جہنم
نہ وہان پہنچا تھا عزرائیل یکدم

مجلس اول

دیکھا یک شخص اپر بہت نادر
...

بیٹھا ہی با شجاعت کر و فر سے
حنیفہ نے کہی بستر سے للکار
وہاں سب رات بیٹھو ہوکے قایم
کھڑے ہون یکدگر جب ساتھ دونو
گراؤ گے مجھے گر تم زمین پر
اگر تمپر ہوئی مین دست یاور
کنیزک کو کرو زودی سے آزاد
پدر کی نام کی زودی گرہ کھول
کئے مولا نے بعد از دُرفشانی
کہ ہے مشہور عبداللہ نام
سنو تم اب زمین کا جو وطن ہی
سخن مین او سکے مولا ہوکے مایل
کہے میرا حنیفہ نام مشہور
پدر میرا ہے سلطان زمانہ
ہوئی پوری جدہاں دونو مین باتین
نماز شب مین ہو مشغول حیدر رض
سو مغرب اور عشا بعد از نوافل

سراپا غرق ہی آب و فر سے
نہ اٹھیو وہاں سنتی زنہار زنہار
صبح کو آکے ہم ہووین مزاحم
کرین کشتی کے دو دو ہاتھ دونو
کنیزک ہو رہون خدمت کے بھیتر
رکھونگی قید مین تسا دلاور
کرو نام مبارک سون بھی دلشاد
وطن تیرا کہان ہے ہم ستی بول
کہے نام و نسب کی سن نشانی
مجھے کہتے ہین سارے ابن آدم
سدا رہنے ہمنکو وہی وطن ہے
ہوئے نام و نسب مین اُسسے سایل
میرا رشتہ ہے دیوان ساتھ مستور
بہت حشمت ہی اسکو اور خزانہ
تلک پہنچی ہے آکے جلد تر رات
لگے کرنے کو یاد حق سراسر
تہجد بھی گذارے شاہ کامل

رہی تھی نصف باقی رات آخر
کہ تسبیح رب کا تھا یہین وہ اکثر
تلک آیا صبح کا وقت ہا محضور
عبادت شب لگا ہے جگر سے
ازان حیدر نے نوبتی خوشنوا سون
نماز صبح کرتے با ادا سون
ہوئے فارغ نماز صبح سے جب
کئے قلعہ طرف حیدر نظر تب
حنیفہ کو دیکھے جون فتح و منش تنگ
نکل آتی ہی کرنے شاہ سے جنگ
کھڑی ہے اسا منے جون کوہ تمثال
کہے مولا کہ یہین بے خبر در حال
کرین کشتی دونون یکبرابر
دیکھو اب کس کو ہوتی فتح یاور
کہے مولا علی سے ای دلاور
چلاؤ تشا ہے اول ٹھہریم پر
اچھیگا جو ہم دل میں مقصود
چلا وہ بیخودی سے آج تو زود

مجلس اول

[illegible]

نہایت شرم رو ہوا زدل فروند
نزان لاچار بولے باتکو چھوڑ
خدا کے لطف سون وہ شاہ صفدر
کئے مالیدہ جب انگلی پکڑ کر
ہوا تب شوق سون دل انکا مایل
نہایت شرم انپر ہو کہ غالب
گرے مولا علی کے تب قدم پر
کہے زودی بتاؤ اپنا تم نام
مجھے معلوم یون پڑتا ہے اکثر

کئے اپنے بہن کو شبہ نہین دونو
کہ اب نوبت تمہاری ہیا کروزور
ترت پکڑے ہین انگلی انکی خنصر
ہوئی عاجز نزان وہ نیک اختر
ہوا آب منی شہوت سے نازل
ہوا دل وصل سے تب انکا طالب
فراست سے کہے بعد از شرم ہر
پلاؤ وصل کا بھر کر مجھے جام
تمھین مولا علی ہین شیر صفدر

خواب مین آنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تلقین کرنا

سنو اک رات کی نادر حکایت
مرے آ خواب مین شاہ مکرم
مشرف جب کئے اسلام سیتی
تمھارا قد اور قامت سبھی بول
تمھارے نام سے بھی ہو کے خورسند
اچھینگے ہشت تن ہمراہ دیگر

محمد مصطفی ختم الرسالت
کرئے تلقین مجھے کلمہ معظم
بشارت بھی دئے پیغام سیتی
بھی جہر کا معما سب دئے کھول
رکھے ہین تب سے مجھکو دام مین بند
بشارت مجھ دئے ساقی کوثر

مجلس اول

عطا کر مجھ کو وصل معنوی کی
برکت سے یہ وصل صوری کی
جو ہے محروم اُسے در مذلت
وصل مین ہے کرامت اور ولایت
ہین انکے کہنے کو زبا نہین
لذت وصل کا شرح دیا ہین
ذکر کو خدا کیا کرا مست
ہین ثانی جا ہین انکی لذت
کی دانا سی جائز کہا رد
عجب کچھ عیش کی لذت ہے یارو

غرض مولا علی بعد از دو ہفتہ
نکلکر آئے مثل گل شگفتہ

خطاب حمزہ طرف سے تب بی بی کا
لگے کہنے کو یاران سب تبارک
خضر نے تب حنیفہ کو کہا یون
سبھی یہہ دیت اور دیوان بھی ملکر
ترت اوسوقت لیو تم نام علی کا
سبھی مشکل کو حل کرنے کلی ہے
سبھی ہر طرف ہوویگے وہ موذی
شہانی سیج تب نادر بچھائی
محل مین جا ہوئے داخل سو حیدر
ہوئے خلوت نشین وہ پاک حیدر

حنیفہ کو ہوا اُنس اجنبی کا
علی در جواب کہتے تھے مبارک
کبھو مشکل پڑیگی تم او پر جون
کرینگے آکے کچھ حملہ جو تم پر
خدا کے دوست دو جگ کے ولی کا
کہتے ہین لا فتا الا علی ہے
مقابل سے رہینگے سارے ماضی
بزان مولا علی کو تب بلائی
کئے ہین شکر حق کا تب سراسر
ہوئے واصل حنیفہ ساتھ حیدر

ار سے محسود جام بیخودی نوش
اپسکو آپ مین کر دسے فراموش

محل اب وصل ہی ہو تو خبردار
زمین پاک کو دیکھے ہین قابل
صدف خالی دیکھے حیدر نظر کر
پیا لپی تب ہے خلوت کے بھیتر
ہوئے تھے عیش کے گلشن کے مالی

نہ کر اسرار پنہانی کو اظہار
ترت تم امید ہوئے ہین عاقل
رکھے تب دریکتا او سکے بھیتر
سبھی دو ہفتہ تھے وہ شبر صفدر
نہ تھے از وصل گل چینی سے خالی

مجلس اوّل

[illegible]

حنیفہ

مجلس اول

حنیفہ تب نشانیان ہاتھہ لیکر — نظر سے دیکھے ہین تب اسکے اوپر
اٹھانا دعلی خنجر پہ مرقوم — اسد کے نام کا تھا سکہ مختوم
بزان مولا علی پشتہ اٹھاکر — کہے یہہ ہے نشان ہمکو سراسر
پھر آئے نام اس قلعہ کا حیدر — رکھے ہین نام اوسکا تب حنف گڑھ
چلے مولا حنیفہ سے جدا ہو — کئے تب کوچ سب سے الوداع ہو
چلے آئے بزان اسلام گڑھ کو — بھی وہین زود یے چھوڑ انس کو
عزیزہ کی نواحی چھوڑ صف در — مدینے کو سو پہنچے زود حیدر
مدینے مین ہوے زودی سے واصل — ہوئے حضرت سے آکر زود شامل
سعادت دو جہان کا کر میسر — کئے سب ماجرے اظہار حیدر
مرخص تب کئے یاران کینین خاص — گئے تب گھر بگھر حمزہ و عباس
سبھی یاران گئے گھر کو نکل کر — چلے حسنین کے ملنے کو حیدر
ملے تب فاطمہ سون ہوکے دلشاد — رہے یکبار ملکہ سرو شمشاد
ارے محمود چل اب شاہ کے ساتھ — شہ پر بر سے کر زودی ملاقات

ختم کر یہان سے اب صلوات کہکر
مقدس روح بر شافع محشر

روانا ہونا مولا علی کا حنیف گڑھ سے مدینے کو

کہا ہے اک غلام زور آور
قوی ہی خوبصورت مثل حیدر
ولیکن سب غلامان کی وو قیمت
کرے مطلوب وہ شاہ صداقت
بزان راجا نے سایل کو بلا کر
حکایت پوچھے احوال یکسر

مجلس اول

تجھے مطلوب جو دینا ہے آج
کہے شہ نے بزان سایل کو یونکر
کہ ہے راجا یہان وہ مرد کافر
اگر پوچھے میرا وہ نام تجھ کن
نکر نے بھار اس سے تو دینار
ہزار سے گر میرے وہ ہو وسایل
سبھی تجھ مشکلان کو حل کرے گا
کریگا تیغ سون اوسکا جدا سر
سنا مولا سے جب سایل نے یہ فال
کہا تو پیشوا ہے دو جہان کا
کہ اب تجھ حق بنا ہو کر بے ادب کیون
کیے مولا نے یہ حکمت کا کہنا
سنا سایل چلا تب حکم اوپر
چلا آصف کنے زودی سے سایل
سنایا حال کا اپنے گرہ کھول
ہمرے آسا تھ چل راجا کے دربار
گئے راجا کنے دونون برابر

تو مجھ قیمت سے لے کر آنیا کاج
میرا ایک مدعی ہی اس مکان پر
مجھے تو بیچ اوس کن جو ہی آہر
قنبر شم نام کہہ میرا ہی روشن
نہ اسمین کم تو کر زنہار زنہار
تو کہہ اوسکو کہ ہی یہہ اسمین قابل
ہزاران دشمنان سون تجھ لڑیگا
عجب قوت دیا ہی اوسکو داور
ہو بے طاقت لگا رونے انجھوان ڈال
کہ ہی ہادی تو سارے انس و جان کا
کہون تجھکو غلام اس شاہ سے اب کیون
خدا راضی ہے اسمین چپ نہ رہنا
کھڑا آصف کنے وہ نیک جوہر
ہوا دل نپٹ یہ اس کا مایل
اٹھا زودی سے کن السلطنت بول
وہان کر کر تیرا دیتا ہون یہہ کار
کہا سب کھول کر وہ سب یہہ آہر

مجلس اول

سبب اوسکے ہزاران سون بہرزور — سبھی بھیجا ہون وہانہین جمع کر کر
دیگر ہین یکہزار میرے غلامان — سبھی اس کام پر ہینگے مدامان
وہان پانی کے بند کرنیکی خاطر — کرین یکسال مین دیوار آخر
کہ جب ہوتی تہی وہ پوری عمارت — خدا یک لحظے مین کرتا ہے غارت
برسمین ایکدن آتی تہی ندی — اٹھاتی تہی عمارت جو بنے گی
دگر اک اژدہا ہی اس جنگل مین — سدا رہتا ہی غار ونکے دنگل مین
اونے اطراف کے دیہات سارے — لئے سب مار لوگان گھر اجاڑے
کہ مین چہتا ہون کرنے آب کو بند — زمین سے سانپ کو کرنا ہی بیوند
دگر میرا ہی دنیا مین جو دشمن — مدینے مین سدا ہی اسکا مسکن
اوسے مولا علی کہتے ہین سارے — فتح کے اوسکے بجتے ہین نقارے
اوسے لا پیش میرے دست بستہ — کہا سب کام کا تجھکو سرشتہ
یہہ تینون کام میرے کر تو پورے — نہین رکھنا انھونکو بھی ادھورے
تجھے واپس تیرا خط دیونگا مین — تجھے آزاد کر کر چھوڑونگا مین
بھی میرے بعد تجھکو مملکت سب — دیونگا تجھ کو اپنا سلطنت سب
کہے تب مرتضی وہ شیر صفدر — اگر سو کام ہون اوسکے برابر
کرون انجام سب فضل الٰہی — مبارک تخت تجھکو اور شاہی
دیا تب یکہزار دینار قیمت — کیا سلطان دین کو کر غنیمت

جزا اس کا خدائے پاک جبار
دیویگا تمکو اے شاہ جہاندار

بزان دین شاہ نے اپنی نظر کر
دیکھے اس کام کو اندازہ کرکر

دیکھے ایک کوہ ہے اُسکے مقابل
چڑھے اُس کوہ پر وہ شاہ عادل

بزان دین ذوالفقار اپنا نکالے
کمر مین کوہ کے اک وار ڈالے

گئے اس کوہ کے ٹکڑے دو برابر
اٹھائے کوہ کو بھی آپ حیدر

اُٹھائے کرکے قوت شاہ باہم
لے آئے کوہ کو سلطان عالم

سٹے اُس پل کی جاگا اور بندھے آب
رہا چلنے ستی پانی کا سیلاب

سٹے مضبوط تب اُس کام کو کر
خبر راجا کو جا بولے سراسر

کہے مین اب چلا ہون مارنے مار
بلا تیری ولایت سے ستون کاڑ

چلے سلطان عالم اژدہا پر
چلا راجا بھی دیکھین آپ اوپر

دیکھے محکم ہوا ہے پل کا او کار
ہوا لی زرد رنگ او شاہ غمخوار

کہا یک نے بزان شہ کا شجاعت
سٹے تھے کوہ پر تیغ کرامت

پڑا ورطے مین تب حیرانگی کے
گیا وہ ہوش سے انسانگی کے

وزیران سون کہا یونکر زبان کھول
نہ کوئی مشرق مین مغرب اوس کا ہمتول

کہا اب کیا کریگا دیکھنا ہے
مجھے بھی ایک سخن اس سے کہنا ہے

نہین ہے وہ غلام ہے بلکہ سلطان
حکم مین اوسکے ہینگے جن و انسان

غرض مولا چلے تھے چند قدم دور
دیکھے دشت ایسا ہی مثل دیجور

مجلس اوّل

بزان راجا کنے وہ پوست لائے
ہوئے حیران سب حضار مجلس
کہا تب حکم یونکر شاہ بر بر
ولے باقی رہی تمسے یہہ کام
کہے مولا نے باندھا ہے پل کو
کہے سن کان دھر تو مست و مغرور
ولے تجھ عہا سون ہین ہوکے لاچار
سٹے فی الفور شہ پر سب کمندان
کمندان چار سو تب شہ کے تن پر
دگر یکسو سپاہی لے کے تلوار
پنٹ غصے سے نعرہ کرکے حیدرؑ
نکالے سیف اپنا میان سے بہار
کہے سب نے شہنشہ تم یقین ہو
کہ اب ہمپر کرم کی ٹک نظر کر
کئے ایمان کا اقرار دل ساتھ
قدم پر شاہ کے بلہار ہوتے
رسوم کفر کو سب کرکے باطل

رکھے آگے سبھی اُسکو دکھائے
عدو اور دوست انکے یار مونس
کئے ہو کام تمنے یہہ سراسر
پنٹ دشوار ہے کرنا ہی اتمام
دگر مارے ہین ایسے اژدہا کو
مجھے مولا علی کہتے ہین مشہور
کیا ہون آج مین اتمام یہہ کار
پکڑ نیبے ہوئے تھے مستمندان
پڑے جب شہ ہوئے ہین لئی غضب
کھڑے تھے میان سے دو کار کر بہا
کمندان توڑ ڈالے تب ہٹک کر
لگے تب بولنے موذیون کو للکار
ہمارے تم سچے ہادی دین ہو
گنہ بخشو ہمارا عفو کر کر
پرستش سے اٹھائے کفر کے ہاتھ
لگے دل جان سے قربان ہونے
سعادت مرتضی سے کرکے حاصل

کہا اسلام حق اور کفر پامال
بجا کر صدر پر تعظیم کے سات
کہ کلمہ عرض کر وہ نیک افعال
کہا رکھو ہم اہم ننگ و ناموس
ہو در حال آکر وہ قدمبوس
کھڑا ہی آسمان سون آ زمین پر
دیکھا مولا کو جون خورشید انور
چلا کرنے کو استقبال درحال
اٹھا وہ ان راجا برق تمثال
وسے ہین اس کنے بھی ایک حیدر
اہے یہ تن وہ سب یکجا برابر

رضائے مصطفیٰ سے شاہ صفدر	خراسان کی طرف عازم ہو حیدر
تسلی دیکے دونون گلرخون کو	لئے تب ساتھ وہ سیف و کمانکو

جانا یارون کا ہمراہ حیدر کے

بھی حمزہ اور خضر الیاس کو لے	عکاشہ اور قمر عباس کو لے
دیگر بھی دحیۃ الکلبی کو لے کر	عمر عیار بھی تھے ساتھ دیگر
چلے ہو سنج یاران سب یکدل	اتھا باقی کا وہ یک یار شامل
مدینے کے ہوئے باہر وہ یاران	کہے شہ نے سبھونکو دوستداران
کر اب آنکھونکو موچو اب سراسر	رہو دامن سے میرے ہت پکڑ کر
دیکھو تم مرتضیٰ کی اب کرامت	زمین کو پاس منے کینے اشارت
زمین نے کھینچ لیتے تب طنابان	دکھایا زور شہ کو لا خراسان
کہے آنکھان کو کھولو ای برادر	کہو یہہ کون جاگہ ہے سراسر
کہا قاصد خراسان کا یہہ شہر حد	پڑھے سب نے درود ان دلسون بیحد
چلے آگے وہان سے تب ہوس کر	دیکھے تب لعنۃ مولا نے لشکر
بزان وہ بیک زودی یہانے جاکر	کہا راجا کی بیٹی کو سراسر
محمد مصطفیٰ خورشید دین ہین	بلاشک رحمۃ للعالمین ہین
اپسکے لطف سون تیرے سبب وہ	مدد تیری کون بھیجے ہین عرب وہ

بٹھایا اور ہاتھ کر سے حکایات
سنے حق کے ولی سے گوش دھر کر
کہ یکتا ہے خدا حافظ سراسر
ہوا شکر بزبان سارا مسلمان
کہ کلمہ پڑھ کے لائے سب ایمان
بزان مولا علی نے یون کہے سو
و سادر ہم خدا کا امر ہی لو

مجلس اول

[illegible]

کہے اہل عرب ہم سب بشر ہیں — فضیلت میں کمتن سے بشیر ہیں
مسلماں تجھ کو اب کرینگے ہی کار — تیری دختر ہیا ناں اے جفا کار
سنا راجا نے جب جانسوز کی بات — لگا تب ہاتھ ملنے بول ہیہات
نجومی سے سنا تھا اُسنے یوں کر — کہ اِکدن ہوویگا لشی سخت تجھ پر
عرب یک ترک حیدر کے لقب کا — یہاں آکر پھراوے دین سب کا
اسی ساعت ہمری آئی نظر میں — لرزتا وہ چھپا جا اپنے گھر میں
وے اُسنے کیا تھا حکم یوں کر — کرو تیار زو دی جملہ لشکر
علی احوال دیکھے بدگہر کا — اذاں بولے شتابی وہیں عصر کا
اقامت پڑھکے او شیر شجاعت — مصلے پر کھڑے کرنے امامت
خدا غالب ہے اپنے امر او پر — پراگندہ کیا موذی کا لشکر
کئی بہرے ہوئے تھے اور بیہوش — اپس میں آپ تھے بس ہوکے خاموش
رکھے سیفِ دوسرشہ نے مقابل — حضور دل سے تھے حق ساتھ شاغل
بزاں احرام کا تکبیر حیدر — زباں سوں تب کہے اللہ اکبر
دیکھو قدرت خدائے پاک جبار — سدا ہے دوستا نکا وہ نگہدار
کیا حق نے بزاں وہ سیف کا مار — نگہبانی بدل شہ کے نمودار
لگے موذی اپسکے سر پٹکنے — لگے سب کفر کا دامن جھٹکنے
کیئے تب فاتحہ سورت کو اتمام — قتل لشکر کے بھیتر تب ہوا عام

مجلس اول

کہی دختر نے بعد از گرکے زاری
کہ ہم کرتے ہین سب اقرار ایمان
مجھے جیودان دیناشاہ کامل
رنگیلی رس بھری باتان سراسر
سنی لڑکی کے موسئے شاہ باتان
بدرگاہ الٰہی تب مناجات
لگے کہنے کو یاران سارے آمین
ہوا اوسوقت ہین ہشیار لشکر
کہ کلمہ پڑھ محمدؐ کا ہو دلشاد
کئی موذی رہے محروم ہوکر
دیکھے حیدر کھڑے لڑنیکو فجار
نرت دیہین حیدری نعرہ نکو مارے
کئی نامرد تھے سنکر موئے او
کئی نیک کے گوش سے دم ہو جاری
غرض جزوی ہوئے وہ شاہ سو حایل
کرے یکبار سارے ملکے یلغار
دگرتھے ہشت تن مولا کے یاران

نہ کیجو اب ہماری اتنی خواری
کہ کلمہ پڑھکے ہوتے ہین مسلمان
مجھے کرنا میرے پیوساتھ وصل
کئی پر در دیش شاہ صفدر
اٹھائے بعد ازان مولا نے ہاتان
لگے منگنے کو حیدرؓ ربول حاجات
لگے پڑھنے کو یاران سورہ یٰسین
خدا کے لطف سون یکبار یکسر
کھڑے تھے شاہ کن مانند آزاد
کھڑے لڑنیکو جابھرسنکے اوپر
نکالے زود اپنا سیف للکار
دلیرانکے دلان سینے سون کاڑے
بسائے جا جہنم دوزخی ہو
اوٹھی بہنونکے دلپر بیقراری
کھڑے لڑنیکو حیدرسون مقابل
اٹھے حیدر نے بعدازز د للکار
کھڑے لڑنے کو اگر د وستداران

دونون لشکر کھڑے تھے صف بصف ہو ۔ رہا شادی سے کینا ہر طرف ہو
کئے شادی کا سب بعد از سرانجام ۔ بیاہ کر اس دئے نازک گل اندام
نکاح امر شریعت ساتھ حیدر رضؓ ۔ پڑھے اون گلرخا نکا دل خوشی کر
ملائے بعد دونون وصل کر کر ۔ وداع ہو کر چلے اپنے مکان پر
نبیؐ کے وصل کا تب شوق دھرتے ۔ چلے منزل بمنزل قطع کرتے
دیکھو وہ گلبدن اسرار وحدت ۔ مدینے کے لیا گلشن مین راحت
کئے زودی سے آکر وہ ملاقات ۔ ملے حضرت سے آ شاہ کرامات
کئے سب ماجرا خدمت مین اظہار ۔ ہوئے خوشحال سب مجلس کے حضار
ہوئے تب فاطمہ سون آ ملاقی ۔ ملے حسنینؓ سے کوثر کے ساقی
ارے محمود اب یہہ ماجرا چھوڑ ۔ حنیفہ کی حکایت سے سخن جوڑ

مجلسِ دویم درذکرِ حنیفہ
بحرا

حکایت مجلس دویم کا بولون ۔ دہن کے جام مین شکر کو گھولون
کہ سب امید کے لا کر گلون کو ۔ دکھاؤن کھول کر سب بلبلون کو
سنایا شاہ کی چارون حکایات ۔ حنیفہ کی کہون مولود کی بات
حنیفہ سے ہوئے مولا جدا جب ۔ رکھے اپنا توکل بر خدا تب
ہوئے نو ماہ پورے اونکو سالم ۔ خدا بن کوئی نہ تھا اوس وقت عالم

عمر یک ماہ لڑکے کا ہوا جب
تعجب سوں لگے کہنے کو یوں سب

نظر آتا ہے یہہ لڑکا برس کا
عجب ہے گل دمیدہ رنگ و رس کا

غرض جب عمر کو انکے ہوا سال
نظر آنے لگے جوں برق تمثال

سرو قد تب لگا بڑھنے کو ہر دم
لگے مشہور ہونے شاہ عالم

کہ جب چلنے لگے وہ شیر صفدر
ہوس تھی کھیلنے لڑکوں کے بھیتر

ہوا سن مبارک ہفت سالہ
کریں ہر روز بازی وہ نرالا

کہ سب اس شہر کے کھنواد سارے
ملے یک جا کریں بازی کنارے

حنیف شہ شیر صفدر انہیں جا کر
گرا دیں مار کر سبکو کھند لکر

ہوئے دس سال کے جب وہ دلاور
لگے تب مارنے ہر یکطرف دھر

غرض کھنواد سارے اونسے ڈرتے
نہیں ان ساتھ بازی کوئی کرتے

کہ سب اطفال یکسر بھاگتے تھے
حنیف شہ مارنیکو تاکتے تھے

نہیں چلتا تھا کسکا شہ اوپر زور
کریں بازی مقابل شہ کے مکھ موڑ

زلا چاری کریں گستاخی شہ سے
خصومت اب جوں کرتا ہے مہ سے

زبان اپنی بڑان وہ طول کر کر
کہتے تھے یہہ حرامی ہے سراسر

لگے کہنے کو سارے خاص و عام
حرامی لفظ سوں منسوب دشنام

سنے جب یہہ سخن سرور نے دھر گوش
ہوا بیطاقت لہو کھانے لگا جوش

ہوئے یکبر وزشہ ماں پاس حائل
ادب سوں ہو کھڑے خدمت میں سائل

حرامی کا مجھے دیتے ہیں دشنام
کہ سب عالم یہاں کا خاص و عام

نہیں ہے اصل تو بھی تجھ میں خامی
کہ کہتے ہیں مجھ کو سب حرامی

حنیف نے کہا ای جان مادر
کہ ہے کون میرا باپ کا نام

بتاؤ اب مجھے جلدی سے مادر
نہیں تو جان نے جاتا ہے کر

حنیف نے سنی جب بات جا کر
کہی فرصت مجھے دو آج کا روز

حنیف شہ چپ ہوئے سنتے ہی تو کر
گیا دن فکر میں سارا نکل کر

ہوا جب رات کا نادر سما یا
حنیف نے وضو جلدی بنایا

مجلس دویم

[illegible]

کہے سرور نے کیا ہی دلپہ افکار
کیا ظاہر حنیفہ راز دل کا
کہے سرور نے ای بی بی حنیفہ
ہمارے نام سوں کر اسکو آگاہ
مدینہ شہر ہی ملکِ عرب مین
شہنشہ اسجگہہ پر پیشوا ہین
اوسے انگشتری دے اور خنجر
بشارت دیکے وہ ہادی کو نین
بزاں ہو خواب سے بی بی نے بیدار
کہے سب کھولکر نور البصر کون
حنفؑ نے سنے جب ماں سے یہہ قال
کہے مجھ دیے ضا زو دی سے مادر
دگر امید ہی دل مین سراسر
عرض مین آٹھ گز او رستہ طوالت
کہ ہی وہ پانچ گز او سکا لبس دل
اُسے بھی دیکھنا دلمین ہوس ہی
حنیفہ نے توکل بر خدا کر

تمھارے طفل کو حق ہی مددگار
کہا سب کھولکر مقصد پس کا
جمع رکھ اپنا تو خاطر شریفہ
اوسے حق پاسپاہر دم ہی ہمراہ
کہ ہی مشہور او شرق و غرب مین
محمدؐ مصطفے نور الہدا ہین
مدینے کو روانہ زود تر کر
چلے تشریف لیکر شاہ دارین
پڑھے صلوات ہو حضرتؐ پہ بلہار
کہے سب ماجرا لخت جگر سون
ہوا روح و رواں غازیکا خوشحال
کہ تا دیکھو نین جا کر شاہِ حیدرؓ
دیکھوں او پشتہ سنگین نظر کر
کہ ہی وہ مظہر مولا حوالت
وزن ہی پانچسو من اُسکا اَلحمل
وسیلہ مصطفےؐ کا مجھکو بس ہی
بزاں سو نبی او ر مصطفےؐ پہ

مجلس دوم

خداوندا بحق پیغمبر داں
پریشاں خاطر را جمع گرداں
بحق نام شان سعود گرداں
کرم کن عاقبت محمود گرداں
دعا سے جب ہوئے فارغ حنیفہ

فراست کے ویسے تھا دین شہ کا ہمت عالی
غرض چند روز بعد از باقرار [illegible] گلشن کے مالی
رہا ختلی فرود بھیتر وہ ابن حیدر
عرب کی حد مین ہوئے چند روز بعد از ان کشتی سے آکر
مدینے کو چلے [illegible] سے غزنہ
روانہ تب ہوئے ہین ابن حیدر
ازان کشتی دگر تیار کر کر

عزنی کا [illegible] عربی با فصاحت
[illegible] تقریر
دیا تھا [illegible]
مدینہ پاہی بیشک فردوس ثانی [illegible] نورانی

لیجا تعظیم سوں وہ نیک کردار
کیا تب تخت پر اپنے وہ اسوار

اپین ہو سامنے خدمت کے بھیتر
کھڑا ہو دست بستہ مثل چاکر

کیا تسلیم بعد از وہ ادب سوں
لگا کہنے بزان وہ کھول لب کون

کہا یکروز وہ شاہ دلاور
تمھارے باپ ہینگے شیر صفدر

یہاں اگر کئے ہمکو مسلمان
بتائے ہین ہمن کو راہ ایمان

پھرائے نام قلعہ کا وہ حیدر
رکھے ہین تب ستی اسلام گڑھ کر

غلام اونکے ہمین خادم ہین سارے
ہمین پائے سعادت آج بارے

غرض کئی دن پچھوں شاہ زمان
ہوئے عازم بزان سوئے مدینہ

بزان راجانے کشتی کرکے تیار
دیا کچھ خرچکو اور کردئے اسوار

ہوئے اسوار جب کشتی کے بھیتر
اٹھائے بعد ازان بندر سے لنگر

وہ کئی دن جب چلے دریا کے بھیتر
جزیرہ ایک تب دیکھے نظر کر

سو آبندر مین تب پہنچے سلامت
دیکھے تب حق ستی وہ رو کے راحت

بزان اترے ہین کشتی سے کنارے
خبر شہ کا سنا راجانے بارے

اکابر شہر کے راجانے لے کر
چلا لے شاہ کو تب آپنے گھر

صدر پر لاکے تب تعظیم کے ساتھ
بٹھایا اور ارہ باندھکر ہاتھ

کیا معلوم تب شہ کے نسب کو
سکھایا پہلوانی کے کسب کو

کیا ہتیار کے بھی فن مین شاطر
ہوا تب شاہ کا لی جمع خاطر

مجلس دوم

[illegible]

سو

کرے معلوم پن گھٹ کی جگہہ ہے
پوچھے تب گا ذران سون شاہ مومن
کہے ساکن ہین یہان دھوبی بچارے
کہے شہ نے ہمین ہے پیاس اور بھوک
تمھین کچھ بھی مجھے لا کر کھلاؤ
کہے سب نے ہین محتاج چاکر
ولے پانی ہے اس میدان ہین بارے
کہے یک چاہ ہین پانی ہے پر جوش
پتھر سکو اٹھانا بہت دشوار
ولے یکشخص ہمسے ہے قوی تر
ہزاران لیتے ہین ہم پانی کو بارے
رکھے غازی اُسے پتھر بند کر کر
کہے شہ نے مجھے چل کر بتاؤ
کہ سب دھوبی دکھائے شاہ کو لا
خدا کا نام لے اوّل وُہ صفدر
نٹے تب زیر پتھر اپنا ہاتھ
کنارے پر رکھے پتھر سراسر

مسافر کو یہان آرام گہ ہے
تمھین ہین کون اور کا نکے ہین ساکن
ہمین دھوبی یہان دھوتے ہین سارے
گیا ہے تشنگی سے حلق سب سوک
ہے جھبکو تمھین پانی پلاؤ
نہین ہمنا کنے کچھ چیز حاضر
نہین وہ ہاتھ آنے کا تمھارے
ولے ہے سنگ کا اس منہہ پہ سرپوش
نہین کھلتا ہے ہمسے آب زنہار
سدا آکر اُٹھاتا ہے وہ پتھر
سو اُس پانی سے ہم دھوتے ہین سارے
چلا جاتا ہے بعد از آپنے گھر
مجھے یکبار تم چشمہ دکھاؤ
دیکھے شہ نے عجب جاگا ہے اعلا
ہزاران صلوات بولے پیمبر
اوٹھائے ہین او پتھر کے دو ساتھ
وہ خود اترے ہین اُس کو یکے اندر

خدا کے لطف سون [illegible]
[illegible]

مجلسِ دویم

[illegible]

کہ جا کر عمر عیار کو حضرت اشارت
خبر لا بالضرورت
[illegible]

لگے عباس اور حمزہ نے للکار
کہ بیٹھا تھا شجر پر پتھر سے اوپر
دیکھے کوتی ... اور پر تب نظر کر
جلے حضرت کینتی تسلیم کر کر
ہیں دونوں نے ویں تعظیم کر کر
دیکھے حمزہ دگر عباس اپر ال
لگے حضرت نے سارا قتل عرقال
تھی جھولی سوا نکو لا دکھائے
کہ سب روداد حضرت کو سنائے
ہوئے پیدا کیے وہ نیک گفتار
لگے جانوز کی یا تا نکو عیار

دیکھے قوت ترا تو ہے ادب ہی
لگے کہنے کیا نام تیرا اور نسب بھی
کہ گر موت کا دلمیں ہو نہیں ہی
طمانچہ یک ہمارا تجھکو بس ہی
تجھے گر ہم طمانچہ ایک مارین
درخت زندگی جڑ سے اکھاڑین

مجلس دوم

[illegible]

عمر عیار تب آئے کوٹے پر
دیکھے بیٹھا ہے لڑکا یک مکان پر

شجاعت کا دیکھے جہر ارباب
کہ ہے آب و قہر میں بہت غرقاب

لگے خوش بات سوں بولن کو عیار
کہ ہے تو کون کسکا ہے تو غمخوار

اُٹھا یا تھا تو پتھر زور کے سات
ولے زودی سے پھر رکھ سن میری بات

وگرنہیں تو تجھے رہنا ہے دشوار
نہیں ہو نیکا تیرا کوئی غمخوار

تیرا کہو نام کیا ہے اے دلارام
تیرے سوں حسن لالہ نے لیا وام

سرو قد پر تیرے میرا رحم دل
ہوا ہے اے جوان نیکو شمایل

خنف شہ نے کہا اے نیک جوہر
کہ ہے دانشوری سے بات باہر

کوٹے کو مونا آیا ہے دشوار
ہو منصف بات کا اور راز اظہار

بزران عیار نے عیارگی کر
اوٹھا جھولیمیں ڈالے ہیں پکڑ کر

لگے جھولے اُٹھانے بہت کر زور
ولے جھولی نہ اٹھتی تھی زمیں چھوڑ

ہوئے وہ زور کرتے سات تہام
ولے کیتے ترا تر زور با ہم

بزران قوت کئے ہیں تیسرے بار
پھٹی جھولی ہوئے ہیں یا شہ نمودار

لگے تب کھینچنے شہ کوں پکڑ ہات
ولے ذرہ ہلے نہیں شیر کی ذات

خنف شہ نے کہے اے نیک فرجام
تمھاری کچھ نہیں ہے نیک انجام

مجھے مطلب یہی ہا رستم زماں سے ان
جو ہے مرد دلاور پہلوان سوں

تمھیں گر عاقبت کی خیر جا ہو
رخ جان بخش اپنا تم لیجاؤ

[illegible]

مجلس دہم

لگے تب کھینچنے آپس میں مل کر | کہ تب غصے میں آئے شیر صفدر
گرے تب ہاتھ اور پانو کنیں جھاڑ | گرے بیخود زمین پر ہر دو ہر کھاڑ
اوٹھے سو پھر کہے کیا نام تیرا | بتا دیو زاد دیو اور کام تیرا
قبیلہ کیا ہے تیرا کون مادر | پدر ہے کون تیرا کہہ سراسر
کہے شہ نے بزبان ہو مسکرا کر | میرا والد ہے نیکو انس جوہر
کہ ہے مادر میری جو غم رسیدہ | ہے جس سے گلشن آدم خزیدہ
جو پوچھے تم میرے سے میں بتایا | سزا کردار کا خود تمنے پایا
میرے اس قول اوپر اب عمل کر | اپس کے گھر کو تم جاؤ نکل کر
کہ ہو جو پہلوان شیر زمانہ | جوانمردی کا جسکن ہے خزانہ
تمھیں بھیجو اسے دیکھو نظر کر | بھی پہنچوں اوسکی قوت کو سراسر
ہوئے لاچار تب دونوں دلاور | چلے تب شہر کا رستہ پکڑ کر
تلک آ ایکبیک وہ شیر یزدان | بنگل نخچیر گہ سے شاہ مردان
دیکھے پانی کے اوپر تب نظر کر | پڑا ہے دور رشتہ سو قدم پر
بھی اس رشتہ کے اوپر یک جوان خوب | بیٹھا ہے خوبصورت نیک اسلوب
کہے مولا نے ای لڑکے دلاور | نہیں تجھہ دل منے اب خوف و ڈر
اٹھاؤ رشتہ سنگین سراسر | شتابی رکھہ تو اس کو یکے اوپر
اگر اس کام میں کرتا ہے تاخیر | تو میرے ہاتھ سے ہوتا ہے نخچیر

نلک

مجلس دوئم

تلک پہنچی خبر یہہ شہر بھیتر
ملے سب آنکر کنوے کے اوپر

تماشا دیکھنے سارے کھڑے تھے
خنف شہ باپ سے لڑنے اڑے تھے

کہے حیدر نے پھر سبکو بلا کر
پکڑ کر اوسکو رکھنا قید بھیتر

کئے یلغار شہ پر خاص اور عام
خنف شہ نے کہے اعجب ہے کام

اٹھا نیکو لگے تب کوہ سارے
ملے جھپیان بمن آکر بچارے

گئے سب زور سارے متفق ہو
دیے شہ کچھ ملے نہین یک سر مو

کھڑے ہو ہاتھ اور پانونکو جھاڑے
زمین پر یکدفعہ سبکو پچھاڑے

گرے سارے نزان ہوکر او ارا
کیا یکبارگی سب نے پکارا

نہین انسان ہے یہہ دیو اکبر
عجب شہ زور لڑکا ہے غضنفر

لگے سب پوچھنے یون کون ہے یار
بلا ہے دیو یا جن ہے تو عیار

کہے کیا نام تیرا کہان ہے جانا
کرین کچھ کام کی زودی روانہ

علیؓ نے بعد ازان اپنا دہن کھول
کہا دیکھے مطالب زود تون بول

کہے تو آتشی یا تو ہے خاکی
کہ ہے خوشحال یا تون دردناکی

کہے جن یا تو ہے فرزند آدم
بلا یا دھول مین تو بہت عالم

انھونکی نہین ہے طاقت اب نیر ساتھ
کرین بازی کے وہ کچھ سستی ہاتھ

کئے شہ نے نزان یہہ درفشانی
لگے جھڑنیکو گل منہہ سے نورانی

کہے یک چیز مین طالب ہون نادر
بلا دیگا مجھے قدرت سے قادر

میں ہوں انسان اور آدم ہوں ظاہر — پدر کو دیکھنے نکلا ہوں باہر
مجھے معلوم یوں پڑتا ہی اکثر — کہ ہے اس ملک میں وہ نیک محضر
نشان پایا ہے مجھکو ایک اُن کا — عقل بھی کھینچتا دامن ہو سب کا
میری میراث کا پایا ہوں میں مال — میرا دل بہت ہوا ہی اُسسے خوشحال
ولے اس مالکے دعوی میں یہہ چور — رہے ہیں متفق ہو اپنا دل جوڑ
دگر تمکو دکھا کر یہہ بڑائی — کئے ہیں مجھہ ستی سب مل لڑائی
خدا کے حکم سے اونکو گرفتار — کرونگا اور پیچھوں لیونگا اخبار
پوچھے لوگوں نے اُنکا نام کیا ہی — کہو کیا قد و قامت فام کیا ہی
کہے وُہ نام مجھہ کو حرز جان ہی — مجھے معلوم اون کا بھی نشان ہی
میں دیکھونگا قدم اُنکے مبارک — کہونگا صدق دلسے یہہ ہے بیشک
ولے یہہ گادران ہیں چور میرے — کہ یہہ منکر ہوئے ہیں ملکے سارے
کہ اب لڑنے کوئی آویگا مجھہ ساتھہ — اول دھونا انے بھی جیوسوں ہاتھہ
مجھے میں مدعا پایا پدر کا — میرا قبلہ ہی جو عالی گہر کا
نہیں جانے کا میں زنہار زنہار — کرونگا باپ کو تحقیق اشتہار
شجاعت کا سنے جب شاہ نے حال — گئے سب لوگ اپنے گھر طرف چال
کئے حضرت کنے احوال ظاہر — اٹھے خلوت بھیتر سارے اکابر
بزان محبوب رب کے وہ نبی خاص — ہوئے وحدت کے تب دریا میں غواص

مجلس دوم

سو چھوڑے بعد ازاں دونو برابر
حنفشہ نے پکڑ شہ کی کمر کو
سو دین مولا نے بازو ہاتھ سے چھوڑ
کئے ہین امتحان دونون نے قوت
اشارہ کر بزاں مولا علیؓ نے
ملایک آسمان سے ہو کے ناظر
حنفشہ زود اٹھکر تب کھڑے ہو
لگے ثابت قدم کشتی کے کرنے
رسولؐ اللہ کھڑے کرنے نظارا
کئے کشتی پٹ بیخود سو ہو کر
اڑاوین بعد ازاں سر پر سو للکارا
لگے ہونیکو فاخر یک بیکس ہم
محمدؐ مصطفیٰ کے ساتھ ملکر
کہ سب وہ دیکھتے تھے مل تماشا
دیکھو مولا علی تھے شیر صفدر
علی نے ہاتھ بھی زانو کے بھیتر
کئے نعرہ بھرائے سر کے اوپر

علی نے تب لئے بازو پکڑ کر
کہے اب ڈھونڈھتا ہو نمین پدر کو
حنفشہ نے کمر چھوڑے ہین فی الفور
کہ دونون ایک ہین پائے شجاعت
ترت پائے حنفشہ ہبلی نے
کہتے تھے آفرین دونو پہ وافر
لگے کرنے کو کشتی روبرو ہو
کھڑے تھے داؤ مین یکبیک کو دھرنے
کہے صد آفرین ہی چند بارا
گرانے کو کئے تھے تب زمین پر
ولے نین ضرب پہنچا کسکو زنہار
نہین ہٹتے تھے دونون وہ غضنفر
کھڑے اصحاب تھے اور یار ملکر
نہ تھا دونو نمین بیکس کوئی حاشا
حنفشہ بھی اٹھے وہ ابن حیدرؓ
گرائے اور اٹھائے سر کے اوپر
پچھون ٹھکے ہین زودی کے زمین پر

مجلس دوم

پینٹے قابو مین پایا ہو کے لاچار
نہین اسوقت حاضر کوئی غمخوار
خدا احوال پر میرے ہے ناظر
بہت بیکس ہون مین عاجز مسافر
بتائی تھی نشانی مجھکو مادر
ہے اسمین کا یہہ رشتہ یک مقرر
پدر کو ڈھونڈھتا پھرتا مین آیا
یہان یہہ رشتہ سنگین ہین پایا
کیا دلمین یقین تب اُس مکان پر
یہان والد ہے میرا شاہ حیدر
کہ اب زودی سے کر تو اپنا یہہ کام
چلا خنجر کہ تا پاؤن مین آرام
کہے حیدر نے بعد از ہو کے پرغم
نشانیان بول باقی ہے باہم
کہے سرور سنو اب گوش دھر کر
نشانیان اور باقی ہین یہہ دیگر
تمھارے ہاتھ ہے خنجر پدر کا
ہے اوس پر نام اوس عالی گہر کا
دگر مجھہ ہاتھ مین خاتم ہے روشن
لکھا ہے اُس اوپر نام مرزبین
سنے مولا علی نے جب یہہ گفتار
کہا انگشتری کو ہاتھ سے کاڑ
میرے کن دے تیری وہ امانت
ملاؤن تجھہ کو مولا سے سلامت
نہین ہم مارتے ہین تجھہ کو زنہار
دکھانے ہین تھین والد کا دیدار
نکالے ہاتھ سے انگشتری زود
کہ تا جلد ہوں دیکھے رُئے مقصود
دئے جب ہاتھ مین مولا علیؑ کے
وہ داماد نبیؐ حق کے ولی کے
دیکھے انگشتری کو جب نظر بھر
لئے بوسہ پیشانی پر خوشی کر
کہے شہ نے تمھارا ہین ہوں دلبند
کیا حق نے تجھے مجھہ ساتھہ پیوند

مجلس سیوم

ایمان شاہ دیکا شمہ بیان کر
یہان مذکور مجلس مین عیان کر

مجلس سیوم ایمان دیکا اور سیر کرنا ان کا

ملایا عشق نے یک روز آکر
کہ اب اسباب کا تدبیر کرنا
کھڑے مولا علی کن آادب سون
کہے ای کعبۂ حاجات کونین
حکم ہو تو کردن صحرا کا جا سیر
کہے مولا نے ہے یہہ بات بھی نیک
حنف شہ نے سبھی آرسے بلے کر
مدینے سے ہوئے باہر سو در حال
بلے جب او نکیتین دو نو برابر
کہا ہین سیر کرنے کو برادر
کہے دونون سنو تم یکذرہ بات
حنف شہ نے کہے بسیار ہے خوب
چلے زودی ستی دونون برادر
کہے مولا سے آدونون جگر نے
لے رخصت شاہ سے دونو برادر
چلے ملکر برادر ہو ثلاثہ
چلے تب سیر کرنے کوہ و جنگل

کہے جا سیر کرنا خوش مکان پر
وہے صحرا بہتر نخچیر کرنا
سو کھولے فکر کر آہستہ لب کون
قدم سون ہے سعادت مجھکو دارین
کردن نخچیر اور لاوین کچھ طیر
وے مجھ سون وصیت تم سنو ایک
چلے اسوار ہو گھوڑے کے اوپر
بلے حسنین رہین ہمرو تمثال
کہ ہمکو چھوڑ کر جاتے ہو کیدھر
رضا بابا ستی جاتا ہون لیکر
کہ ہم لیکر رضا ملتے ہین تم سات
لگی مجھ کے تئین یہہ بات مرغوب
پدر سے آئے وہ نیک اختر
رضا ہمکو بھی دیو سیر کرنے
حنف شہ سے ملے زودی سے آکر
نہایت تب ہوا دل کا خلاصہ
غرض پہنچے یکایک کوہ کے تل

مجلس سوم

ملے دونوں ہوئے دلکو قراری
دلے کھینچے بہت وہ انتظاری

نہین آتے ہین دیکھے جب وہ شہوار
پھر وہانسے چلے گھر کو ہو لاچار

ہوئے مولا علی کے پاس حاضر
کیے اظہار جو دیکھے تھے نادر

لگے کہنے حقیقت کا شرح کھول
کیا اظہار قصہ سب بیان بول

کہے مولا علی نے سنکے اخبار
صباح اوسکا کرینگے سارا اوکا

ارے محمود ہو شہ پاس حاضر
کہ ہین صحرا بھیتر تنہا مسافر

زمین لپٹی طی کئے تھے ابن حیدر
نہ دیکھے کوئی انسان اوہ بھیتر

چلے تھے دیکھنے اکثر پرندے
مگر صحرا بھیتر دیکھے درندے

گیا سب دن نکل اوکار میانی
سما لاگا ستارونکا دکھانی

ہوا تب انکا جگ نیچ سیلاب
کیئے یک جھاڑ نیچے جا شکر خواب

انکھیان بھین جو ابین ہشیار تھا دل
خدا کی یاد سے وہ شاہ کامل

گئی وہ رات فکر و ذکر بھیتر
صبح کا وقت دیکھے تب سراسر

کیئے تازے وضو کا تنہین پوشاک
نہایت تب ہوئی ہی طبع چالاک

دو رکعت صبح کی اتمام کر وہ
اٹھائے ہاتھ بھی قبلہ طرف وہ

نزان بولے زبان سے یا الہی
مسخر کر میرے سب مرغ و ماہی

مسافر ہون کہ مین دیکھا ہون غربت
دکھا نادر مجھے تو اپنی قدرت

مجھے دے تو عجائب تحفہ نادر
کہ تا لیکر پھرون ہو جمع خاطر

مجلس سوم

مجلس سوم

بزاں جھکے زمیں پر ہو غضبناک ٭ کہ ٹوٹا سر گرا تن اسکا در خاک

دیکھا قطران جب احوال جاہل ٭ پریشان دل ہوا اپنی کفر جاہل

لگا تب بھاگنے اپنا محل چھوڑ ٭ چلا وہ ڈھونڈتا سرور سے مکھ موڑ

خنفشہ تب چلے اسپر کھڑک تول ٭ کہا قطران نے اپنی زبان کھول

سنا ہو نہیں نہیں یہہ رسم سادات ٭ گر ان پر نہیں کرتے ہیں وہ گھات

سنے سادا اسکا جب رسم سرور ٭ پھرے ویسے ہی آئے محل اندر

کئے تب فکر سے موذیکو معلوم ٭ نہیں یہہ آدمی ہے جادو مفہوم

مقرر آویگا فردا مقابل ٭ کسی امداد لاویگا وہ جاہل

وے بتعجیل سے قطران جاکر ٭ لے آیا ساتھ اپنے بہت لشکر

تلک تھے منتظر وہ شاہ ممتاز ٭ نقارہ بجا سنے ویسے ہیں آواز

ہوئے اسوار بھی تیر لیکے اوپر ٭ نہ تھا دل بیچ کسکا خوف اور ڈر

مقابل آکھڑے لشکر کے صفدر ٭ نہ تھی طاقت کسے دیکھے نظر بھر

کہا قطران نے تب اپنے پسر کو ٭ پکڑ لاؤ تم اب زود بیہ اسکو

میرے سو منکے بنکوان نے توڑا ٭ پٹک ڈالا زمین پر سر کو پھوڑا

کرو تم اس سے لیو اسکا مکافات ٭ کرو تیغ و تبر کا اسپہ برسات

میرے بنکو کیا ہی ان نے برباد ٭ نہ چھوڑو اب تمھارا ہی یہہ امداد

تلک یک دیو آ نیزے کو لیکر ٭ لگا تب مارنے شاہ جہان پر

کہے شہ نے بزان العقل کے خام
ہوا اسلام سے لنڈہور شاکر
تو کیون کرتا ہی مجھسے لن ترانی
کہا نہین دین کی تھی اسکو حاجت
ہوا حمزہ کی قوت سے وہ کمزور
نہین دیکھا ہی تینے زور میرا
کہا آؤ شتابی تم مقابل
حنف شہ نے کہے مجھ کو قسم ہی
وصیت مجھ کو ہی میرے نبی کا
تو کر اول الپس کا رسم کفار
وہین املاق نے نیزے کو لیکر
جھکا کر اوسکے نیزے کو شہنشاہ
لگا نیزہ بزان موذی کے سرپر
گرا تب خاک مین موذی ہو برہم
کہے تو بول کلمہ نہین تو اب سر
کہا مجھ کو نہ مار واب کر شاد
خدا ہے ایک اور اوسکے محمدؐ

گنوایا کفر مین تو دین اسلام
تو کیون اس کفر مین رہتا ہے کافر
خدا کے حکم سے ہو ویگا فانی
وے نہین ساتھ حمزہ کے تھی طاقت
دیا اجداد کے وہ دین کو چھوڑ
ہزاران فوج کو مین نے بکھیرا
ہنر اپنا کرو تم مجھ سے حایل
ضرب کھا کر ضرب کرنا رسم ہی
کہ اول ضرب لینا مدعی کا
پیچھے ہمسے سزا ے اوسکا بکوار
کہا اسکو سنبھالو ابن حیدرؑ
پھر امارے ہین نیزہ الیسہ ناگاہ
اندہاری آئی اوسکے نین بھیتر
چڑھے چھاتی کے اوپر شاہ عالم
گرا دون کاٹ کر جاویگا تو ہر
کروجی دان دیکہ مجھ کو آزاد
ہین برحق وہ پیمبر شاہ امجد

مجلس سیوم

عفو کر انکو بعد از شاہ صفدر
حوالے تب کیا تقصیر اوپر
کھڑے تھے مردود دو دونو تب خجل ہو
تب اس سر کر کھڑے تھے مردہ دل تو
تفکر سے زبان املاق کھولا
بزان آہستہ شہ سے بات بولا
کہا شہ کی طبیعت ہے مکدر
نفرج کو چلو اب محل اوپر
چلو ہمراہ میرے تم او سبھی
دکھاؤن تمکو میں نادر تماشا
گئے سرور بزان اس محل اوپر
دیکھے معطر طرف شہ نے نظر کر
عجب بستی تھی آرائش چو طرف سے
وہان دیکھتا تھا اوپر دیکھ نظر سے
بزان مشرق طرف دیکھا میں صفدر
غبار دو دود دیکھے ہین سراسر
پوچھے املاق سے تب شاہ گیانی
کہو سب کھول کر راز نہانی

لئے تب ہاتھ میں پیالے کو سرور		اتھا خواہش کہ پینا سب سراسر
تلک املاق و قطران نے ادھر ان		لگا کرنے اشارت تب نظر سوں

ارے محمود اب مولا کی قدرت
نظر کر دیکھ اوس خالق کی حکمت

خدا چاہتا ہے جس کو رکھنا سلامت
وہ خود رہتا ہے اسکے در حفاظت
نہیں چلتا ہے کسکا مکر اوس پر
گرا دین آگ میں اسکو نہین ڈر
دیا تب یاد دل نے شہ کو یکبار
کہا شربت نہ پینا تمنے زنہار
ہوئی تب دلکو شہ کے اضطرابی
رکھا تب ہاتھ سے پیالہ شتابی
پڑا تب یاد حیدر کا وصیت
کہا پینا نہین زنہار شربت
کہے قطران اور املاق کو تب
کرو شربت کو اول نوش تم سب
پہونچیگا میں جو کچھ باقی رہیگا
یہی میرا رواج اصل ہیگا
سنے دو لونے جب یہ بات دہر گوش
رہے تب عقل کھو کے دونو بیہوش
بزان املاق نے پیالہ اٹھا کر
دیا ہے پھینک وہ زودی میں پر
دیکھے شہ نے بزان وہ زہر قاتل
غضب سے ان تب کہے انکو ای جاہل
کہے اے بیحیا مجہول فاسق
مناسب یہ نتہا تمکو منافق
کہے شہ سے بزان کر عذر خواہی
گنہ بخشو دیو جان سے نہا ہی
کئے سب عاجزی سر رکھ زمین پر
ہوا تب رحم دل شہ کا برابر

مجلس سیوم

کہا او رہبیان آتش [illegible]
[illegible]

[illegible]

مجلس سیوم

میان ہر دو ابرو ہی عجب خال — صفت کہنے سے ہے میری زبان لال
ولے دو چشم اسکے مثل بادام — ہزارون پر سٹے ہی عشق کا دام
دو لون رخسار اُسکے زہرہ پر نور — تصدق ان اوپر ہی مشتری سور
زنخدان کی کرون تعریف ایشاه — مگر دستا ہی مجھ کو ثر کا وہ چاہ
عجب قد نازنین ہی مثل شمشاد — ہزاران سون ہے مجنون ہو فرہاد
عجب ہی حسن کا گلشن منور — کہون کیا تم ستی یا ابن حیدر
بہت مدت سے ایہین ہو نگا حیران — کرون کیا کچھ نہین چلتا ہی اس آن
وصل کا مجھ ہین اب کچھ نہین ہی یارا — وہان کسکا نہین چلتا ہی چارا
برادر پہلوان اسکا ہی جمہور — اپسکے زور مین ہی بہت مغرور
قلعہ اطراف وہ آتش جنا کر — رہتا ہی راتدن نزدیک خواہر
رہے انسان حیران ہو کے سارے — ولے دیوان بھی ہین عاجز بچارے
سفید یک دیو ہی اس چاہ بھینر — پنٹ عاشق ہے اس دختر کے اوپر
چھ مہینے نیند وہ لیتا ہی دایم — دھوان سب سانس کا اسکے ہے قایم
بہت اس نار کا عاشق ہے غمخوار — ولے تدبیر سون وہ بھی ہی لاچار
دگر بھائی وہ ہین دربر نگہبان — رہتے ہین وہ سدا ہو اسکے دربان
نہ وہ دیتے ہین کسکو کرکے شادی — رکھے ہین اوسکو اپنی کرکے باندی
اگر جاتا ہی دلمین کوئی ہوس دھر — کرہین یک پلمین اُسکو بند کرکر

اوراگر فرض اول بادشاہ صفدر [illegible]

[illegible]

ہوا تب یکبیک آواز موقوف | پڑے تب فکر میں وہ شاہ موصوف
تلک مشغل ہمط وہ نار سُندر | کہی ہنوز دستے نین برادر
گیا سب دن نکلکر رات آئی | بساط عیش کی جگنے بچ دہائی
چلی یون بولکر آئی تہی در پہ | دیکھے جون چاند اُترا ہے زمین پر
ہوئی تب محو اُسکے در تجلّی | رہی بیہوش دلکو دے تسلّی
ادب سے مشتری کے ہو کنارے | کہے ہشیار دلسون یونہی بارے
کہے کیا خواب ہے یا مین ہون بیدار | کہ ہون بیہوش یا دلسے ہون ہشیار
ادب سے نازنین اپنا دہن کھول | مثال گل تفحص کا سخن بول
مگر محمد حنیف کہتے ہین تجھکو | تمہاری سب خبر پہنچی ہی مجھکو
تمہین لخت جگر ہو مرتضیٰ کے | تمہین ہو شیر بہی مصطفیٰ کے
میرے گھر آؤ کر آزاد مجھہ آج | گئے ہو وصل کا مجھہ کو ملا راج
خدا میری دعا کو کر اجابت | ملا یا تمکو مجھہ سے با نجابت
اپنا مجھہ آج نین جانا نکل کر | مجھے یہانسے چلو تم ساتھ لیکر
چلو ملکہ یہانسے دونون جانا | وصل کا جام بعد از بھر کے پینا
میرے ہین سات بھائی بہت مغرور | لباس کفر بہیتر ہین وہ مستور
نہین آئے تلک بھائی سو جاوین | وگر نین تو بلا کچھہ یک اٹھاوین
کہے سید حنیف ای نیک اختر | نہین یہہ کام دستا ہمکو بہتر

مجلس سیوم

مجلس سوم

اگر ماریگا بھائی جاویگا ہیو — وگر ماریگا ہیو تو جاویگا جیو

یہہ دونون ہیو کو جیو کو ندامت — رکھیگا اپنی قدرت سے سلامت

بھی انکو خلعت ایمان عطا کر — میر اس عرض اور حاجت روا کر

بھی میرا کام پورا کر خدایا — سدا رکھہ میرے سر پر پیو کا سایا

کہتی تھی مدعا یون دلکا بارے — نین کی فوج ہین اچھلے فوارے

اجابت کی نشانی یہہ ہے کامل — کیا حق مدعا سب دل کا حاصل

حنف شہ کے اتھا دل پر یہہ سوز — عشق کی آگ تھی دل بیچ افروز

نیچے یک جھاڑ کے بیٹھے تھے سرور — جمع آئے محل ہین سب برادر

مگر یک بھائی جو پیچھے رہا تھا — مکان پر وہ ضرور تکو گیا تھا

یکایک تب نظر شہ کے چرن پر — پڑی اوسکی ہوا حیران سراسر

لرزتا تب گیا بھایون کنے او — کہا تب شیر نر دیکھا اوسے سو

کہا یک شیر نر آیا ہے ہم پر — ہمن سبکو وہ ماریگا کھند لکر

سنے بھایون نے اوسسے جب یہہ گفتار — کہے کچھ ہین نہین ہمت ہے زنہار

کہا تب ایک نے جاتا ہون اسکن — پکڑ کر اوسکو ہین لاتا ہون ممکن

چلا اس باغ ہین یون بولا تھکر — دکھا شہ کو رہا دل ہین اٹک کر

بغیر از حکم یہان آئے ہو کیونکر — تمن کو اب لیجاتا ہون جکڑ کر

کہے تم آؤ لیجاؤ شتابی — وگرنہ تو ہووےگی اب خرابی

مجلس سوم

میرا ہی نام روشن جگ میں جمہور — میرے ثانی نہ کوئی قوتمیں مشہور
دئے ہیں جواب اسکو شاہ آزاد — تیرا ہوں جگمیں میں آج اُستاد
پسر ہوں شاہِ مردان مرتضیٰ کا — نواسا ہوں محمد مصطفیٰ کا
دکھاؤ اپنا ہمکو اب تمھیں زور — کہ ہو تم شیر نر یا ہو کہ تم مور
کہا تب دور سے نیر یکایک وار — چکائے شاہ وُہ نعرہ بکو للکار
ہُوا آواز سنے سے وُہ بیہوش — گنوایا عقل اور وُہ اپنا ہوش
گرا وہ دُھول میں چپا زمین پر — ہوئے اسوار شہ چھاتی کے اوپر
کہا بخشو مجھے اب تم خدا کاج — ایسکے دین میں لاؤ مجھے آج
خدا حافظ تمھارا ہی اے سرور — محمد مصطفیٰ ابیشک پیمبر
بتان اور کفر ہیگا سب ہے باطل — رہے منکر تمن سے وہ ہے جاہل
کہا بھائیونکو چھوڑو کفر آخر — کرامت شاہ دیکھا ہوں ظاہر
مقابل کوئی میرے اس دو دھیر — نہ تھا قوت میں انسان کوئی دیگر
وے میں شہ کو دیکھا شیر تمثال — کیا قوت ہوا مجھ سر پہ جنجال
کہے سبنے خدا برحق پیمبر — کئے اقرار تب اسلام اوپر
پڑھے کلمہ کفر دل کا دئے چھوڑ — قبولے دین ہے ایمان دلجوڑ
نیران شہ نے کئے سبکی خلاصی — سو چھوڑے بند میں پائے تھے عاصی
ملے جب سب کے سب سارے برادر — چلے شاہ کو تب محل اندر

مجلس سوم

نظر آنے لگی وہ حور جنت ۔ کہ گویا صورتین سی رضوان رحمت
بزان تعظیم سون سرور کو اندر ۔ ملا نیکے بدل پاکیزہ خواہر
اٹھا زین العرب کون تب برادر ۔ لٹکتا پیچلا تھا وصل کے گھر
لے آیا بعد ازان اس گن بھری کو ۔ ملا یا چاند سے لا مشتری کو
مشاطہ شرع کا پردہ لئے ہات ۔ کئے درمیان اور کتیے رسومات
بٹھایا پاس سرور کے تخت پر ۔ کہا ہی بخت زہرے یہہ اختر
کہی خواہر نے دلمین لطف ربکا ۔ مجھے شوہر ملا عالی نسب کا
شرم سون تخت پر بیٹھی نوڑ کر ۔ ولے گرتی اٹھی دلسون قدم پر
مشاطہ ہاتھ لیکر پھول کے ہار ۔ لگی گانے کو جلوہ زود دلکار
بزان پردہ شرع کا اون کئے دور ۔ ملے دونون ہوا نور علی نور
خدا کا نام اور بھی مصطفی کا ۔ لئے اصحاب چارون باصفا کا
بزان زہرہ خدیجہ کو کیا یاد ۔ ہوا تب شاہ کا جلوہ مین دلشاد
دکھائے بعد ازان قرآن لاکر ۔ دکھا کے آئینہ دونونکو ملکر
پڑھے اخلاص اور جلوہ یکو دیکر ۔ ملا کے بعد ازان دو قرص حیدر
تصدق لاکے دونو پر زر و سیم ۔ کیا زین العرب اورشہ کو تسلیم
درود ان مصطفی پر بے نہایت ۔ پڑھے تب دل ستی شاہ ولایت
مٹھائی بعد ازان ڈالی دہن مین ۔ کہ گل اب عیش کے جیسا چمن مین

گیا تب تخت اوپر دیو سوتے
ہوئی بیدار لاگی بہت روتے
کیا تھا کس بلا میں لا گرفتار
دیکھو یا الٰہی گروہ جفا کار
وہاں کیا تھم دگر تھے مار ساکن
اٹھی گرمی وہاں دوزخ کی لیکن
رکھا کر قید کو دو میں ستمگار
اٹھا ظلمات کا کوہ میں اندھکار
رکھا تب تخت سے وہ پاؤ چھپا پاس
لیجایا تا لبن میں دود خناس

لگی رو رو کے کہنے یا الٰہی
بسر ہو آج کیسی یہہ تباہی
میرا احوال یہاں [illegible]
نہیں ہی کوئی مونس مجھکو ہمدم
کہی لاچار ہون تجھ ساتھ [illegible]
کہتی ہون تجھ ستی ای پاک جبار
مجھے جینا نہیں دنیا ست [illegible]
نہیں مجھکو ہے سوا مرگ کا ڈر

مجلس سوم

ہوتا حالیہ بھی اپنے مغرور | نگہ کرا وسکی قدرت دیکھ معذور
فلک نے شہ کو اول لا دیا آس | اٹھایا فرح سے زین العرب پاس
کہ شہ تھے نیند میں لیٹی فارغ البال | ولی زین العرب کے سر تھا جنجال
کہے کہاں سے یہہ آئی ہیں سوکن | کیئی غافل میرے سون منکا موہن
نہیں کوئی حال میرا اب سنہار | نہ کوئی بہائی میرا اسوقت غمخوار
اٹھائی ہون تو ہوتے ہیں نگران | نہیں تو ہاتھ سے جاتا ہے یہہ جان
ہے میرے سر آئیٹ کیسی کھڑی ہے | قضا مجھ سامنے آکر کھڑی ہے
بچالون کس بلا میں مجھ گرفتار | لیجا کرنے کھڑا ہی دیو دَوَّار
یہہ کیسی مجھ ستی ہووگی اب دور | تلک اتنے میں آیا دیو مغرور
دیکھا در پر نہ دربان کوئی بردَر | سو توڑا ہاتھ کی یکضرب سیں در
کیا تب ہاتھ لنبا محل بھیتر | اٹھا دلہن کو لیکر تب چلا خر
پنٹ عاجز ہو تب شہ سون بچاری | ادب سیں ان کا نپتی بیخود پکاری
کہی شہ کون مجھے یہہ دیو دیجور | چلا ہی آج لیکر تم ستی دور
ترد سے علاج اسکا کرو آج | خدا خاطر اپسکے چھوڑ دیو کاج
درنگ اسباتمین کرنا نہ ہیہات | کرو تعجیل فی التاخیر آفات
گئی یہہ بات میرے سون نکلکر | چلی ہون آج میں جنگل کے بھیتر
کیا زین العرب کو زود غافل | چلا تب چاہ میں لے دیو جاہل

[illegible]
سلطان [illegible]
[illegible]

[illegible]

کہے شہ نے مسلمان سبکو کر کر — بعقدِ شرع لایا اونکی خواہر
ولے وہ دیو نے مجھ ساتھہ کر کید — گیا مجھ ہاتھہ سے لیکر وہ خورشید
یہن سوئے پر اُسنے اپنا کیا کام — لیجایا من ہوہین میرا دلآرام
کہے شہ نے مجھے اس چاہ کے کن — لیجا زودی سے دیکھوں اُسکا مسکن
دیا پاسخ بزان املاق مغرور — نہ سمجھو دیو کو مانند جمہور
کہ ہے ہشتاد گز او پنجاہ وہ فجار — قوی قوت مین ہیگا وہ جفاکار
تو الافیل کا کرتا ہے یکدم — نہ پورا پڑ سکے اُس ساتھ آدم
سفید اُسکی ہی چھاتی سب سیہ فام — کہ کہتے ہین سفید دیو اسکا سب نام
سنے یون شاہ نے بولے اسے تب — نکر اب لاف چل اٹھہ ساتھ مجھ اب
دگر کرتا ہے تو چلنے کو اہمال — تجھے فی الحال اب کرتا ہون پامال
لیجایا شاہ کو تب چاہ کے پاس — کہا اس چاہ مین ہے دیو خناس
دیکھے یک سنگ منہ پر مثل ڈونگر — رکھا ہے اُسنے وہ کوہ بیکو ہنا کر
نہ طاقت تھا کسے وہ سنگ ہلائے — نہ تھا قوت کسے کو وہین جاوے
کہے املاق کو تب شاہ صفدر — اگر ہے عشق کا تیرے مین جوہر
گرا اس سنگ کو زور دستے کر زور — بھی اندر جا کے تو اسکا دہن توڑ
بزان معشوق کو لیکر برابر — شتابی آ او تم کو دیکھے بار
کہا املاق نے سر دھر زمین پر — گرا دو مار کر اب شاہِ صفدر

مجلس سیوم

مجلس سوم

یہان دلبر کو آنا بہت دشوار | مگر کوئی مدعی ہیگا ستمگار
کہے زین العرب کو جبکہ سرور | نبیرے نزدیک آیا فضل داور
سپاہین ابن حیدر شیر نر ہون | بہت حکمت بھیتر مین پر ہنر ہون
دکھاؤ تم مجھے وہ کہان ہے غاصب | اُسے ہے مارنا مجھکو مناسب
کہ جھکر خوب دیکھی تب گل اندام | کہی وہ تخت پر سویا ہے ناکام
یہہ قابو خوب ہی کہتی ہون تمنا | مجھے لیکر یہین وودی سے چلنا
کہے مجھکو کہینگے سب برادر | بڑا نامرد ہی یہہ ابن حیدر
نہ راضی مجھسون ہووین قبلہ گاہی | ہیرا دل لیویگا تب بہت تباہی
اگر ایسا ہی لیکر تجھہ چلونگا | مین مارا دیو کو جاکر کہونگا
مین سید ہون نہ بولون جھوٹھہ زنہار | کرون فارغ اُسے اک ضرب تلوار
تمھین ہے یہان ہی مین جاتا ہون کرنے | تمام اس مدعی کا کام کرنے
کہے زین العرب نے بعد البشاہ | چلو تم مجھکو لیکر اپنے ہمراہ
گئے سرور نے موہین ساتھہ یہہ فال | چلے دوزخ مین ڈالین اسکو در حال
چلے صمصام لیکر ہاتھہ مین دھر | دیکھے جتنا پڑا ہی تختا دیر
جو پائے پاؤنمین شمشیر کاری | ہوئی تب چار انگشت زخم بھاری
دلے بیہوش ہو سویا تھا خناس | اُسے وہ زخم جون کا نا ہی واالناس
غضب سے جا کے سرور نے پکارے | سو نعرہ حیدری کانونمین مارے

بھرے صندوق میں سارے وہ اتمام
بٹھائے اس اپر اپنی گل اندام

اشارت بعد ازان املاق کو کر
کہا تو کھینچ لے صندوق اوپر

رسن تب کھینچکر املاق فی الحال
دیکھا زین العرب میں بہر تمثال

کہا اب ہی عبث جی کو جلانا
رسن کو ڈال دشمن پاس لینا

ہوا اسوار وہ صندوق لیکر
چلا زین العرب کو لیکے وہ جز

کیا تب فکر دلمیں عقد کا کاج
سو کرنا میزبانی شہر میں آج

ہوا تب شہ کے سر پر غم اپر غم
نوے سر سوں ہوا تھا تازہ ماتم

اوتار احمل میں صندوق مجہول
خدا امید میں اسکی گرا دھول

بزان املاق کو سرور پکارے
پیا لچ تین ہانکان اسکو مارے

جواب آتا نہیں دیکھے میں سرور
کہا حیرت ستی اللہ اکبر

کہا مجھ سوں فلک کرتا ہے یاری
دکھاتا ہی مجھے یہہ شرمساری

کئے زاری بدرگاہِ الٰہی
زباں سوں بہت کیتے عذر خواہی

اگر احوال خود گویم کماہی
بحال من بگرید مرغ و ماہی

دریغا منکہ عمر خویشتن را
بغفلت صرف کردم در عمر را

میرے پر آج ہے مشکل یہہ دشوار
نہیں تیرے سوا یہہ کوئی غمخوار

تو ہے ہر کار میں قادر توانا
تجھے ہے سہل مجھکو بھار لانا

تمیرے حق میں اپنا کرنا شفاعت
بحقِ مصطفٰے شافع امت

مجلس سویم

کبتک

مبارک دل اوپر بہت بیقراری
تمہاری شہ کو بہت انتظاری
کرے مشرق کے جنگل بیچ دلبند
سو ہیں بھی بشارت ہو کے فرزند
سکے ہیں دیکھنے وہ حیف مقبول
پھاٹک پاس والد ہم ملول
قلعہ باقی رہا ہے بیکسر
سلام ڈھونڈھتے جنگل میں آکے

قلعہ لیا سب یک اٹھا کر
خوشی ہے دیکھنے کا شوق دیدار
ملے جمہور اور او سبے برادر
پچھے جام سعادت وصل کر ہات
سر و قد کے اوپر مثل چنار
زیادہ و ہم عطا سلطان جان نثار

مجلس سوم

کہتنک یہ جب چلے تب آکے جمہور — ملاشہ سے لگا ہونے بلادور
کہا ہمیں کہ ہے قربان دل و جان — تمہارا حق تعالیٰ ہے نگہبان
گئے دانشوری واپس ہو آئے — اپس کو اس بلا بھیتر نہ ڈالے
کہے سلطان عالم سن ای جمہور — کیا ہوں قتل میں نے دیو مغرور
لیا زین العرب کو میں نے بھر کر — کیا او پر روانہ میں تھا اندر
دغا املاق نے مجھ سوں کیا ہے — تیری خواہر کو وہ لیکر گیا ہے
کہا جمہور اے سردار عالم — چلو اب گھر کیتیں تم ہو کے بیغم
کہ سب بھائیوں کے تیں میں ساتھ لیکر — گرا املاق کا سر خاک بھیتر
چلا جمہور سب لیکر برادر — چلے ہمراہ شہ کے ہو کے مضطر
کہ دیکھا راہ میں جنگل نورانی — پوچھا جمہور تب شہ سوں نشانی
دیکھا جنگل بھیتر تب نور جمہور — کہا کہاں سے ہوا ہے مطلع النور
کہا شہ نے سنو راز نہانی — کہ ہے یہہ نور بھائیوں کی نشانی
ضیا پائے ہیں ہمیں آج عینین — مقرر ہوئیگا یہہ نور حسنین
سنے ویسا ہی دوڑے سب ہو بیچین — دیکھے آتے ہیں راہ سے دو نو سلطین
ملے شہزادگان سے ہو کے خوشحال — لگے تب پوچھنے والد کا احوال
حنیف شہ سے کہے تب دونو محبوب — ہمن خاطر ہیں والد بہت مغموم
تمہارے واسطے تینوں نکل کر — چلے ہیں ڈھونڈتے جنگل کے بھیتر

میرا دلبر گیا املاق لیکر | میرے دلکو وہ چھوڑا آگ بھیتر
گیا املاق لیکر آج غم خوار | نہایت فکر مین دل ہی گرفتار
سنو اب کان دھر احوال میرا | بجاتا ہی وہ شادیکا نقارا
کرین زین العرب اپنی خرابی | کہ چھوڑی آپ دل در اضطرابی
رہا ہون فکر مین غرقاب ہوکر | کرے گی کیا اب اسکی جان اوپر
کہے مولا نے ایفرزند دلبند | رکھو دل اپنا تم تقدیر سے بند
خدا حافظ کہ ہی جسکا نگہبان | کہ سب کرتا ہی مشکل اسکی آسان
مین تنہا شہر مین جاتا ہون امشب | دیکھون کرتا ہی کیا مجہول وہ اب
ہنر اور فکر مین اسکے نظر کر | ملاتا ہون بمتن سے لاکے دلبر
اٹھے حیدر رہین آڈیرے تب بہار | کئے یون مالک اشتر سون گفتار
خبردار سیون رہنا سب تمھین مل | ہمین جا شہر مین ہوتے ہین داخل
ہوا اتنے مین گل سورج کا مشعل | پڑا مغرب کے تب دریا منے ڈھل
نقارہ دین کا ٹھوکا موذن | مصلی جا ہوئے مسجد مین ساکن
ادا مغرب کا کیتے فرض حیدر | پڑھے اسم خفی سب تنکے اوپر
کئے ہین دم الیس اندام پر سب | نکل تنہا چلے ہین شہر مین تب
چلے کرتے تھے وہ سبکا نظارا | لگے پھر دیکھنے چوپھیر سارا
شہر گشت تب دیکھے حیدر نظر کر | تجمل سے چڑھا املاق بدتر

مجلس سوم

طمانچہ

[illegible]

ہاکے ہر سال تم محصول لیکر
ہمارے پاس بھیجو جمع کر کر
امور سلطنت سب کرکے آگاہ
چلا زین العرب کو لیکے ہمراہ
کیا تب بندوبست سب کام اپنے

مجلس سوم

طمانچہ منہ پہ مارے زور کر کر / گرے دندان پڑا اوندھا زمین پر
پکارا رانڈ سا مرتا ہون دوڑو / خدا کیواسطے اب مجھکو چھوڑو
کہے اے بے ادب مجہول فاجر / نہین سمجھا خدا کو ہے وہ قادر
گرا تھا اور لرزتا تھا زمین پر / چلے لے باندھکر لشکر کے بھیتر
ہوئے زین العرب دل ساتھ شاکر / کئے شکر خدا اسوقت وافر
لئے زین العرب کو ساتھ حیدرؓ / کہے چل تجھ ملاؤن تیرا دلبر
خبر قطران کو کہنے گیا پیک / چلا املاق کو لیکر جوان ایک
لیا لشکر کو اپنے ساتھ جاہل / ہوا مولا علی سون وہ مقابل
دیکھا قطران جب احوال املاق / غضب مین تب ہوا مردود آفاق
پچھونڈے باندھ حیدر نے غضب ساتھ / چلے تھے لیکے اوسکے باندھکر ہاتھ
ہوا غصے مین جب قطران مجہول / پڑی ہی سلطنت مین اسکی تب ڈھول
لڑائی واسطے شہ سون مقابل / کھڑا رہکر لگا کرنے کو جاہل
ترت غصے مین آ حیدر غضب سون / نکالے میان سے سیف دوسر کون
لگے تب مارنے موذی پہ للکار / ہزاران سون گرائے پل مینے مار
بہت ایمان لائے ہوکے مومن / رہے کافر بہت دوزخمین ساکن
غرض قطران کو پکڑے ہین حیدرؓ / چلے شیطان کو تب باندھ لیکر
نکلکر شہر سون تب شیر صفدر / ملے حسنین سون نزدی سے آکر

[illegible]

مجلس چہارم

حنفؑ تھے فراست بیچ عاقل
ولیکن علم میں ہر ایک ممتاز
دلے قطران اور اطلاق ملکر
یکجک کے ساتھ وہ کرتے تھے ہر سوال
تفاوت وہ نہ کرتے تھے کسی سال
دعا سے وہ انھے مادام خوشنود
سناؤں یہاں سے میں دیگر حکایت
حنفؑ ایکدن خاطر گرانبار
کہے والد کے تئیں ایشاہ صفدر
کہے حیدرؑ نے ہے یہہ مصلحت خوب
رضا لیکر چلے شاہ کرامت
دیکھے جب والدہ کا پاک دیدار
بزان چند روز بعد از لیکے ہمراہ
منازل در منازل قطع کرتے
ہوئے داخل مدینے میں غضنفر
سکونت واسطے مولا نے دیکر
بزان ہر روز تھے خدمت کے بھیتر

شجاعت اور دلیری میں بھی کامل
کیا حق نے بہت خوبی سے آغاز
کہ سب محصول وہاں کا جمع کر کر
نبیؐ کے پاس وہ ہر سال محصول
ہر اک آفت سے تھے وہ فارغ البال
ہوا تھا عاقبت لگ انکا بہبود
کہتا ہوں کھول ایشاہِ صداقت
نہایت دل ابر آمدے تھے انکا
رضا ہو ونتو ہوے آؤن اپنی مادر
لگے ہی دلکو میرے بہت مرغوب
شدا ید کھینچتے پہنچے سلامت
مفرح تب ہوئے شاہ نیکو کار
مدینے کو ہوئے عازم شہنشاہ
مدینے کا چلے تھے شوق بھر تے
لے آئے گھر منے ہمراہ مادر
دیا خانہ رہے وہاں ابن حیدر
علیؑ اور مصطفیؐ کے نیک جوہر

عدالت سون خوشی ہو عز و جاہی
صلابت سون لگے کرنے کو شاہی
برادر کو دئے ہین تب وزارت
لگے اننار جب دار العمارت
ہوئے چند روز بعد از شہر و محل
چلے ہو متفق چار رکن منازل
کئے اننار کو شہ نے روانہ
سبھون کو ساتھ دے شاہ زمانہ
چلے زین العرب کو ساتھ لیکر
دیکھ ہمراہ کرتے انکے مادر

اکھاڑا ظلم کا بنیاد سارا
عدالت کا چمکتا تھا ستارا
غرض مولا علی بعد از خلافت
کرے تفویض حسنؑ اور امامت
یزید بیحیا ہت گرم ہو تب
ہوا تب انکے حق مین فتنہ انگیز
بزار بنس سے کرانکی شہید
کیا شوخی سے تب دعوی خلافت

بزان ظاہر ہوا یہہ فاطمہ پر
بیمرے کو نین کو وہ شاہ صفدر
حنیفہ کے پسر کو نام سارا
یہہ گریہ کی نبیؐ بابا تان سنے جب
کہے یکدن تمھارے دو لو غمخوار
نہ رہونگا مین نہ رہوگے تم دگرگوئی
یہہ نالا خون کا انکے گرے گا
سنے جب فاطمہ احوال سارا
لگے تب فاطمہ کرنے کو زاری
دیکھے حضرت بنت روتے ہین خاتون
بزان کہے سرور عالم پیمبرؐ
جدہان دعوی کریگا یہہ سراسر
سنے جب فاطمہ یہہ دُر فشانی
کہے محزون خاتون قیامت
کئے مژدہ ستی حیدر نے آگاہ
دے خلعت بادشاہی کر سرفراز
بھی یک فرزند دیکھو اکبر علی تھے

تعجب سے کہے اللہ اکبر
مشرف نام اپنے سے نہین کر
دئے اور یون کہے حیدر ہی ہمیرا
تشفی فاطمہ کو آ کئے تب
رہینگے کربلا مین بہت گرفتار
نہ رہینگے مرتضی اسوقت ور کوئی
یزیدی قوم سون ہر دم لڑیگا
کہ آنسون نین سون اُچھلا فوارا
کئے نینون سے بہت اب اشکباری
نین سے اشک بہت جھرتے ہین گلگون
شفیع عاصیان کی دی رہبر
بہا دے خون کی ندیان زمین پر
کئے رو بیسے نبہ نینو نکا پانی
تشفی سون ہوا تب دلکو راحت
کہے اب ہے مین کا زود تورہ
روانہ تب کئے ہین شہر انبار
عجب قوت ہین وہ جون شیر نر تھے

مجلس چہارم

لکھا نامہ حسین ابن علی کو
کرنا تم جو بیعت ہین ہوا
[illegible]

[illegible]

ایسے افکار میں ہر دم حنیفہ — ہمیشہ ذکر تھا ورد و وظیفہ
کبھو غرقاب ہوتے تھے فکر میں — کبھو خوشحال رہتے تھے ذکر میں
کبھو باد سحر سے تھے خبر گیر — کبھو اس فکر میں رہتے تھے دلگیر
نہ آگاہ تھے حسینؑ کے ماجرے سے — نہ واقف تھے شہادت کی خبر سے
نہ تھا معلوم شہ کو کربلا پر — ہوا کیا ماجرا نور الہدا پر
ستم آل نبیؐ پر کر جفاکار — سوا ولاد علی کو کر کے غمخوار
اٹھے اس فکر میں ما دام حیران — شہ محمد حنیف وہ شبیر سبحان
کبھو کرتے اٹھے وہ شادمانی — کبھو ہوتا تھا چہرہ زعفرانی
کبھو فرحت سے دل ہوتا تھا خوشحال — کبھو کرتے تھے وہ سب عیش پامال
غرض اسحال میں حاشا شاہ للہ — نہ تھا وہ ابن حیدر ذرہ آگاہ
زمین کربلا میں شاہ صفدر — قتل ہوتا گہان ساقی کوثر
کیا شمر اللعین نے آ کے تلوار — دیا کونین کے والی کو تین بار
پڑا تھا شور سب ارض و سما میں — اٹھا غل عرش میں اور سب زمان میں
نہیں اسوقت شہ کن مصطفےٰ تھے — نہ حاضر شاہ مردان مرتضیٰ تھے
نہ تھے اسوقت میں خاتون جنت — نہ حاضر تھے حسن شاہ ولایت
غرض جزوی تھے وہ خویشان برادر — وطن سے دور پڑے محنت کشادر
کہ سب حاضر اٹھے شہ پاس اسدن — کہ تھے انیس تیرے فرد مومن

حسینؓ ابن علیؑ کو جب سے مارا
کیا جب پیش دی شمر کا فرا
جدا کیتا مبارک تن سی سر
رسالت کے گلشن کا تھا گل تر
پڑا تھا صحن مین کربل کے بیسر
ہزاران شمر اللعین مردود خناس
حرم کو قید کرکے شہ کے حرم پاس
اٹھایا اور چلایا وہان سی زود

ہزاران ہے ہزاران آکر کے قصاب سارے
ترنگ کو ہون چھوڑا اور پیادہ زمین پر
ہزاران آہستہ اترے شہ صفدر
دیکھو تمام تاسے ناحق اپنا نازی
حسینؓ ابن رسولؐ لبدرغازی
نہ جانا ہو الحی بدن سے گھر مین افغان
ستگار شہ کے مبارک تن پہ خان
کو لگاکر نہ ٹوکو تیری ناہکاران
نقصان تیر اور ناوک ہزاران

سلح اور لیکے تن ہین پہن بکتر	چلے تب ہاتھ لے صمصام بسر
وصیت کرکے اہل حرم کون	رکھیگا حق تمھین ہردم شرم سون
تمھارا ہے خدا حافظ و ناصر	مصیبت ہین تھین رہنا ہو صابر
منگائے بعد ازان دلدل پدر کا	اُسی کا پاسبان نامی قمر تھا
جوان خوبرو تھا زود رفتار	دئے نامہ اُسے یون کہکے یکبار
لیجا نامہ کو دے نزد برادر	محمدؐ شہ حنیف ہے ابن حیدرؑ
سلام اِس کشتۂ مظلوم کا بول	یہہ عقدہ جور وظلم ماجرا کھول
روانہ تب کئے ہین اسکو فی الحال	اپین تشریف لائے رنگے ابرال

چلا کو ہین کا وہ ہونے جب شیر
لگا چلنے سے شمر ملعون خنزیر

ہزاران کرگرم تیزی کو اٹھاکر	سوادس ہو ذی کے دلمین مار نشتر
گرائے کئی ہزاران سیف سون مار	ہزاران سون گرائے زین سون اسوار
ہزاران لئی گرم ہو سلطان گیاہی	گئے سب فوجکی وہ دھو دھانی
چڑھی تب وصل کی شہ کو خماری	بھگانے کو لگے تلوار بھاری
گئے تب خارجی مولا نے خالی	ہوئی تب تنگ سب پر زندگانی
لگے تب مارنے کو وار بار بار	لگے کہنے انا ابن محمدؐ
تلک آجمع ہو موذ یا نکا لشکر	لگے سب مارنے نازک بدن پر

مجلسِ چہارم

ہزاران کہن سے سرو چلایا
ہیں بہ پیر سی پیلایا
عرش و سپہر و سہارا نے اچھرات
ہزار دون ہزار ون اجرات
لیا تھا قصہ رض سماین
تیرا تھا زلزلہ مین کہیں
ہوا تھا دھوان سمجھ کیتا
ہوا تھا عرش بین لگا وہ

عبارت عرش صفدر شہ زینب کا فانی ہو مرغی
ہزاران بیچ مین ہوئے شیر صفدر ہمیشہ ہین کا ہے کسی
اسی وقت ہوئے سلامت ہاتک العالمین کے ہوا سو ہو
نیین چاہا پیکو تھا زین بکی ہمیشہ یہ وہ دو دنو
تکار و منگتا تھا اسے ارض و دو لے وہ جب انکا
حکم سے نشان سے ضا دیا ایسا تھا ہاتھ کا
ازل سون چلایا تھا

کھلے سر پاؤن تھے اہل حرم کے
چلا منزل بمنزل قطع کر کر
کنیزک زاد تھا نام یزیدی
حرم لا سامنے سارا کھڑا کر
کہا یہہ سر ہی میرے مدعی کا
دیکھا جب سر مبارک چہرۂ نور
بزار صندوق سون موذی نے لایا
اُسے دے قفل محکم وہ پرستار
رکھا صندوق اس صندوق مین جہم
پچھون حاضر کیا اہلِ حرم کو
نہین کچھ رحم کیتا انہہ فاجر
نہین کچھ خوف رکھتا تھا خدا سے
کہ تھے باقی وہ سب مردان سُو دو تن
حرم کو سب لجایا محل بھیتر
رکھا تھا پاسبان اسپر سپاہی

چلے تھے قید مین لوگان حرم کے
دمشق کو جاکے پہنچے ہین سراسر
ہوا اُسکے مقابل شمر گیدی
رکھے سر لا مبارک تخت اوپر
امام دین حسینؑ ابن علیؑ کا
اتھا تابان مین جون نور علیٰ نور
مبارک سر کوں تب اسمین ڈالا
منگایا دوسری صندوق مردار
اسکے ہاتھ سے کر قفل محکم
منگایا سامنے اہلِ حرم کو
زنان مردان کیا تفریق آخر
نہ تھا کچھ شرم اسکو مصطفےٰ سے
کیا تب قید دونون کو وہ کودن
رکھا اوس محل مین تب قید کر کر
دیکھو آلِ نبیؐ پر کیا تباہی

روانہ کرنا قاصد قمر کا

مجلس چہارم

دکھا قاصد نے آکر شاہ صفدر
دیا جلدی کا سے نامہ ہاتھ بھیتر
نہ سمجھے تھے کہ یہی شہ العظیم
کہتے تھے دلمیں یہ خوشحال نامہ
مقابل آکے قاصد کو بولتا
سنے جب شہ اٹھے خوشحال ہوکر
کہ میں مجھ کرنا مہ قمر کو
حسینؑ ابن علیؑ ابن پیمبر
کہ میں لایا ہوں نامہ شاہ کے کاج
کہتا ہے کربلا سے چلکے میں آج
کہ کے کچھ اور ہی پیغام سو بول
کیا پڑھکر وہ معلوم نامہ
ولو قلنا اسکے یوم الفت
چڑھے وہ کرکے نامہ شاہ غمخوار
لگے پڑھنے فی الحال منبر سو ہوکر
حنیفہ شاہ سرور
لکھا تھے جو برادر ابن حیدرؑ

عجب زینت بھی بہہ شہر گلزار	نظر آتا ہے مجھ کو رستہ بازار
سنا جب کاندھر اہل عرب وہ	تعجب سے رہا خاموش لب ہو
سو بعد از کھول لب بولا ہے گیانی	تو ساکن ہے کہان کا بول جانی
تیرا کیا نام ہے اور کون ہے تو	قبیلہ کون تیرا بول مجھکو
کہا میں ہوں حلب دار مسافر	خبر شادی کا مجھکو بول دلبر
کہا محمدؐ حنف ہے شاہ اکبر	کہ ہے اس بالغہ یک نیک دختر
کہ ہے شادی کا اسکے یہہ سراسر	کیا ہے زیب و زینت شہر بھیتر
سنا اخبار جب شادی کا سارا	پچھاڑی کھا زمیں پر کرکے نعرا
کہا صد حیف شاہ محترم کون	نہیں اخبار ہے اس فرد و غم سون
اگر آگاہ ہوتے شاہ صفدر	نکرتے ساز شادی کا سراسر
تلک وہ شاہ صفدر ابن حیدر	کہ بیٹھے ذکر کرتے تھے برادر
کہ تھے بھایون طرف سے بہت پرغم	کئے تھے چشم کو از اشک پرنم
تلک آکر قمر پہنچا ہے سرور	کہا وہ شیر نر ہے ابن حیدر
پوچھے اسکو کہ تو ہے کون آیا	شتابی بول تیرا کیا ہے اکار
قمر بولا نہیں ہے کار مجھ کون	بولے آیا کہ ہوں میں کربلا سون
مگر لایا ہوں میں پیغام شہ کا	حسینؑ ابن علیؑ شیر خدا کا
چلا در حال جب وہ شاہ کے ڈھیر	کہا آیا ہوں قاصد شاہ تدبیر

مجلس چہارم

کہ سنکر تیرا ہوں اسیر بے پر و بال
[illegible]
حسنؑ بھائی نبی اور مرتضیٰ بھائی
[illegible]
فاطمہ بنت محمدؐ مصطفیٰ
[illegible]

مجلس چہارم

دیکھو میں ڈرا تھا در گوش اندر | بہت پیارا اتھا ساقی کوثر
دگر اسکے کمر میں زر قمر تھا | علیؑ مرتضیٰ وہ شیر نر تھا
علیؑ بعد از حسنؑ شاہ مبین تھا | پیمبرؐ کا نواسا جانشین تھا
تجھے دیکھے بہت خوشحال تھا میں | محبت کا ہمیشہ تازہ گلشن
گیا ہادی ہمارے سر سے رہبر | دیکھو بازو گئے قوت سراسر
رسالت کے گگن کا ماہ تھا وہ | ولایت کے تخت کا شاہ تھا وہ
ہوا پنہاں ہے جو وقت ماہ انور | کہ و سایہ وہ جب شمس الضحیٰ پر
گیا ہے جب سے وہ سلطان گیانی | کہاں دستا ہے وہ چہرہ نورانی
مجھے اندھکار جگمین سب پڑا ہے | اجل بھی سامنے آگر کھڑا ہے
میرے پر غم ہوا ہے سخت بھاری | انکھوں مادام نینوں سے ہین جاری
نبوت کے چمن کا دیکھ بلبل | ستم کے باد سے جھڑ کر پڑا گل
گیا ہے جب سے وہ نازک گل اندام | نہین یکدم مجھے ہے چین آرام
میرے پر وقت یہہ بھاری ہوا ہے | میرے جد سے برادر بھی موا ہے
نہ کھانا خوب لگتا ہے نہ پینا | نہین مجھ دلکو چیتا ہے بچھونا
ہوئی ہے نیند بھی انکھوں سے دو | نہ بھاتے ہین مجھے فرزند و منسو
محبت کے وفا کے جو ہین گلشن | مجھے اس غم سے سب لگتے ہین دشمن
حسنؑ سرور میرا بھائی بڑا تھا | مجھے اس کا جہان مین آسرا تھا

حسین ابن علی سے بھی ستم نین
کہ تھے غمخوار سب دریا کے غم مین
ہوئی تھی تلخ سبکون زندگانی
گئے ہین بھول وہ سب میٹھی زبانی
کہ بچھڑے شاہ کے جلدی بیچارے
ہزاران داغ کا ہے جو ابن حیدر
دیکھو دریا جگر مین پڑے ہین
علی اکبر بہت گریان کھڑے تھے
غم شاہ یمن سون چشم نم تھا
شہنشاہ کربلا کا جسم غم تھا

ہوئی دلین بھوت بیقراری
سون ہے سب جو جاتا ہے فراری
ہزاران ہین شمار سو سلطان کو نین
کئے ہین بھول آہستہ وہ عینین
لکھے ہین درفشان اپنی زبان کھول
دیکھے ہشیار ہو انا الیہ راجعون بول
وہ شاہ حیدر کھڑا روتا ہے بھائی ابن حیدر

مجلس چہارم

[illegible]

گرائے تب زمین پر جب ہزاران
بہت سے فاجرن کو قتل یکدم
صحن کربل کا سارا لہو سے تر
مجھے اسکے قتل کا بھی چڑھا کیف
تلک دیکھا کہ وہ ساقی کوثر
شہادت کا ہزان وہ جام پیکر
میرا قاتل کہ ہے وہ شمر ملعون
پکڑ کر قید مین اہل حرم کو
بھی زین العابدینؑ میر اسیر ہے
یزید کن شام کو جاتا ہے لیکر
میرا والد سو تیرا باپ حیدر
لے دعویٰ خون کا شامی سے میرا
پڑھے نامہ کئے اتمام سرور
پچھاڑی کھائے ممبر سے زمین پر
پڑا بیہوش ہو سلطان اعظم
یمن کا شاہ تب بیہوش ہو کر
سو حلقہ کر کھڑے تھے لوگ حیران

کہ تھے ہمین پیادے اور سواران
دکھایا نا قصونکو بھی جہنم
کیا تھا مین نے ایک لحظے کے بھیتر
صلابت سون بجا تا مین چلا سیف
کھڑے ہین ہاتھ مین لے جام بھر کر
چلا دنیا سے وہ آرام پاکر
لیا ہے اپنی گردن کے اوپر خون
لیجاتا ہے دیکھو اہل شرم کو
بھیجا وہ تیر المحنت جگر ہے
تھے اب شرم ہی ہے میرے برادر
تھے اسبات کی ہی شرم اکثر
روا ہے تجھکو مین بھائی ہون تیرا
کئے نعرہ کہے اللہ اکبر
رمق باقی رہا تھا جی ذرا بھر
پڑا حضار مجلس پر ہو اغم
زمین پر وہ پڑا خاموش ہو کر
کہ تھے اس غم سے نیناں سیکے گریان

[illegible]

مجلس پنجم

لگے تب پھاڑنے وہ شیر صفدر — لباس اپنا اتھا جو تن کے اوپر
غرض اسطور سوں ہفتاد دو بار — لباس اپنا دئے سرور نے واں پھاڑ
دکھو ہفتاد و دو تن کے سبب سے — سٹے ہیں پھاڑ کپڑے سب بدن سے
علی اکبر پہنائے تھے سو لاکر — دریدہ کر کے چھوڑے ابن حیدر
جاں ہن توڑے ہیں شہ نے زلف کے بال — ہوا جنت کے تب حوروں نیہ جنجال
لئے تب نوچکر رخسار انور — پڑے تب درد میں جنگلی جناور
زناں سر پر شہنشہ ہاتھ مارے — لگے پریاں و جن رونیکو سارے
کہ جب پھاڑے لباس سرور یکو — پڑا لرزہ جہانمیں سب زمیں کو
خنف شہ کو وہ جب دیکھے ہیں غمناک — لگے کرنے ملایک چشم نمناک
لگے ماتم سے شاہنشاہ رونے — پھٹے حضار مجلس کے درونے
جلا سینہ سو شہ کا آہ غم سوں — لگے رونے سبھی درد و الم سوں
ہوئے اس درد و غم میں شاہ مسعود — ہوا تب زعفرانی نور افزود
اتھا دل شاہ کا سوزش سیں بریاں — نیں جاری اتھے گرتے تھے انجواں
اتھا خورشید سا چہرہ نورانی — ہوا لحظے میں دیکھو زعفرانی
بہار حسن میں تھے شاہ ممتاز — ولے تھے یاد سوں حق کے سرافراز
شہنشہ روز و شب اس فکر میں تھے — حسینؓ ابن علی کے ذکر میں تھے
نواسا وہ محمد کا پیارا — جہاں سے کیوں دیکھو پکڑا کنارا

ترک کرنا شادی کا اور روانہ ہونا

نقارہ کوچ کا ہوا ہو مسرور
وکالت دے اسکی برادر
بزان اکبر علی شاہ گل اندام
فصاحت سون نکاح امر شرع پر
حوالے کرکے وہ ماہ مبیّن
تلک شاہ حنیفہ اس مکان پر
قلم مین آئے سب جو دانہ زران
سو وہین اکبر علی خوشیان ملکر
کہ آتے ہین فردا خیریت سے
علی اکبر وداع ہو کر چلے جب
بجا آداب لا شاہ جہاندار
بزان اکبر علی دانائے کامل
بلائے بعد ازان سب حافظانکو
پڑھانیکو لگے قرآن تلاوت
جو تھے مسکین دنیا کے فقیران

رہا جا ایک فرسنگ شہر سون دور
نکاح پڑھنے اسکی نیک دختر
گئے زودی سنتی شادیکا انجام
پڑھے اکبر پروئے سلک گوہر
کئے منسوب اوس دختر کو محسن
قلم مین لائے سب انداز لشکر
جمع ہو شاہ کن سارے سواران
وداع ہو کر چلے گھر سون نکلکر
رہو خوشحال تم سب جمعیت سے
سو شاہ دین سون آکر ملے تب
کئے سب ماجرے شادیکے اظہار
ہوئے اپنے برادر ساتھہ واصل
عرب کے خاص جو تھے ذاکرانکو
کھلانے کو لگے پاکیزہ نعمت
بلائے شاہ نے سارے اسیران

مجلس پنجم

کہے اسوار ہونا اب ہمیں سب — پڑھے اللہ یفعل ما یشا تب

نقارے سوں اٹھا آواز چلنا — پڑھے تب حافظاں انا فتحنا

ہزاراں چودہ ہزار اسوار لے سات — چلے تھے وہ دیکھو شاہ کرامات

مدینے کیطرف عازم وہ ہو کر — چلے لشکر کو لے وہ ابن حیدرؓ

لگے تب منزلاں کو قطع کرنے — کمک دلبر چڑھا تھا فتح کرنے

کتنے تھے ایمیرے ارکان دولت — نہیں کچھ چین ہے اور دلکو راحت

کہ جبتک مارتا نیں دشمنوں کو — یزیدی بھیجیا اور مدعی کو

ہوا ایک روز شہ کو رہ میں حایل — لوا قاصد شہنشہ کے مقابل

پوچھا شہ نے کہ تو ہے کون سو بول — تو آیا ہے کہاں سے زود کہہ کھول

کہا آیا ہوں میں شہر مدینہ — جہاں اسرار حقکا ہے خزینہ

ہزاراں بولو کہو اخبار کیا ہے — وہاں کا حال اور اسرار کیا ہے

کہا احوال ہے پامال سارا — پڑا ہے شہر میں اندھکار سارا

یزیدی بھیجیا ہے اہل کینہ — لے آیا ہے حرم کو در مدینہ

بھی زین العابدینؓ کو قید کر کر — رکھا ہے شیر کو بھی صید کر کر

دفن کر شاہ کو کہتا تھا معصوم — مدینے میں رہنا اب ہوکے مظلوم

تربت وہ مدعی مقصود پا کر — چلا ہے پھر دمشق کو زود لیکر

کہا دعوی امامت کا کرے گا — بہر لیسے یہہ ہزاراں ہر دم لڑے گا

مجلس پنجم

[illegible]

مجھے شاید جدھاں بخشے وہ سرور — کہ تھے اُسوقت میرے سہ برادر
کہ تھے عمر علی طالب علی سے — دگر عاقل علی سو جہیلی تھے
دئے تھے سلطنت تینونکو بغداد — رہے ہیں جا کے وہان تینون ہو دلشاد
دگر لطفی اتھا میرا برادر — مشیب قاقا اُسے کہتے تھے حیدر
اُسے دے سروری مرز عراقی — وہان بھیجے ہیں وہ کوثر کے ساقی
کہ ہیں وہ دوست دار خاندان کا — کہ سب اہل ستم ماتم زدیان کا
بھی ترکان دو برادر تھے سپاہی — دیکھو تبریز میں کرتے تھے شاہی
انھونکو سلطنت کا دیکے فرمان — روانہ اونکو کیتے شیر سبحان
بھی ابراہیم اشتر نیک جوہر — کہ ہیں والی نجف ہیں وہ برادر
رہے ہیں ہمسے اب وہ دور پڑ کر — محب خاندان کے نیک اختر
پسر جگمین کیتنک مولا علیؑ کے — وہ سلطان زمان خلق کے ولی کے
کہ ہین وہ زندہ سارے مجھکو معلوم — نہیں یہہ ماجرا کچھ اونکو مفہوم
علی اکبر کہے اے شاہ کونین — تفکر سے میرے دلکو ہوا چین
میرے آتا ہے یون اب دلکے بھیتر — عدو ہے سخت اور زائد ہے لشکر
عزیزان کی طرف اب ہوکے لاچار — لکھو نامہ شتابی اونکو اخبار
کرین وہ یار آکر ہمسے یاری — عدو کی فوج پر شمشیر کاری
نزان نامے لکھے ہین شاہ مقبول — کئے چارون کدھن نامیکو مرسول

مجلس پنجم ۵

[illegible]

دونون فوجون کے اندر شیر صفدر — سما کے بیچ جون پھرتا ہی چندر
لگے گھوڑا پھرانے شاہ اکبر — لگے کہنے انا ابن غضنفر
لگے نعرے پہ نعرہ مارنیکو — یزید ونکے لگے دل پھاڑنیکو
لگے کہنے کو تب وہ شیر یزدان — سنو ای جاہل و بیعقل و نادان
مجھے جو جانتا ہیگا سو جانے — اگر نہین تو مجھے جلدی پہچانے
پسر ہین شاہ مردان مرتضیٰ کا — پیارا ہون محمد مصطفیٰ کا
سو سلطان شہر یا یار یکا ہو نہین — برادر شہ حسن غازی یکا ہو نہین
مجھے محمد حنیف کہتے ہین سارے — میرے بجتے فتح کے سب نقارے
کہ اب آیا ہون تمپر فتح پانے — تمہین اس تیغ کا شربت چکھانے
سو لینے خون کا دعوی کمن سے — چلا آیا ہون دیکھو ہین مین سے
کھپا کر تمکو اب کرتا ہون مسمار — دیکھو ایک لحظہ مین ٹٹتا ہون سب بار
رہیگا موت کا جو شخص مائل — کھڑا میدان مین ہووے مقابل
دیکھو گے جب ہیر ابہہ قہر کا ہات — کہو گے تب سبھی ہیہات ہیہات
سنا عتبہ نے تب شہ کی ندا کو — کہا جلدی ولید بیحیا کو
کہ اب جلدی سے جا میدان بھیتر — کھڑا ہو وہ آ مقابل ہو سراسر
ولید نے تب کہا عتبہ کو یونکر — نہین طاقت کسے شہ کے برابر
کھڑا رہکر کہو کہان ہم کو جانا — کہو کہان جیو کو اپنے چھپانا

مجلس پنجم ۵

مجلس پنجم

ہوئے سب گھبرے اہل سموات | کہے تسبیح سب قاضی حاجات
اٹھا تازی ٹپرے جو فوج اندر | لگے تب کاٹنے موذی کا لشکر
اٹھا تیزی کے پاؤں سے دھلارا | ہوا جو گرد میں اندھکار سارا
ہوا سب شور سارے پہلوان کا | پھٹا سینہ زمین اور آسمان کا
لگے سلطان زمین پیٹھنے کو | لگے موذی کا لشکر کاٹنے کو
لگے جھڑنے کیتین دھر سوار الیون | گویا طوفان سے جھڑتے ہیں چہل جون
لگا بہنے لہو سیلاب ہو کر | زمین پر سے چلا جون آب ہو کر
دیکھا عتبہ ولید یہہ حال سارا | ہوا لشکر ہوا پامال سارا
دیکھا لشکر ہوا اپنا بہت یہہ | دو نون اخگر نمن ہو کر کہے یہہ
طبل کر بازگشتی نابکاران | پھرائے بعد ازان اپنے سواران
رہے اپنے مکانپر آ ادھر کے | گئے دبرے طرف اسوار ادھر کے
نران قید قلم مین لا سواران | موئے عتبہ کے سارے چہل ہزاران
لکھا فی الحال ہے قرطاس نامہ | کیا جانب یزید کے وہ روانہ
یزید اسوقت مین بےشرم و جاہل | بلایا شاہزادے کو مقابل
بھی ساری عورتانکو لا کے فاجر | حکومت سے کیا تھا پیش حاضر
کہا انکو رکھے سے کیا ثمر ہے | نہین کچھ فائدہ اور کچھ اجر ہے
میری خاطر بہتر آتا ہی رہا یہ اب | ٹرے یک چاہ مین یہہ ڈالنا سب

[illegible]

مجلس پنجم

نہین تنہا کہ ہی ماہِ منوّر — وہ سلطان با نیازی شہ صفدر
خلف شہ نام ہی جسکا مبین — کرے ہر رات شب یلدا کو روشن
بہت عارف وُہ ہینگے سب برادر — نہین معلوم تجھکو ہین وُہ ظاہر
بھی لشکر انکا ہی بے انت بسیار — کمک انکی کرینگے آکے یکبار
سنے یہہ بات جب ارکان دولت — ہوئے سب گھا برے گئے بھول رحبت
یزید نے جب سنا اونکی زبانی — لہو جلکہ ہوا غصے سوں پانی
کہا وُہ کون اونکا نام کیا ہی — کہاں رہتے ہین انکا کام کیا ہی
کہا سن تین فرزندان علی ہین — کہ سب مردانگی مین زور ور ہین
عمر عاقل دگر طالب علی ہین — خدا کی یاد مین تینو ولی ہین
عدو کے حق مین ہین قاتل خونخوار — اکھاڑے ہین انھونے بیخ اشرار
نہین لشکر کا انکے ہیگا تعداد — وہ ساکن ہین سدا در شہر بغداد
پسر لطفی دیکھو مولیٰ کا عاقل — مشیب قا قا ہی سن دانائے کامل
محب ہی دیکھ وہ شاہِ یمن کا — کہ ہی پروانہ شمع انجمن کا
عراق و شام اسکا دیکھ اقلیم — کیا مولا علیؑ نے اسکو تسلیم
بھی ابراہیم اشتر ہے دگر ایک — پسر ہی مالکِ اشتر کا وُہ نیک
اُسے مسکن سمجھو شہر نجف ہی — حیا بہ اُسکا دیکھو ہر طرف ہی
قوی ہیکل ہی وُہ مردِ دلاور — ملاوے دھول مین لاکھو نکا لشکر

کہا یارو مجھے نہین کچھ فکر ہی
[illegible]

پکڑ کر شاہ کو لاتا ہوں دیکھو
[illegible]

کیا شمر اللعین نے یوں ہی گفتار
یزید خوشحال ہو بولا ہے تو نکر
دیا ہی تین ہزار اسوار کو سنگ
کچل مہرا اُنھوں کا تو اسپھٹار
کہا لے ساتھ اپنے تو یہ لشکر
تجھے میری قسم ہی شمر گیانی
نکو تو چھوڑ جیتا ایک تن کوں
کہا تب شمر مجھ فرمان تیرا

رکھا سر ہاتھ وہ فجار بدکار
مقرر تو ہی غالب ہی اُنھوں پر
کہا جلدی سے جا مہر یہ کر جنگ
نہ آنے شاہ کن دے انکا یک بار
تو جا لغداد پہ تا خیر مت کر
اُنھوں کو مار کر ڈھول ڈھانی
سبھوں نکو قتل کر تو اس حسن سعن
فدا مجھ حکم یہ ہی جان میرا

روانہ ہونا شمر اللعین کا طرف لغداد کے

کیا گفتار ہو لشکر نے فی الحال
لیا تب فوج اپنے ساتھ جاہل
کیا جلدی روانہ روسیہ کوں
مدد عتبہ کے تئیں کر نیک لشکر
سنجیدہ کر کے سب لشکر کو کاری
کیا سردار ایک کو دے لڑائی
کہا جا توں حنفشہ کے برابر

چلا لے رخ پکڑ لغداد اپر ال
چلا تب قطع کر کر وہ منازل
کہ تھے ہمراہ اسکے جو سپہ کوں
کہا زودی کرو تیار بدتر
ہوئے تھے لاکھ تین اسوار سارے
حکومت اس دیا کرنے لڑائی
کھڑا رہ مار کر مہرا سراسر

کوایف شاہ کا لو جلد تیر بول — دہن سے لعل وریا قوتکو رول

لڑائی کر کے اول شیر صفدر — ہزاران سون یزیدی قتل کر کر

دیا تھا حق نے فتح آسمانی — ظفر نے منہ دکھایا تھا نورانی

وسیلہ جنکو دیکھو مصطفےٰ کا — حمایت پشت پر تھا مرتضیٰ کا

بزاران اُٹھ سے علی اکبر سو غازی — کئے سب ہو ذبانکو مار ماضی

اٹھے تب بعد ازاں اکبر علی نے — لگے اخبار تب لشکر کا لینے

قلم میں آئے شہ کے دیکھ اسدن — ہوئے تھے چھ ہزار اسوار مومن

شہادت پا کے وہ دنیا سے غازی — نہ تھا کوئی ایک سوا یہ زخم خالی

علی اکبر لگے غم ساتھ رونے — لگے انجوان سے اپنے منہ کو دھونے

ہوا دن کا عمل اتنے میں زایل — رین کا شاہ نکلا ہو کے حایل

لگے کرنے ستارے جگمیں شب گشت — کہ سب یاران ہوئے تھے نیند میں مست

دیکھو تلتل رین گھٹنے لگی تھی — سیاہی کی ردا کٹنے لگی تھی

ہوا تھا صبح کا روشن ستارا — چلا آہستہ اٹھ کر وہ اندھارا

ہوئی تب صبح روشن جگمیں پر نور — ہوا ہر ٹھار پر نور علیٰ نور

فلک بیدار ہو سلطان کو نمین — بزاران آہستہ کھولے نرگسی نین

وضو کر جلد ہو شاہ کرامت — نماز صبح کیتے با جماعت

نماز صبح سون فارغ ہو سرور — دیکھے بھائی کھڑا رو تا نین بھر

مجلس پنجم ۵

علی مرتضیٰ تاجدار ہل اتیٰ کا

مشکل کشا کا

سے فاطمہ خاتون جنت

ہیں مجھ بھی رضوان رحمت

حسن معصوم کا

شہید کربلا مظلوم کا

شاہ حسین پاک تن کا

مجھے ہی پنجتن کا

بھی

شہنشاہ یمن کا ہمراہ
اٹھا ملفوف وہ نامہ سراسر
دیا ہے بعد ازان تاج کو سر پر
بحالت ہاے زر دی سلیم لایا وہ اور بہات
تلک قاصد حضوری بیچ آیا تاج کو لایا
نہیں معلوم ہوتا خبر بیک
امام اس وقت ہیں کس حال ہیں
رسالت کے گلشن کے ماہ انور
وہ حسین جو اپنے برادر

حضرت عمر علی نامے کو لیکر
لگے پڑھنے کو نامہ وا کر کر
لکھے ہیں اے برادر قرۃ العین
یزید نے ظلم سے مارا ہے حسین
حسن کو زہر دے اول سلایا
حسین مظلوم کو پھر جنگ میں بلایا
بہتر یار اور دونو برادر
بزان مارا ہی دیکھو ابن حیدر

بھی ایسا جنگ کہیں دیکھا ہے روز زمین پر | نہ ہوگا آج سے تا روز محشر
غرض ہر روز آ میدان اوپر | کرین بازی یزید ہو ساتھ سرور
ہمیشہ رات دن ہو ذیونکو مارے | فتح کے رات دن باجین نقارے
تلک آیا مدد عنقہ کو وہ یار | ہوا تھا جان اپنے کا خریدار
بزان ہر روز آ شہ ساتھ لڑتے | حنیف شہ اپنے غالب ہو کے پڑتے
ارے محمود ہو جلد سے رہا | شہ بغداد کو پہنچا تو اخبار

مجلس ششم

قلم کا ہاتھ میں اب لیکے نشتر | ششم مجلس کیتین لہو سون رقم کر
زمین خشک کو اب رود تر کر | لہو کی آب پاشی سون سراسر
یہان سے بول اب تازہ حکایت | روانہ ہو گئے تھے شہ کتابت
چلے تھے لیکے قاصد جو طرف کو | چلے تھے لیکے نامہ سرحن کو
چلا یک جلد ہو تمثال جون باد | یکا یک جا کے پہنچا شہر بغداد
اتھے خلوت منے تینون برادر | بیٹھے تھے شاہزادے حلقہ کر کر
شہ مظلوم کا تب یاد کر کر | گئے تھے حوض خالی ہین کے تر
اپس مین وہ اپین بولتے تھے | جواہر لعل موتی رو لتے تھے
مدینے کا نہین کچھ حال معلوم | خبر سے اب تلک ہے ہین ہو کے محروم

مجلس ششم

کیا ہے بس شہ کی [illegible]
[illegible]
منگایا تھا وہ [illegible]
بھی زین العابدین [illegible]
[illegible]
دعوی [illegible]

[illegible]

تب جلدی چلے لاشہ اوس کا

روانہ ہوا قاصد

طرف مدینہ منورہ کے

ہوئے ہشیار لاگے مارنیکو
تلک اسحال ہین دن ہوکے اتمام
شہ مظلوم کا تھا غم سو بھاری
کھلا کھانا تصرف کر زر و سیم
شہیدونکی ہوئی ارواح تب شاد
نقارا کوچ کا کر سر بسر
چلے ہونیکو شہ کے پاس حاضر
اتیا محمود انکو رہ مین دے چھوڑ
پسر مصطفی اتھے شاہ ولایت
سو یکدن دل اُپر لاگی گرانی
کہا رُو رُو کے وہ ابن پیمبر
حسن شاہ کرامت خوش لقا ہے
مدینے مین دکھو ساکن ہین دونون
خبر بہت دن ستی معلوم نین ہے
نہین آتا ہی کوئی انکے حضر سین
نہین اب چین ہی مجھ دلکو آرام
کہے تب بعد ازان قاصد بلا کر

لگے تب تن کے کپڑے پھاڑنیکو
ہوا تب رین کے عالم کا انجام
صبح سون شام تک کرتے تھے زاری
بروح پاک کر فاتحہ سے تسلیم
کہ سب تھا غم بھیتر وہ شہر بغداد
چلے چودہ ہزار اسوار لشکر
حنیفہ کو مدد کرنے کی خاطر
مشیب قا قا طرف جلدی ستی دوڑ
علی مرتضی شیر شجاعت
نین سون کر روان انجوان کا پانی
میرے لخت جگر دونون برادر
حسین شاہ ولایت با صفا ہے
خدا کن محترم باطن ہین دونون
یہہ کیا باعث ستی مفہوم نین ہے
خبر لاتا نہین اونکی طرف سون
خبر اونکی منگانا یونہی ہے کام
مدینے کو تو جاتا خبر لا کر

مجلس ششم

سو چھوڑا سلطنت کو

زمین پر کھڑے سر کا عمامہ

چلا پندرا ہزار اسوارے سات — جلد کرنے حنفشہ سون ملاقات
مدینے کے طرف نکلے ہو اسوار — لگے کہنے کو رہ ہین یونہی گفتار
مشیب قافا میرا ہے نام مشہور — کہ سب موذیہ میرا دست پرزور
حنفشہ ہین سدا خونریز سالار — نہ پہنچے ہین تلک ہین جاکے یکبار
کردن اس تیغ سون موذیانکو آزاد — اکھاڑون جنگ سون انکا بیخ و بنیاد
لگے تب قطع کرنے کوس در کوس — اتھا بہت درد و غم کا دمین افسوس
کرون جا تیغ بازی ساتھ گھنشام — بہاؤن خونکی ندیان صبح و شام
حنفشہ کا رہے دل بیچ دہشت — قیامت تک ہے موذیانکو وحشت
تلک شاہ حنیفہ یہان ہمیشہ — نیزیدکے سراوپر بھاتے تھے تیشہ
کھڑک کر موذیانکو مارتے تھے — ہزاران پر ہزاران پاڑتے تھے
شمر نے لاف مارا تھا یزید کن — کہ مین جاتا ہون چل عمر علی کن
مسافرہو چلا دام اجل کا — چلا ملعون عاشق ہو قتل کا
لگا بغداد کو جانے وہ کمظرف — لگا کرنے کے تئین دم اپنا صرف
سو آکیبار ہر ابلیس ثانی — اتارا تیس ہزار اسوار جانی
تلک عمر علی بہت گرم تر تھے — تردد کے قدم گن گن کے دھرتے
نزان کیٹھا رہر گذرا وہ سب دن — اتر کر وہان رہے سب یارساکن
خبر ملعون سے جاسوس جاکر — کہا اترا ہے یہان حیدر کالشکر

مجلس ششم

مجلس ششم ٦

لئے لشکر کو تب وہ اپنے سارے
علم کے کھول دیتے تھے فرارے

لڑائی کے دمامے گاجتے تھے
دلیران کے کھڑک یون باجتے تھے

بزان شمر اللعین نے فوج کر پیش
کیا آراستہ ہو کر کے اندیش

کہا تب مشورت سون یوں کہ کر فند
کیا آراستہ ہو کر کمر بند

کہا جاتا ہوں میں تنہا اٹھو پر
ترت عمر علی کو یون پکڑ کر

وگرنہ ہاتھ آوے تو اشارت
کردن تمنا کو اے ارکان دولت

تمھیں سب ہو کے لشکر ایک حملہ
کرو یکبارگی سب ملکے حملہ

مرینگے سوز مین کے ہو وین پیوند
پکڑ کر لاؤ تم مولا کے فرزند

چلا یون بولکر میدان مین او
کھڑے میدان مین آر و بر ہو

لگا شوخی ستی کرنے کو گفتار
کہا عمر علی کون ہو تو ہشیار

فراست کے تو ہو دریا کا غواص
اجل گویا دکھر کر آ میرے پاس

حسین ابن علی ثانی علی تھا
شجاعت میں علی سے بھلی تھا

میرے دو ہاتھ سے لئی درد وغم مین
گیا دنیا سے وہ ملک عدم مین

مجھے قوت کہ ہی مولا علیؑ کا
عبث لڑتا ہی تو بیعت میں آ

اگر خواہش تجھے ہے ملک و دولت
دلاتا ہون یزید کے پاس حشمت

دکھا فرزند کھڑا ہے ہو کے مغرور
منم سے بہت کرتا ہیگا مذکور

بزان طالب علی ہو مرکب انگیز
لگے تب دیکھنے کر کر نگاہ تیز

زبان لیکر چلا تب اونکو جاہل
کھڑے کیتا عمر کے لا مقابل
عمر دیکھا جو اُسکے ہاتھ غازی
دغا کر مکر یوں کھیلا تھا بازی
منگایا بعد ازاں قفص آہنی کون
رکھا اس بیچ وہ ماہ گگن کون
ہوا خوشحال وہ ملعون جاہل
سمجھا تھا کہ میرے ہیں یہہ قاتل
ہوا خوشحال وہ مردود جب پھول
نہ جانا تھا کہ سر پر پڑیگی دھول
دغا سوں شاہزادے کو پکڑ جب
ہوا تھا سرخرو وہ زر دو تب
چلا آہستہ وہ کرتا تھا منزل
قضائے ناگہاں ہوتی تھی نازل
قضا ڈالا وہ تھا سب کے گلے میں دام
کرے دو کوس پر منزل صبح و شام
مسبق قافلہ کا وہ قاصد سرمند
پہنچنے کو چلائے تھے خردمند

مجلس ششم

[illegible]

کہاں طاقت مجھے جو شیر کے ساتھ — لڑائی میں کروں دو چار بھی ہاتھ
کروں کہاں لگ میں ایسے تیغ باری — نہیں سُنتے کہ یہہ ہیں شیر غازی
کہ اب کرتا ہوں دیکھو ایک میں فند — پکڑ کر اونکو میں کرتا ہوں اب بند
مقرب ایک تھا عمر علی کن — لکھا نامہ سو پہنچا عمر جوشن
لکھا تو یار ہے دلدار مجھ کو — صداقت کا سخن کہتا ہوں تجھکو
یزید کن سے دلاؤں مال بسیار — ہزاروں کا تجھے کرتا ہوں سردار
کئے ہیں عاقلوں نے یوں ہی گفتار — اول آتا ہی بندا آدم کو اقرار
زباں ہوتی سر تن مجھکو برادر — سخن میرا صداقت سوں سمجھ کر
مجھے میری زبانکی لاج ہی آج — مقرر ہے میرے یہہ ہاتھ میں کاج
پڑھا نامے کو تب وُہ یار اغیار — پڑھا یاری ستی جاہل ستمگار
سبب دنیا کے کھویا دینداری — دیا اُسکے اُپر دلکو قراری
عجب تھا سخت گیدی بیوفا بہت — کیا شہزادگان اوپر جفا بہت

حکایت

دیکھو یکرات وہ ہر سہ برادر — بیٹھے کھاتے تھے وُہ کھانا شکم بھر
کہ تھا اُسوقت خدمت بیچ فاجر — کمربستہ کھڑا تھا وہ ہی حاضر
کمند کو کھول ڈالا صید کرکر — لیا فی الفور شہزادے پکڑ کر
کہ سب دنیا و دین سے ہاتھ دھویا — ہوا وہ بیوفا ایمان کھویا

[illegible]

مجلس ششم

مدینے کو وہ چھوڑا نیک اختر — چلا قاقا طرف پھر راہ لیکر
مسیب قاقا طرف وہ جلد رو ہو — چلا تھا روز و شب وہ بادیا ہو
مسیب قاقا تھے وہ شاہ عاقل — چلے یکدم نمین دو دو راہ منزل
بہت ماندے ہوئے تھے شیر صفدر — سکونت وہ کئے تھے یک مکان پر
سو وین پہنچا شتابی آکے قاصد — لگا کہنے کو جو دیکھا تھا قاصد
کہا مولا کو تو لطفی پسر ہے — شجاعت مین سبھو نے بشیر ہے
پسر مولا کے تینوں نیک اختر — وہ طالب اور عاقل عمر دیگر
مدد کرنیکو شہزادی کی خاطر — چلے تھے شہر سون ہو جلد باہر
دیکھو لبغداد کے وہ شیر شیر نے — شمر نے قید ڈالا ہے خبر نے
مسیب قاقا سنا یہ ماجرا سب — کہا جلدی سے مجھ پہنچاؤ تم اب
نقارہ کو چکا ٹھوکا سراسر — اٹھا جلدی چلا شہ ساتھ لشکر
چلا قاصد لیا دولے کو ہمراہ — چلا فی الفور لیکر شمر کی راہ
بزران کر قطع منزل جلد لایا — شمر ملعون کا لشکر دیکھا پایا
ارے محمود اب لشکر طرف چل — شہ لبغداد کا ہے فوج بیکل
ہوا معلوم جب لشکر کو احوال — لگے سب توڑ نیکو بال اور گال
کئے تھے سب شجاعتاپنی زایل — ولیکن شرم تھی آنکھو نمین حایل
بیٹھے کرتے اہین وہ آہ و زاری — ہوا تھا سبکے دلکو درد بھاری

غرض تلوار سے یون بچایا
پراگندہ کیا سب فتح پایا
کھڑا مجھ ساتھ ہم کرتے تھے بازی
کیے مغفرت نے ہم ملعون غازی
کی سب ماجرے انکو عیان کر
بزان عمر علی نے در فشان کر
جفا ور ظلم سون تھے مستمزی
لکھے چند روز کے وہ درد مندی
سو ظالم نے رکھی عاقل علی کون
تب پوچھے عمر علی کون لاکے سون
ہمارے ساتھ کا یک بار فجار
پکڑ کر قید ہمکو وہ ستمگار
ہمین تینون کو وہ جب قید کر کر
دیا اس ہاتھ مین لا قید کر کر
ہمارا کوئی نہ تھا والی جدا ہین
محمد مصطفےٰ اور مرتضیٰ بن
خدا فریاد رس سب کا آخر
دیا وہ ہیچ تم کو اسے برادر

مجلس ششم

ترت پکڑے کمند سے شیر صفدر
شتابی سون پچھاڑے ہین زمین پر
نکالے بعد از ان خنجر کمر سون
گرائے مار اس موذی و خر کون
گیا دوزخ مین وہ موذی ہو خوشحال
ہوا سب فکر سون وہ فارغ البال
بزان کر کر نہایت دست چالاک
ہزاران سعی کیا تب خاک در خاک
نکل لشکر ستی شاہ غضنفر
کھڑا شمر اللعین تھا یک مکان پر
دکھا اسکو کہا مردود فاجر
تیرے ہاتھون سعی کان جاتا ہے کافر
کشادہ کر کمند شاہ سر افراز
گئے ملعون کے تب گل مین آغاز
پچھاڑ از ور کر اسکو زمین پر
پڑا جون کوہ آلوند خاک جبیر
بزان چھاتی کے اوپر پاؤن دیکر
سو باندھا دست کو لا پشت اوپر
بساط زندگی سے ہاتھ دھویا
اسکے عیش کا اسباب کھویا
کہ سب لشکر کی کینتے ڈھول دھانی
شکستہ سبکو کیتے پل مین فانی
کہ تھے جزوی کا سو سار بھاگتے تھے
دلیران لگ کے پیچھون کاٹتے تھے
دیکھے اسباب جو زیر لصبارت
کئے یک پل منے وہ سبکو غارت
ہوئی حق کی طرف سے فتحیابی
ملا اکٹھا لشکر آ شتابی
مسیب قا قاشم کون لا پکڑ کر
بندھے تب ہاتھ اور پاؤن جکڑ کر
لے آئے اس لعین کو شاہ صفدر
جو آ جلدی سلے نزد برادر
نکالے زود خنجر سے وہ خورشید
کیا موذی کو اس خنجر سے ..ند

[illegible]

[illegible]

مجلس ششم

دیکھو محمد حنیفہ شاہ یک روز
ولید حیران اتھا اس فکر بھیر
بہت سے فاجران کو دیہ جہنم
سہ صد اسوار انکے پا شہادت
حنف شہ فکر کے دریا مین غواص
کہیے اکبر علی کو ای برادر
صبح اس وضع سون لشکر ہمارا
ہمارے لوگ اسطرح مرینگے
چلا ہوتا ہے کم ہر روز لشکر
نہین عمر علی آتا ہے اجبان
نہین آتا ہے کوئی شاہ نجف سے
اندیشے مین رین ساری نکل کر
سما پر آفتاب آیا ہو روشن
چلا مو ذیکا لشکر ہو کے تیار
نقارے باجنے شہ کے مقابل
عجب بیشرم تھا وہ قوم بے لاج
سفر اس روز مین آیا میسّر

گئے عتبہ کا لشکر سب مین دوز
ہزاران سون گئے تھے قتل صفدر
دکھائے تھے سو وہ سلطان عالم
گئے تھے بہشت مین جا استراحت
برادر کو بلائے آپنے پاس
اچھلتے ہین یہہ دریا غم کے دلبر
شہادت پائے اس میدا نہین سارا
کہو کس دھات سون بازی کرینگے
مدد آتا نہ کوئی ہمکو برادر
مشیب قاقا نہین طوفان موجان
نہین دستا کوئی چارو نظر سے
گئی تب صبح صادق ہو منور
دکھانیکو لگا دنیا کا گلشن
کھڑا میدا نمین آکر جفا کار
رہے تھے اکھڑے وہ لوگ جاہل
جہا نمین کوئی نہین ثانی نر یعفرباج
خدا بھیجا مدد کرنے برادر

[illegible]

مجلس ششم

پڑے قدمونکے اوپر شہ کے سارے
منور چاندسے روشن ستارے

گلے سون لاکے بعد از ابن حیدر
بیٹھے تھے سبکو اپنے پاس لیکر

تلک دریائے غم نے جوش کھاکر
نین خالی کیا انجوان بہاکر

لگے حسنین کے غم ساتھ رونے
لگے دُرّ اشک کے غم سون پرونے

لگے کرنے کیتین سب آہ وزاری
لگے ماتم سے کرنے اشکباری

غرض تقدیر حق سون ہوکے لاچار
رہے صابر نزان وہ شاہ غمخوار

ملے دیکھے برادر با برادر
ہوا جلکر سوغتہ مثل اخگر

پھرے وُہ سب قطع امید ہوکر
رہے جاکر سبھی اپنے مکان پر

نزان وہ ابن حیدر فوج لیکر
چلا شمس سعادت کوچ کر کر

مسیب قاقانے کھولے تب دہن کون
ادب سے یون کہے شیرین سخن کون

کہے ایشاہ میرے مصطفےؐ کے
جگر گوشے تھین ہین مرتضےؑ کے

سنا ہو تمین تھین تلوار کاری
یزید و نیر کئے تھے بہت بھاری

بہت مارے تھین ہو ذی جہانین
پراگندہ نہ کئے دنیا و دین مین

پُر روشن جہان مین نام انور
تو ہی سلطان جگ کا ابن حیدر

اپنا کچھ غم نہ کر دلدار جانی
تصدق ہی تیرے پر زندگانی

اپسکو وار مین شہ پر کرونگا
تیرے آنگین اپنا مین کٹ مرونگا

کرونگا جانفشانی تاکہ خوشحال
ہوویگا دل تیرا اب نیک افعال

ہوا تھا او سکے حق مین مثل کچخیر
شمر فی النار ہوا پایا ہے آرام
رسن اگ ہاتھ مین اسکے گلے مین
اکھاڑے جگ سون اسکا بیخ و بنیاد
کہو دل ساتھ اپنے با صداقت
رین کا تب جہانمین وقت آیا
رین کا سلطنت زایل ہوا جب
یکایک صبح کا شاہ مظفر
لگا کرنے کو تب شاہی جہانمین
کھڑا ہو مستعد لشکر حرامی
نران افواج آل مرتضے اثنا کا
یزیدی صف بصف زیر چڑھے تھے
حنف شہ آ کھڑے میدان اوپر
تلک جا سوس آ میدان اوپر
جو کوئی میدان مین آرد و برد ہوا
اسکی وہ شجاعت کو دکھاوے
مشیب قاقا سنے آواز در گوش

لگے تھے بکھر ارا اور رسا سا سو بیتر
جہنم سے ہوا ہے آخر انجام
بندھے اور کھینچکر ڈالے کھڈ مین
جہنم کے اتھا لایق وہ شداد
ہمی لعنت اس اپر لعنت ہے لعنت
فلک سے تب ہوا پیدا اسما با
جہانمین صبح کی چوکیان بیٹھے سب
جیسے کہتے ہین خورشید منور
زمین پر اور زمین و آسمانمین
سراسر عقل مین تھی اسکے خامی
ہوا تب مستعد شیر خدا کا
سو شہ کے ہاتھ بھی مرنے کھڑے تھے
گویا تھا سور دوسرا صحن اوپر
پکارا زور سے ای اہل لشکر
اسکے نقد جان سون ہاتھ کو دھو
نران لڑنے ہمارے ساتھ آوے
ہوا تب غم کا دریا دل مین آ جوش

مجلس ششم ٦

زبان سون ... علی ... حسین بن علی
... ایمان ... سون ...
... ہوا یا ... آیا ... پکڑ
ولید ... کہا ... کون ... شیر غضنفر
... زمین ... اوپر ... زمین پر

ولید نے یون کہا یہہ ہے خوزادہ — عراق مرز کا یہہ شاہزادہ
پسر لطفی کہ ہے مردان علیؓ کا — ایسی قوت ہی دو جگ کے ولی کا
ادل اسکا مشیب قاقا کہے ہے نام — حکومت کا چھوڑا عالم اپر دام
حنفیہ کو مدد کرنے کو آیا — سعادت دو جہانکا اُسنے پایا
کہا عتبہ نے تب افسوس کھاکر — مر گیا ہاتھ سے اسکے یہہ لشکر
یزیدی سوار جو آتا تھا رن پر — سلامت او نہ تھا جاتا تھا پھر
مشیب قاقا شجاعت ساتھ باری — کیا تھا بہت سے موذیونکو ماضی
گرائے ایک پلہین تین سو سوار — کھڑک سون جو تھے نامی سوٹے مار
ولید بولا ہریرہ کو غضب سون — نکل میدان مین اب جلد جاتون
قوی تو پہلوان ہے اسکا ثانی — یقین ہے تو کریگا اسکو فانی
ہریرہ تب اجل کا ہو گرفتار — ہوا طوعا و کرہا وہ نمودار
مشیب قاقا کہے اسکو ہریرہ — یزید کے مال پر تو ہوکے غرہ
طمع کا تو گلے مین چھوڑ زنار — جہنم کا ہوا ہی تو خریدار
یزید سون دل کیا ہے اپنا بند — نبوت کے کیا لوگان ستی دند
خدا محشر مین تم سون ہوگا سائل — کہو کیا جواب دوگے تم ایجاہل
مشیب قاقا ستی یہہ بات سنکر — ہریرہ یون لگا کہنے کو پھر کر
یزید کے پاس ہے بہت ملک او مال — تصدق جیو کیا ہون اُسکے اپر ال

مجلس ششم

[illegible]

ترت کر بازگشتی کا نقارا
یزیدی جا کے اترے تہ کان پر
مشیب فاقا پھرے خوشحال ہو دل
نزان لاگے گلے سے شیر صفدر
گیا وہ روز سارا درد و غم سون
ہوئے سب خواب کی مستی مین غافل
تلک آیا نکل جب روز دیگر
سو لایا رنیہ عتبہ فوج اغنام
اپسکے آ کھڑے جاگا پہ قایم
نکل طالب علی نے با شجاعت
کہا امید ہے مین رن چڑون آج
رضا دیکر کئے اون کو روانہ
چلے طالب علی صلوات پڑھتے
کھڑے میدان مین گھوڑا کدا کر
کئے تب حیدری نعرہ کو للکار
نزان بولے کہ الیوم جفا کیش
نمیر پر آؤ گے تم بیس اور تیس

پھرائے مصر کے سون خلق سارا
بیٹھے حیرت زدہ اندیشے بھیتر
کئے تسلیم شہ کے آ مقابل
سرائے بہت سی تعظیم دیکر
سما یارین کا پہنچا عدم سون
اتھے ذکر خدا سے شاہ شاغل
ہوا ہر مستعد سب فوج لیکر
نزان آکر کھڑے رہے تشنہ اسلام
رہے ہو مستعد کر کے مصاف م
کھڑے منگنے لگے شہ کن اجازت
قضا پہنچی اچھے گی تو مرون آج
پڑھے شہ نے پھون انا فتحنا
وظیفے سات کی آیات پڑھتے
ندا اہل من مبارز کا سنا کر
کہے جھ کو سدا حق ہے مدد گار
جہنم کا خورش تکو ہے دریش
کھڑک سون مین اتارونگا بھی سنش

مجلس ششم ۶

پھر ہوئین شہ مولا علی کا
علی سنگلک شہ حق کے ولی کا
نزان زنگی گیا تب وار آکر
لیا وہ وار غازی نے سپر پر
[illegible]

[illegible]

نزان میدانہین جو آوتا تھا
تو جیتا پھر نہین وہ جاؤتا تھا

یزیدی قوم کو بسیار مارے
بہت سے ناقصونکے گھر اجاڑے

ولید دیکھا ہوا تب کام ابتر
موا سہراب اور مرتا ہی لشکر

شتابی سون گیا لشکر ہین مع ذی
دیکھا لڑتا ہے طالب شاہ غازی

چلا درحال آ طالب علی پاس
مقابل آ کھڑا اجہول خناس

جدل کرنے لگے دونو ہو نیست
لگے کرنیکو ہاتان ہر دو زن بست

گیا دو پہر دن جنگ و جدل مین
لتھے فایق دونو اورن ھندل مین

ولید تھا پہلوان بہت زور زور وہ
چلا طالب علی پر دوڑ کر وہ

نپٹ ماندا جدل سے تب علی تھا
ولید اپنے مکانپر تازہ دم تھا

ولید اگر کمر مین ہاتھ ڈالا
ہوئے طالب علی بھی بہت غصا

پکڑا اوسکی کمر کو زور محکم
لگے تب زور کرنے ہر دو باہم

دونونے چھوڑ سواری آ زمین پر
جدلمین تھے پیادے رنگ بھیتر

لگے تب کھینچنے باہم برابر
ہوئے تہدم دونو ملکر غضنفر

ہوئے طالب علی بیکل زبستی
اتھے ماندے نہ تھی کچھ تندرستی

ولید نے زور کر قابو کو پایا
نزان طالب کے تین زانو پہ لایا

اوّلی قوت ستی کر کر شجاعت
کھڑا درحال ہو با استقامت

کئے عمر علی نے تب سوں معلوم
برادر کا کئے تب حال مفہوم

مجلس ششم

مجلس ششم

دیکھے سلطان عالم نے یہ سب حال
حنف شہ نے سو نعرہ حیدری کر
کہ سب آواز سنتے تھے گلو کا
حنف شہ نے دیکھے عمر علی کو
سنے نعرہ جد ہاں شیر نبی کا
گئے تب بھاگ وہ نامرد سارے
پچھاڑے شہ ولید کو جب زمین پر
مثیب قاقا سو شاہ جہلی نے
اٹھائے جب تزنگان سر للکار
ہوا تب ڈھولکا اندھکار اُس دہات
ہزار و نیزہ زاروں مارتے تھے
لگے کٹنے سران دھر سون دھر ادھر
گئے نابود تب بوڈیو نکو بسیار
چلے نالے لہو کے بہت زمین پر
مثیب قاقا دگر عمر علی شاہ
چلے تھے مارتے تھے درد و غم سون
ولید دیکھا کہ پہنچے شیر صفدر

تزنگان سب اٹھائے اور ڈھال
چلے کہتے تھے یا مولا علی کر
سنے تب حکم سب نے وا قتلو اکا
کہ سب گھیرے ہیں ماہ منجلی کو
ہوا دل گھابرا دیکھو سبھی کا
نزاں عمر علی اُس کو پچھاڑے
گیا وین بھاگ تا لشکر کے بھیتر
وہ ظاہر اور بھی عاقل علی نے
ہوا چار و نطرف سے مار و مار
نہیں معلوم ہوتا دن اور رات
کئی یک ناقص اُٹھے سو بھاگتے تھے
کہ جون پڑتے تھے تیتے جھاڑ سون جھڑ
قتل کر کر گئے تب بے شمار
صحن پر خون ہوا سب لہو منے تر
چلے تھے مارتے دونوں ہو ہمراہ
یکایک آ کے پہنچے ہیں علم سون
علم کے پاس آئے مار لشکر

دیکھے گھنشام بھاری کرکے افسوس
بُہت ہیبت پڑی تھی انکے اوپر
ہوا تھا جنگ ایسا حدِ غایت
نہ ان آسودگی پانے کو سرور
غرض چند روز بھی خوشحال تھے وہ
پچھوں عتبہ سوں عبداللہ مل کر
لکھے اسکو کہ ای حشمت کے اختر
ہمارے سوں لڑائی ایک بھاری
کھپا یا پہلوان نامی تھے سردار
ولید اور سعد اور سہراب بلکر
مشیب قاقا دگر عمر علی تھے
یہہ چاروں متفق ہو ملکے باہم
کئے لشکر وہ سب کشتہ ہمارا
اگر چہتا ہے تیرا نام ہو ور
لکھے نامے میں جو کچھ تھا مناسب
کئے نامہ روانہ جلد تر سے
پڑھا نامہ کیا انمام ظالم

گئے بھاگ گئے رہے جا دور دو کوس
نہیں آتے نزان لڑنے کو رن پر
ہوا تھا قتل عالم بے نہایت
رہے مسکن میں اپنے آد لا ور
جدل کے بات فارغ بال تھے وہ
لکھے نامہ یزید کن مشورت کر
اچھو سا یہ تیرا جم سکے سر پر
حنف شہ نے کئے شمشیر کاری
بھی لشکر کئی ہزار اسوار دیے مار
گئے دنیا سنی بیتیوں برابر
بھی طالب اور عاقل مہبلی تھے
پڑے آ ٹوٹ کیتے قتل یکدم
رہے تھوڑے سوا و بکڑے کنارا
شتابی سوں مار دہمنا کو تو کر
گئے مرسول تب دو لو وہ غاصب
کمر ٹوٹی سینہ بھاٹا خبر سے
سپاہی آ رہی تھی منہ پہ سالم

مجلس ششم

لے اپنے ساتھ استقبال آیا
چلا تھا بات ہین فجار بے پیر
شہنشاہ یمن تب فتح پاکر
وہ کھوئے بعد مدت کے کمر کون
رہے دو ہفتہ تب آسودہ خاطر
کہے یاران مجھے ہے شوق غالب
کہے ہیرا کہ ہی یہہ مقصد دل
تلک عمر علی آئے نکل کر
دیکھے تب سعد کو دو جگ کے ولی
چلائے سعد کو سولی پہ دھرنے
چڑہائے سعد کو سولی کے اوپر
تلک جاسوس آیا جلد رفتار
کہا تمکو پناہ ہی مصطفیٰ کا
لے لشکر ساتھ وہ مردان مرد آ
بھی وہ چالیس ہزاران فیل لیکر
بھی عبداللہ اور عتبہ کو لے سات
صبح لگ آکے پہنچیگا ترے کن

شہنشہ کن رحن اسکون چلا یا
خر ہدم اتھا مجہول خنزیر
یزیدی لوگ کو سارے چھپا کر
بزان اُترے تھے آراحت کے گھر کون
گئے تب مشورت یک روز آخر
ہوا ہے دل رسول اللہ کا طالب
قدم دیکھون سعادت کر کے حاصل
سعد کو لائے تب شہ کن پکڑ کر
کہا زودی سے دیو اسکو سولی
چلا دوزخ بھتر لسرام کرنے
دیا سولی وہان شہ کے حکم پر
کہا شہ کو کہ ایشاہ جہاندار
مدد تمکو سدا ہے مرتضیٰ کا
لے آیا ہی یمن پر پانچ لکھ سوار
چلا آتا ہی تم پر ڈیل لے کر
چلا آتا ہی لینے وہ مکافات
کہ ہے نزدیک تیرے سو وہ قوزن

مجلس ششم

بوزن

نبوت کے وہ سب ہین خاندانی
تصدق دل الیس کا بلکہ جان کر

سنا ہوگئین کہ تمنے شاہ غازی
لڑائی کر کیا موذیان کو ماضی

زمین پر سب کیا تھا ہو کا گلشن
کیا سب خاندان کا نام روشن

مدد مجھکو کہ ہے شافیع محشر
چھتر مولا علی کا تیرے سر پر

نہ کرنا غم اپنا کچھ لیکن وسواس
مدد کو تمکو آیا ہون تیرے پاس

ہوئے فارغ گئے جا استراحت
فرش پر جا رہے تھے چند ساعت

حکایت

حکایت بول اپنا دشرف سون
ششم مجلس مین لا شاہ نجف کون

رین کا ہو عمل اتمام سارا
بجا دے صبح کا جگ مین نقارا

یکایک فوج کو مروان لیکر
مقابل شاہ کے آیا سراسر

چلا نبی ین کا دولہ ہو سوار
ہوا خورشید ثانی جب نمودار

لگے بجنے نقارے فتح یابی
دلیران کے گئے دل اضطرابی

کھڑے مروانکی چھاتی پہ آکر
غزا کرنے کون وہ شاہ غضنفر

تلنگ مروان طرف سے ایک اسوار
کھڑا ہو سامنے میدان پہ للکار

بزان یک شخص فوج احمدی سے
نکل میدان مین آیا خودی سے

مشیب قاقا تھا وہ خویش اظہر
کھڑا میدان آیا پیش ہو کر

مجلس ششم

[illegible]

دیکھا مردان موئے تب بہت ہامی | بہت فانی جہانسے وہ حرامی
طبل کر بازگشتی کا جھا جو | رہا اپنے مکان پر جا کے بدخو
لگے تب شہ سرا انکو برادر | شجاعت اور دلیری یاد کر کر
نزان مروان بلایا پہلوانان | بلائے جو تھے سارے جوانان
کہا انکو تمھیں ہیں اہل اشراف | یزید کے سامنے مارتے تھے تم لاف
نہیں کچھ شرم ہیں دیکھا تمکو | سکے نہیں مارنے تم ایک تن کو
تمھاری لاف اور قوتکو دیدہ | تمھیں دیدہ صحیح نہیں بریدہ
کھڑا سنتا اتھا یک مرد فاجر | قوی تھا پہلوان وہ سمین ماہر
اتھا فولاد اسکا نام مشہور | پدر کا در دکان قوتمیں مغرور
کتنیک اسکو نواسے اور فرزند | اتھے فولاد کے قدموں سے پیوند
دلے دہ زور میں شہزور درد تھے | لڑائی کے وہ فنمیں باہنر تھے
قبیلہ بھی اتھا بسیار اسکا | وسیلہ پاس تھا غمخوار اسکا
سنا مروان نہیں وہ بخش گفتار | گیا نزدیک جا کر اُنّے تلوار
کہا مروان کو اے سردار لشکر | حنیفہ طفل مکتب ہے سخن پر
اُسے جیتا پکڑ کر تجھ مقابل | اگر لایا تو کیا ہو مجھکو حاصل
جزا میری مشقت کا سراسر | کہو کیا دیوگے تم مال اور زر
نزان مروان یون سنکر پکارا | منگے جو تو دیوں نہیں تجھکو سارا

مجلس ششم ۶

پھر کر گھوڑا وہ لگا کھینچ لیا
پھرا کر سر اور پر ہاکے زمین پر
نزان مروان نکلی پیار دوسر
کیا موذی نے اور پیروار دوسرا
پیکہ کر گھوڑا وہ اسکو وار مارا
اٹھا ام کلب سے جنت ہیں پیارا
اتھا مومن سپی بھی پہلوان ایک
بہت بیباک و طاقت آپکو دیکھ
کیا بکوار جا فولاد پر دیکھ
سنا فولاد نے بھی اسکو در دیکھ
شہادت پا گئے اسی زور ہم
مشرف قافلہ گھوڑا پیکی شہادت
کیا ہر جوش دریا بیچ غیرت
کیا گھوڑے کا ہاتھ نے فیس خالی
کیا ہمت عزم جا رنگی کر او
لچایا گھوڑی ابد موذی بر

تلک

قلم ہو مجلس ہفتم مین چالاک
چلا علقمہ سے سر پر ڈالتا خاک
شجاعت سون کمر با استقامت
بندھا فضل الٰہی سون ندامت
فلک سے آئینہ نور جھکا درمیت
دکھا نیکو لگا ارض و سموات
گئی تب رات دن نکلا سمان پر
صبح روشن ہوا سب اہل جان پر
کیا تب مستعد مردان تمام فوج
چلا یا شاہ پر دریا کی امواج

مجلس ہفتم

مجلس ہشتم

بروح سید عالم پیمبر
ختم کیا ہان تی صلوات کہکر
ہوئے فارغ کئے جا استراحت
تناول کر بزان الوان نعمت
گیا ہی رات کی پیہر ہوئی سب
نہان مغرب طرف سورج ہوا تب

ٹک بجنے لگے سب پھوں نقارے
کہا جیلوس شہ کو کچھ نہ غم ہے
بزان شہنے سٹے موذی کو لاکر
دیکھا فولاد تب کوئی اپنے اوپر
ہوا پیدا گیا لشکر منے وہ
دئے خلعت انھین مردان کیا شاد
حنف شہ تیغزن ہے سبھین فایق
کہا فولاد یہہ سنکر بچن کو
چہل ہیرے نواسے اور فرزند
کرین تلوار سارے اس سون ملکر
ادھر کرتا تھا یون یہہ بات وہ جز
بزان بیادے ہوئے اشتر سون فی الحال
نین شہ کے چرن پر رکھہ وہ عاقل
زرت شہنے گلے اپنے لگا کر
لگے رونے کو واویلاہ کر کر
حنف شہ کے نین اچھلے فوارے
چلے اشتر کو تب وہ ساتھ لیکر

لگے اڑنے نشانوں کے فرارے
یہہ ابراہیم اشتر کا علم ہے
چلے اشتر کے استقبال اگر
نہین آتا ہے کوئی میدانین چلکر
کھڑا مردان کنے جا سامنے وہ
لگا تعریف سون کرنیکو تب یاد
حریف اسکا تو نین ہے اسکے لایق
کرونگا قتل بین شاہ یمن کو
کہ سب ملکر کرین شہ سون صباح دند
کھپا دین اسکے سب یاران بر دس
ٹک جا کر ملے اشتر سون سرور
پڑے شہ کے چرن پر آکے اپرل
لگے ملنے سعادت کر کے حاصل
بٹھائے پاس اپنے تب بلاکر
لگے کہنے کو واشوقاہ سرور
لگے جھڑنے کو انجوان مثل تارے
رہے آکر بزان اپنے مکان پر

[illegible]

در بیان لعین [illegible]

[illegible]

مجلس ہفتم

مبارک نام تھا دلبند حارث ۔ عدو کے خون کا ہر دم تھا وارث
اسے کہتے تھے حارث ابن اشتر ۔ خدا کے فضل کا تھا سر پہ افسر
نزت حارث ادا کے ساتھ آکر ۔ بجا تسلیم لایا وہ ادب کر
کہے شہ کو کہ ای والیٔ اسلام ۔ اجازت دے بجاؤں جا کے صمصام
کہے شہ نے کہ ای دلبند اختر ۔ رضا لے باپ کا اپنے سراسر
سنا اشتر نے شاہنشہ کا گفتار ۔ کہا شہ کوں کہ ای عالم کے سردار
اگرچہ ہے ہمیرا دلبند حارث ۔ دیے شہ کے قدم سوں تا ہے وارث
کہا شہ کو مبارک تجھ قدم پر ۔ سٹوں حارث کا جیو قربان کر کر
کہا اشتر نے ای شاہ زمانہ ۔ اجازت دے کرو اسکو روانہ
اجازت لے نزان حارث صحن پہ ۔ کھڑا میدان میں مثل غضنفر
زرہ داؤد کا حارث بدن پر ۔ کیا مستور بر قد صنوبر
ہوا وہ باد پا ترکی کا اسوار ۔ کھڑا میدان پر موذیہ للکار
کہا ای احمق و بے عقل و جاہل ۔ شتابی آؤ کوئی میرے مقابل
کرونگا نیست اور نابود سارے ۔ جتنے ہیں پہلوان نامی تمھارے
سنا مروان نے تب بولا ای فولاد ۔ تمھارے سامنے آیا ہے استاد
کہا تب در دگان نے سن ایمردان ۔ نہیں لایق ہمارے ہے یہ نادان
ایتا کہتا ہی توھمنا کو کسد ھات ۔ جدل کرنیکے تیں نہنواد کے سات

نزان جہول حارث پاس آیا
دیکھے حارث کمر پکڑا اپنے مردود
لگے تب زور کرنے ہر دو باہم
نزان فرہاد وہ کرزور دوڑا
کیا حملہ نزان حارث غضنفر
اوچا یا لے معلق سر کے اوپر
پچھاڑا تب پڑا فرہاد دلبا
ترت وین احمدی چہلوس دھایا
نزان فرہاد کو باندھا شتابی
دیکھا فرہاد کا قصہ وہ دیجور
کھڑا دیجور آمیدان پہ فاجر
کیا یک وار حارث پر بکر سون
کیا وین لعد ازان حارث نے یکوار
نزان ہونے لگے وار انپہ وار ان
کھڑے تھے دو طرف لشکر ہو ناظر
کھڑے لڑتے تھے دو نون برابر
دیکھا حارث نے یہ دیجور سمون

یکا یک آکر مین ہاتھ بہایا
کمر اسکا اپین پکڑے نزان زود
وے پکڑے تھے دو نونسے محکم
وے حارث نہ جنبش ہیچ ہورا
لیا فرہاد کو زانو کے اوپر
پچھاڑا زور سون موذی زمین پر
ہوئی تب زندگانی تلخ برپا
چلا فرہاد کے نزدیک آیا
چلا شکر منے کامیابی
ہوا تب تن بن ہجران سون رنجور
قوی تھا پہلوان وہ سخت کافر
اڑائے وار حارث نے ہنر سون
سو ٹالا دار سون دیجور فجار
ہوئے تھے یک گر کے گلکے ہار ان
دو نو مین ہاتھ لئی ہوئے تھے فاخر
ہوا تھا پھر لڑا ای برادر
بہت لڑتا ہے ثابت وہ قدم سون

مجلس ہفتم

مجلس ہفتم

پڑے وہ شیخ نے من بعد مارے
ملایک آفرین کہتے تھے سارے

گیا دنیا ستی افسوس کھا کر
اٹھا فولاد جلدی آہ کر کر

لگا تب دیکھنے اپنے چپ و راس
قبیلے کا نہ باقی کوئی تھا پاس

سٹے حارث نے سارونکو قتل کر
سلک آتش رہی تھی ڈلکے بھیتر

ہوئے حارث کے ہاتھوں سے وہ توزن
گرے تھے خاک میں پنجاہ و پنج تن

دیکھا فولاد نے جب اپنا احوال
سٹا حارث نے سبکو کرکے پامال

لگا غصے سوں ہونٹان چابنے کو
لگا تب کاٹنے وہ منگٹان کو

کیا پوشاک تب اسوار ہو کر
چلا خناس تب حارث کے اوپر

مقابل آکے تب بولا شتابی
کیا نادان نے خانہ خرابی

میرا سب خیل خانہ کرکے تاراج
میرے گھر کو اجاڑا ہے سگل آج

سو میں فولاد ابن دردگان ہوں
سمجھ مجھکو کہ میں رستم زمان ہوں

کروں میں موم سا آہن کو مل کر
کہاں جیتا تو جاویگا نکل کر

سنا یہہ بات جب حارث سخنور
دیا تب جواب اسکو یوں پھر اکر

کہا تو موم سا آہن کرے گا
منم ایسا کیا زودی مریگا

ہے حارث ابن اشتر بھی مرا نام
مدد مولا مجھے ہے صبح ہر شام

قدم سوں اپنے آہن کو گرا کر
مثال موم میں کرتا ہوں اکثر

کیا فولاد نے تب وار آکر
لیا حارث نے وہیں اسکو سپر پر

روانہ ہونا قاصد کا

کیا تب بازگشتی کا لفافہ را — پھر لشکر چلا ہے لیکے سارا
بہت لرزاں تھا کچھ تاب طاقت — اٹھا گرداب میں در ہلاکت
مشیب قاقا زنگ یک ساتھ لیکر — کھڑے حارث کے وہیں آکر برابر
چلے اسوار کر حارث کوں لیکر — پھر لشکر میں لائے شیر صفدر
وہ حارث کو وہ سب ملکر سپاہی — کہتے تھے مرحبا سب مرغ و ماہی
قدم چوما شہنشہ کے ہو دلشاد — لگے کہنے کو سرور آفریں باد
رہا جا کر وہ سب لشکر مکان پر — ہوئے ساکن ہر اک اپنے مکان پر
ہزاراں ہر روز حارث رنگے اوپر — ہزاراں مار تا موذیا نکالا لشکر
ہوئی سب پہلوانوں کی تمامی — کہ تھے مروان کنے جو شخص نامی
یزید کن تب کیا نامے کو مرقوم — کہے تجھ حکم میں ہم ہینگے محکوم
لکھا اوسکو کہ ای دولت کے اختر — مناسب یہ نہ تھا تجھکوں سراسر
کیا ہے ہمسری شیر خدا سوں — حنفؑ شہ ابن حیدرؓ مرتضیٰ سوں
ہوا ہی جنگ بھاری حد سے بیحد — ہی واجب تمکو لکھنا ہیکا اور بد
مدد کرنیکو سلطان زماں کو — لے آیا فوج اشتراب نجف سوں
اُسے ہی ایک فرزند مثل بلبل — جوانی کے جو ہے گلشن کا وہ پھل
درخشاں منہ ہے جوں ماہ مبیں — عمر کو اوسکی ہیگا چودہواں سن
مبارک نام اُسکا ہیگا حارث — شجاعت ساتھ ہے قوت کا وارث

مجلس ہفتم

مجلس ہفتم

یزید سون یون کہا کر اپنا دلشاد
ہمارے ساتھہ دے لشکر تو افزود
ہمین لاتے ہین جا سب کو پکڑ کر
یزید اسبات پر کر اپنا دل شاد
منگایا بعد ازان خلعت لواد
بھی اونکے ساتھہ دے ایک لاکھہ اسوار
چلے تھے ساتھہ لشکر لیکے فجّار
یہہ تینیون پہلوان یکروز یکرات
رضا لیکر چلے تھے بدگہر سون
لے آداب سون تسلیم کر کر
دے ہمنا اب رضا جانیکو ین پر
تماشا اب ہمارا دیکھو چل آج
پکڑ جتنے ہمین لاوین دلیران
اتھا مروان اپس جاگے سون فاخر
لیا لشکر کو جب ہودہ لنے رفتار
تلک اینر خبر شاہ جہان کن
خبر سن مصطفیٰ کا وہ پیارا

ہمین تینون ہین تیرے پاس صیاد
کہ تا حاصل کرین تجھہ دلکا مقصود
نسنگ فرزند علی کے قید کر کر
کہا اونکو ہزاران آفرین باد
دیا اونکو کیا تب جمع خاطر
شتابی سون چلا یا کر کے رہوار
اجل کے نام سے ہونے گرفتار
چلے تھے شاہ سون لینے مکافات
لے آ یکبیک مروان خر سون
کہے محکوم ہین تیرے حکم پر
جدل کرنیکو جاوین اب صحن پر
حنف شہ کے کرین لشکر کو تاراج
جتے ہین ابن حیدر خاص شیران
کیا ہمت نکل ڈیرے سون باہر
اجل سون کر کے لوگان کو گرفتار
کیا ہی قصد مروان زنکا قوزن
ہوا تیار اور لشکر سنوارا

محمد مصطفیٰ تجھکو سلامت
پڑھینگے اور کرین مونہ دنیا کو غارت
پڑھے انا فتحنا اور سکے دم
بندھے تب پردل سلطان عالم
نزان نے یک کمان و پنج پیران
روانہ شہ کے وہ تیر پران
مدد تجھکو ہو دے مولا علی ہی
ارکھے اپنا مبارک ہاتھ سر پر
نزان قاقا نے سرور کو بلاکر
تماشا دیکھ ای ہادی دارین
رضا دیکر اُسے ممتاز کونین

مجلس ہفتم

مؤدب ہو کہا ای قبلہ حاجات
سبھو نے کر کے پوری اپنی باری
ہوئی حارث کی بھی اتمام نوبت
حسینؑ ابن رسول اللہ کی خاطر
پدر نے جب پسر سے یہہ سنا حال
نزان لے ساتھ اپنے نیک اختر
مشیب قاقا کہے ایشاہ کونین
اُسے ممتاز کرنا اب رضا سون
سنے سرور نے انکا گفتگو سب
کہ ہی کم سن بچا یہہ خورد سالہ
ہنین پھر آج دن لگ گین ہوا یون
میرا قاقا شجاعت مین ہی بے بدل
کئے سرور نے یونکر در فشانی
برادر سب میرا اور خویش و فرزند
سعادت کر کے حاصل تجھ قدم سے
جہان سے ابن حیدر دو نو خورشید
مبارک دست اپنا سر کے اوپر

رضا مطلوب ہے ہمے لینے مکافات
اپنا پہنچی ہی اب نوبت ہماری
میرے بہی آج اس نوبت مین دولت
تصدق مین کرونگا آپنا سر
چلا لینے رضا شہ پاس فی الحال
کھڑے ہو شہ کئے تسلیم کر کر
رضا منگتا ہی جانے نور عینین
یہہ راضی ہی مصیبت او نقصان سو
تعجب سے کہے ہو خندہ بر لب
میرا پیارا کہ ہی جیو کا جیوالہ
بچا کم سن کا لڑکا بھیجنا کیون
فدا جیو کو کیا ہے تجھ قدم پر
مشیب قاقا کہے سن شاہ گیانی
مبارک تجھ قدم پر جیو سے پیوند
شہادت پا کے جم جاوین عدم سے
سدھا رسب ہمین ہے قطع امید
میرے قاقا کے رکھ ایشاہ صفدر

مجلس ہفتم

ترت ڈالا کمر مین ہاتھ آکر
سو قاقا نے پکڑ زنگی کی زنجیر
بزان مولا علی کون یاد کر کر
اٹھا دل مین کہ سر اوپر پھرانا
ولیکن وہ بہت سنگین اتھا حجر
خورد سالہ بچا تھا نو برس کا
غرض ہر حال پٹکے تب زمین پر
اٹھا جلدی ستی بدکار فجار
ہنرمندی سون قاقا دار کو بال
پٹ غصے مین آکر دست چالاک
بزان شہزادا آیا ہی زمین پر
پکڑ بازو مبارک شاہ صفدر
نلک امید اسکے دل مین باقی
دیکھے فرصت سو قاقا نے خنجر کا
چلائے زور سون تب خنجر صاف
گرائے کوہ سا دوزخ مین فاجر
برادر کا دیکھا سہاب ماتم

لگا تب کھینچنے کو زور کر کر
لگے تب کھینچنے کو دونون نخچیر
اچایا تب معلق سر کے اوپر
زمین پر بعد ازان خر کو گرانا
گویا تھا فیل جثہ وہ ستمگر
اتھا گل نو دمیدہ زنگ و رس کا
اٹھا وہ نحس زور دی زور کر کر
کیا قاقا کے اوپر تین تب وار
کرئے فاجر کے رد وار و نکو درحال
اڑایا پاؤن گھوڑے کے وہ ناپاک
سو دوڑا زور زنگی بہت ہوس کر
اتھا دلمین گرانا تب زمین پر
پیالہ موت کا پہنچاے ساقی
شجاعت سون کمر مین اسکے تلوار
کمر مین سے نکالے بہار از ناف
ملایک آفرین کہتے تھے آخر
ہوا بہت دلمین اسکے درد و غم

لگا ہو نیکو تب دونو منہ زور
پڑا ان بھیتر دونو نے بی شور
سو قاقا نے سنان کو زور کر کر
لگا کھینچ تب دونو کے اوپر
شتابی گھبرا اٹھ کر کھڑا ہو
نہایت زور سے پٹکو چھوڑا دہ
دونو بازو پکڑ قاقا کے مجبون
گرایا تب زمین پر باغضب ہو
اٹھا قابو سے چھاتی کے اوپر
چڑھے قاقا کے وہ منحوس آکر
تلک چھاتی کے اوپر لات مارا
زمین اوپر سنان کو جلد پاکر
دیکھے چپا پڑا گردن زمین پر
چڑھے قاقا شتابی چھاتی پر
سنان ہو گھبرا چھاتی کے بھیتر
او مارا ہاتھ دو قاقا کے اوپر
اٹھے قاقا بزانو بیچ گھبرا
سنان وحشت سون اٹھ بیٹھی کھڑا ہو

مجلس ہفتم

سنان جلدی زمین سون اٹھ کر
لگا تب دیکھنے قاقا طرف پھر
لگا سلطان عالم اشتر صفدر
کھڑے جلدی سون اس میدان اندر
سنان دیکھا ہوا سے اٹھ کر
کیا تب تھا سنان لے قاقا کو اپنے

کہے مولا علیؑ اور یا علیؓ کر — چلائے تیر حسب المدعا پر
لگا سہاب کی آ پشت اوپر — گرا اوندہا ہو موذی تب زمین پر
سرا در راد رپسون مل صبح و شام — گیا روضہ بھبیر کرنے کو آرام
ملایک دیکھکر یہہ حال سارا — کئے تب آفرین کا سب پکارا
دیکھا سہاب سے زنگی کو فانی — ہوا بہرام جل آتش کے ثانی
اٹھا تیزی کو آیا تب مقابل — کھڑا ہو شاہزادے کن وہ جاہل
چلایا وار دوسرا گرم ہو کر — سو قاقا نے اسے بھی زود رد کر
غصے مین آکے پھینکا گرز فاجر — ہنر مندی سون قاقا ٹال آخر
پڑا جا کر زمین پر گرز بدکار — اٹھانے کون گیا بدکار فجار
بھوڑ کر گرز لاگا تب اٹھانے — تلک قاقا نے مارا ہی کمر مین
ہوا دو ٹک برابر گر زمین پر — ملایک آفرین بولے سما پر
گیا تب دوزخی دوزخ کے بھیتر — ہوا میدان خالی ای برادر
سنان غصے مینے ہو کر کے کالا — کہا افسوس ہے یہہ خورد سالا
لگا آنیکو بہت دھر کر شجاعت — تر دستے چلا دھر استقامت
یکا یک آکے قاقا کے مقابل — بلا او پر بلا ہوتا تھا نازل
دکھو آ تیج وہ دیوث بنیاد — کمر بین ہاتھ ڈالا ہو کے دلشاد
فراست مین انھے قاقا خرد منم — سو پکڑے اسکا زودی جا کمر بند

سبھی یکبار حملہ کرکے جانا
اٹھا یکبار گھوڑے اپنے بھانا

سنا مردان سنانکی یون زبانی
کہا کرتا ہون فردا یونچہ جانی

بزان خلعت دیا اسکو ہوکر شاد
نکالا دل ستی وحشت کا بنیاد

کہا فردا کرینگے یونچہ دلبر
پراگندہ کیا سب کون سراسر

گئی تب مشورت مین رین زائل
جہانمین صبح کا آیا تھا عامل

ہوئے تب مستعد وہ دونو لشکر
کھڑے ہے آکے دونو معرکے پر

بزان عبداللہ اور عتبہ دونو مل
سنجیدہ کرکے لشکر اپنا یکدل

یزیدی سب اٹھے یکبار مل کر
کھڑے میدانمین لڑنے جگہہ پر

تلک سلطان عالم شاہ غازی
لے ہمرہ اپنے یاران اور تازی

مسیب قاقا چلے یک سمت رو کر
چلے عمر علی دوجے طرف پر

چلے سلطان ابراہیم اشتر
یزیدان پر کیا جون باد صرصر

ہوا حملہ دونون لشکر کا یکبار
پڑا سب جگمین غوغا مار اور مار

خنفشہ تب چلے تھے ایک رخ پر
ہوا تھا قہر تب روئے زمین پر

بزان عمر علی عاقل علی مل
چلے طالب علی تینون ہو یکدل

پڑے جا مار کر فیلان کے اوپر
لگے تب کاٹنے فیلانکو یکدھر

مسیب قاقا پسر کو ساتھ لیکر
پڑے جا عتبہ عبداللہ اوپر

لئے حارث نے تب اشتر کو ہمراہ
سنان پر تب چلے تھے شاہ دلخواہ

مجلس ہفتم

تلک عمر علی فیلان کے اوپر
کھڑا تھا ہاتھ مین صمصام صفدر
کھڑے کے ہاتھ مین اور مارتا تھا
یکس پر ایک فیلان پارتا تھا
اتھا وہ شیر حیدر کی اولاد
لگا فیلان کی کرنے بیخ بنیاد

مجلس ہفتم

بزان شہ کو دکھا شداد ثانی
کھڑا ایک مرد کرتا دھول دھانی

منور شکل مین ہی پاک صورت
نہین یکذرہ ہی دلپر کدورت

لے اپنے ساتھ تب ہاتھیونکا دنگل
چلا لے ساتھ مردان مست منگل

چلا ہاتھیونکو لیکر ساتھ آیا
لے فیلان تب مقابل شہ کے آیا

ہوا فیلان سنی تب تنگ میدان
کھڑا عمر علی تھا شیر یزدان

جدا طالب علی ہوا ز برادر
رہا تھا ہو کے حیران بکر جن پر

کھڑے عمر علی فیلان بھرتے
خدا کی یاد مین مشغول دل تھے

پھنسے حلقے مین جا ہاتھیونکے صف
نہین تھی راہ جانے انکو باہر

لگے نیزے چلانے شاہ ہر جند
قضا کا اسکے پاؤنسون کھلا بند

ولے قدرت خدا کا دیکھ اسرار
کہ ہاتھی کوئی نہ ہوتا پلٹنے رستا

کہ تھا مرد انکا ہاتھی بہت بیارا
وہ زیادہ مست اور سب سے نیارا

قبائے خود دیا اس فیلبان کو
کیا جلدی سون جا کر اسپہ بہانو

تدہان عمر علی شاہ غضنفر
ترنگ کون چھوڑ کے اترے زمین پر

تلک وہ فیل مست آیا شتابی
پنٹ بیخود تھا وہ اضطرابی

سنا خرطوم تب شہ کو پکڑنے
چلایا ہاتھ تب عمر علی نے

لٹے تلوار مین اسکو قتل کر
رہا حیران ہو مردان جل کر

لگا افسوس کرنے ہائے پر ہائے
پچھوڑ دا اسکو ہر گز وائے صد وائے

کہ جب سون مین نہین دیکھا برادر
خدا بوجھے نہ جانون کیا ہے انپر

سنے سلطان عالم ہوکے خاموش
گئے تب ہوش اپنا سب فراموش

فتحمندی ستی جو دل اتھا باغ
ہوا تسپر برادر کا بڑا داغ

کہا یارو بڑا افسوس ہم پر
خدا بوجھے ہے کیا عمر علی پر

نہین معلوم وہ دل کا پیارا
شہادت پاکے دنیا سون سدھارا

ویا قید حیاتی مین ہے خورسند
یزیدون کے پڑا ہے جاکے دربند

بزان یک سوار مومن سامنے آ
کہا ای مخزن اسرار مولا

یزیدان مالکے سب عمر علی کون
پکڑ کر لیگئے جگ کے ولی کون

کمندان تہین تھے شہ کے سراسر
چلے نے فیل پر اسوار کرکر

یزیدی کرکے حلقہ ہوکے دلشاد
چلے تھے لیکے وہ سب بخس بنیاد

دیکھا محزون تھا شاہ کرامات
دسا مجھہ تب قیامت کا وو عرصات

سنے یہہ ماجرا شاہ یمن جب
گئے رو رو نین خالی ہے سب

کہے شہ نے سنو دل کے مقاصد
نہین پرکھنے کے جتیا اسکون جاسد

رہے اس فکر مین دلگیر ہوکر
تلک یک سوار نکلا جلد آکر

لباس سبز مین مستور تھا وہ
فراست مین بہت معمور تھا وہ

بھی دیکھے رنگ اسکا سانولا تھا
بزرگی کا عجب سیر برکا تھا

کھڑا آ سامنے تسلیم کرکر
بہت آداب سون تعظیم کرکر

مجلس ہفتم

[illegible]

کیا افسوس شہ نے در فشانی | کہا سن ماجرا ای یار جانی
کیا دیر درسن لیا جدل یار | ہوا جنگ عظیمہ سخت خونخوار
کیا لشکر کو سارے زیر و بالا | بہا تب معرکہ مین لہو کا نالا
ہوا اس جنگ مین غائب برادر | مرا عمر علی وہ ابن حیدر
نہ جانون کیا کئے ہین پاک تن پر | ستم مین یا فرح مین ہین برادر
پریشان دل ہوا ہے اس بدل بہت | نہین بہاتا ہے مجھکو کل سے کچھ بہت
کہا ارقش نے ای شاہ کرامت | نہ لا تو اپنے دلمین کچھ کدورت
خوشی سون دلکو رکھ ماہ منور | ملاتا ہون تجھے لاکر برادر
سناؤن تجھ کرم سون انکی کھلبل | خوشی سون غم کرونگا دلکا زائل
منگایا بعد ازان الوان نعمت | کھلایا شاہ کو بہت کرکے منت
تناول اوسکی خاطر شاہ کونین | کئے کچھ شاد دلکو تب ہوا چین
چلا زود ہی رضا سرور کا لیکر | یزید و نہین ہوا پیوست جاکر
پھر آکر اپنا کسوت وہ ہنرمند | لعینون سے کیا تھا جاکے پیوند
سو عبداللہ کو دیکھا ہیگا اسوار | بھی عتبہ لئی ہوا ہے دلمین ہشیار
کھڑا ہیگا وہ لشکر فوج در فوج | چلا ہی خلق دیکھن موج در موج
بلند جاگا یہ جا سولی کھڑا کر | طنابان کھینچکر باندھے تھے اوپر
نزان مردان آ جھول ناپاک | بلایا پہلوانان جو تھے چالاک

مجلس ہفتم

عدوِ خاندان ہے بار ہم سے
کہا ہرگز عدو نہیں ہاں ہون غمخوار
لیجاتا ہون تجھے نزد برادر
خبرداری اسکی رکھہ ہوشیار
چلونگا مین جدہان پرواز کر کر
سنے جب یہہ سخن فرحت کا باہم
چلا وہ سامنے مروانکے آیا
بزان بولا کہ مروان حکم پاؤن
کہا مروان زودی پاس دلبر
کہا عالم کون زودی دور کرنا
ہوا تب حکم صادر خاص و عام
دیکھا سب خلق نکلا یک رحن کو
دیکھا ارقش ہوا تب رہ کشادہ
لگا سولی کے اطراف پھرنے
ہمین لشکر کا اپنے یہہ جفاکار
کہا عتبہ تعجب یہہ تو اچہی
تلک ارقش نے مارا ہانک کر زور

اٹھایا ہے مجھے تو کیون ستم سے
نہ کر یک لحظہ تو اب ہیچ گفتار
شہنشاہِ ہمین ہادی رہبر
کرونگا مین جدہان بہت تجکو گرفتار
ہمیں سر کے تو رہ گیسو پکڑ کر
کئے تب شکر مولا کا وہ ہر دم
کھڑا رہ لیکے شیطانکو دکھایا
لیجا سولی کے اوپر اس چڑہاؤن
شتابی سے چڑہا اب دیر مت کر
کہ تا دیکھے برادر اسکا مرنا
ہوئے تھے سامنے سے دور بڑ کام
دیکھا ارقش صفا نادر صحن کو
ہوئی فرحت بزان دلبر زیادہ
لگے عمر علی کے ہین جھڑنے
خدا بوجھے کہا نکا ہے ستمگار
نہیں معلوم کیا سر آلہ تھا
کہا مروانکو ای خناس اور چور

مجلس ہفتم

سبب

سبب سے مصطفےٰ اور مرتضیٰ کے
سبب روح پاک فاطمہ رضؓ کے

اپنی عاقبت مین نے سنوارا
تمہارا کر دیا ہون کام پورا

اجازت گرز بالے تیری پاؤن
خدا کی رہ اپر یہہ سب لٹاؤن

فقیران سب جمع یکبار کر کر
تصدق سب کیا راہِ خدا پر

تلک جلوس آیا پاؤ کے ناد
گلے ارقش کو لاکر ہوئے دلشاد

ملے دونون جد ہان آگر برابر
بجا لائے خدا کا شکر اکثر

تلک قاصد تو اپیدا ہوا ایک
تو ہی آکر لگا کہنے خبر نیک

کھڑا آداب سون کر شہ کو تسلیم
کیا تجھہ حکم مین ہی ہفت اقلیم

سنو ایک لاکھ بھیجا ہے سواران
پیادہ اسمین ہین اسی ہزاران

دگر بھیجا ہے فیلان سہین ہشتاد
یزید نے اب کیا مردانکو امداد

کہے شہ نے خدا کو ہے مددگار
یزید کے پاس بھی لشکر ہے بسیار

تلک آرات کا پہنچا سما یا
یزید و نبر نیٹ مشکل ہو آیا

نزان احمد بھی ارقش دونو لشکر
کہے شہ کو کہ ای شیر غضنفر

کہے شہ کو تو آیا ہے لشکر
مدد مردان کی بھیجا یزید خر

رہے ہین آ او نزدیک ٹھار اوپر
سنگل گھوڑے وُہ فیلان ساتھ لیکر

تبسم شہ نے یہہ سنکر کیے تب
تعجب سے ہلائے ہین دونو لب

کہے تم دو جنے تشخون کر گیون
ہزاروں سون نمقین دونو لڑے کیون

مجلس ہفتم

رہین اتنے مین آپہنچی سراسر | پڑے سے جا خاکین سب نیند لیکر
رہین اس فکر مین کرچاک جامہ | سورج نکلا لہو کا لے عمامہ

اپنا محمود کرزودی سے انجام
لڑائی کا شتابی کر تو ارقام

اسوار ہونا مروان کا واسطے جنگ کے

ہوا اسوار مروان لیکے لشکر | چلے عتبہ سون عبداللہ مل کر
حنیفہ شاہ کو پہنچی خبر یہہ | چلا آتا ہے مروان گور خر یہہ
لباس جنگ مین منتور ہوکر | ہوئے اسوار سب لشکر کو لیکر
نقارہ کو چکا سردر بجا کر | کھڑے لڑنے کی جاگا آکے ریز
مقابل جب ہوئے موذیکے قاتل | یزیدی تھے بڑے شرمندہ جاہل
سنو لشکر اتھا مروانکا سب | جمع مروان کیا تھا مردو مرکب
اٹھے لکھ سات اور اسی ہزاران | کہ تھے مروان کنے اسی سواران
پیادے بھی اٹھے نو لاکھ اس سات | ہزاران ساتھ تھے فیلان عرصات
سگان سارے دیکھو ملکر کھڑے تھے | دنبالے شیر نر کے سب پڑے تھے
نزاران یکبار وہ شاہ جہاندار | اٹھایا فوج اپنا کرکے یلغار
اٹھے سب تیغ زن ہو برق تمثال | پڑا مروان کے لشکر پہ فی الحال

مجلس ہفتم

مجلس ہفتم

یزید سوں آپسر جلدی ملے تھے / سعادت وصل سوں حاصل کیے تھے
مشیب قاقانے عتبہ پاس جاکر / ملایا جلد غازی نے ہنر کر
کہے کیوں بیجیا کرتا فراری / ہیے دوزخکو تیرے بن بیقراری
پھراتا ہوں تجھے جاتا ہے تو کہاں / مرے توں ہاتھ کا اضرب یہاں
کیے یک دار نعرہ حیدری مار / دو ٹکڑے کرسٹے ہیں اسکو اسٹھار
بزان اشتر نے عبداللہ کو کر آہ / کہے جاتا ہی کہاں ای نفر اللہ
جہنم کو بازو دیسے پھر کر / قطع امید اب جینے کا تو کر
ولے عبداللہ تھا قوتیں فایق / یزیدی فوج میں تھا او جہ لایق
پھر اٹشکر او پر نیزہ پکڑ کر / سٹا نیزہ بلند آواز کر کر
لیا نیزہ یکو اشتر نے سپر پر / گیا یکوار عبداللہ کے اوپر
گرا زودی زمیں پر چھوڑ تازی / ترت پہنچا ہے حارث آگے غازی
کیا جب قصد گھوڑے کے قدم پر / قلم کرتا ہے یک صورت کے اوپر
کیا یکوار حارث آگے زودی / جہنم میں گرایا نامرادی
رکھا گھوڑے کا اپنے دلمنے داغ / گیا پرواز کر دوزخ منے زاغ
شہنشہ سوں ملے عمر علی تب / ملے طالب علی عاقل علی جب
اٹھا فیلاں طرف ساروں کا جھونپر / چلے تھے لہو کے نالے اس زمیں پر
ہوا عتبہ او عبداللہ فانی / ہوئے سردار دونو ڈھول ڈھانی

تون کر موقوف اب شہ کی حکایت
بیان کر جلد مروان کی شکایت

حکایت شکست پانا مروان نے اور بھاگنا اسکا

فراری کرکے مروان نحس مردار
شکستہ ہوکے بھاگا تھا وہ فجار
چلا ہر روز منزل قطع کر کر
یزید کن جا ملا منحوس بدتر
کیا احوال سب ظاہر جدل کا
کہا تب ماجرا سب رن کھنڈل کا
کہا سن بادشاہ بخت آور
اچھو جم داب تیرا سب ملک پر
کیا دعوی تون اب شومی نڈر سون
دو جگ کے پہلوان شیر نر سون
ہوئی ایسی لڑائی سخت ہم ساتھ
یقین سمجھو قیامت کا تھا وہ ساتھ
ہوا چار و نظر فنون سخت مارا
ملا سب خاک مین لشکر ہمارا
مددتر کان گئے آ شاہ دین کو
حسین ابن علی کے جانشین کو
کئی غارت ہماری فوج ساری
نہ تیران و شمشیران سے بھاری
مجھے طاقت نہین لڑنیکا اس سات
نہین ہر چند مین کرنیکا یہہ بات
یزید یہہ بات سنکر ہوکے خاموش
کمر ٹوٹی لہو کھانے لگا جوش
سیاہی تب پڑی تھی اسکے منہہ پر
گویا پاپوش مارے تھے دسن بر
درونا جل گیا سوز جگر سون
بیٹھا رونا تھا وہ درد و غم سون

مجلس ہفتم

بزان سلطان حبش گن کرکے مرقوم	روانہ کرکے نامہ سر طرف شوم

روانہ ہونا قاصد کا

چلے نامے کو قاصد ہات لیکر
اٹیا صلوات کہہ لے استراحت
ارے محمود درست مو ذیکا گفتار
لجا سرور کو اب روضہ کے بھیتر
ختم کر یہان سے تو اور بول صلوات

چلے چارون طرف رہوار ہوکر
سعادت کر تون حاصل با فراغت
شہنشاہی کو الُف کر تو اظہار
سعادت سرمدی کا ہے سراسر
بروح سید ارض و سموات

مجلس ہشتم

سنو شبدیز کلک جلد رفتار
گلان نادر شجاعت کے چمن سون
سراسر مجلس ہشتم کے بھیتر
دیکھو صانع کی تم صنعت نظر کر
مصیبت سے انہا جو ہونے ہارا
کیا سرور کو اس غم ساتھ رنجور
شہنشاہ ولایت ابن حیدر

ہوا چوگان ہین کاغذ کے رہوار
چلا ہے ہاتھ لے دُرّ عدن سون
چلا لے وار فے روضے کے اندر
نہین حکمت سے خالی ہے سراسر
ہوا حسنین پردہ امر سارا
لیجا روضے مین کیتا دلکو مسرور
چلے جام ظفر کو نوش کر کر

مجلس ہشتم

حنیفہ نے کئے دلسون زیارت
حبیب خالق یکتائے داور
زادل تھے وُہ لایق چھڑلوا کر
الھون کی قبر پر تن کو فدا کر
لگے کہنے کو ای ساقی کوثر
کہ تم حسنین کو چھوڑ دئے دنیا مین
یزیدی بیحیا مفسد جفا کار
زہر سے شہ حسنؑ کو کرکے رنجور
بھی زین العابدین اور سب حرم کو
سبب اسکے ہوا ہون بہت دُکھی ہین
عدو تجھہ خاندان کا ہے یزیدی
ہزاران شکر اُسدن مین کرون گا
نبوت کے چمن کے سرو رفتار
عدو خاندان کا یہہ کہان تھا
اتھا وُہ کہان علیؑ کے گھر کا دشمن
نواسیکو تیرے کر زخم سون چور
حسینا کے سبب سے بہت اندھارا

منور روضہ ختم الرسالت
رسول کردگار پاک جبار
شہنشاہِ رسالت ماہ افلاک
فدا کر جیو میرا مصطفی پر
کہو حسنین کہان ہے وہ برادر
کہ تمسے وہ اتھے امن و امان مین
عدو خاندان وہ سخت فجار
حسینؑ شہ کو کیا زخمون ستی چور
ظلم سے تب لیجا کر قید سب کو
فضل سے اپنے کر مجھکو سکھی تین
میرے ہاتھون سے فانی ہو وزودی
قدم اوپر تمھارے سیہہ ملون گا
اُکھاڑا ظلم سون بد کیش فجار
کہان ہو ذی تمھاری آل کا تھا
کیا صحرائے کربل جیسے گلشن
ظلم سے تب کیا یانبکو مستور
مجھے ظلمات ہے اب جگمین سارا

مجلس ہشتم

رہے تھے ماں بھی دو در چلے ہیں
ازل سے تھے تمہارے قرۃ العین

انھوں نے اپنی نوبت کو بجا کر
ملے تم سے رہے جنت میں جا کر

رہے تم پانچ تن یکبارگی جا مل
مرے سر پر پڑے جنجال مشکل

مجھے بھی کربلا کی تم زمیں پر
شہادت کا پلاؤ جام بھر کر

نہیں تو وہ زندگی مجھ تھی دنیا
اٹھاؤ جلد میرے دل سوں کینا

میرا اس عرض ای خاتون مادر
کرامت کا تمہارے سر پہ چادر

تمہارا ہی دعا حق کن اجابت
کیا ہے تمکو حق شافع امت

حسینا کی سنا ہیں جانفشانی
ہوئی تب مجھ کو بھاری زندگانی

اگرچہ چند روز وہ رہتے جہاں میں
خدا کے لطف سوں امن و اماں میں

وصیت کر ہمن کو شیر صفدر
چلے جاتے بقا کو کوچ کر کر

مجھے تھی فکر ہر دم رات اور دن
خبر معلوم نیں ہووے خدا بن

یزیدی بیحیائی کر کے حیلہ
فنا کیتا وہ سب میرا قبیلہ

بسایا جب حسینا کربلا کوں
ہزاراں درد اور جور و جفا سوں

کہ جیسوں نیں ہے میرے دل کو آرام
نہیں معلوم ہوتا صبح اور شام

مرا دل درد و غم سے اب ہوا چور
ابلتے ہیں نیں سے غم کے سمندر

جیالی سے رکھا ہی مجکوں مادر
رہا ہوں اس مصیبت بیچ اگر

ادب سےاں فاطمہ کے ہو قدمبوس
لگے کہنے قبر سوں کر کے افسوس

مجلس ہشتم

لگا رونے کو عالم کر پکارا — اٹھا مسجد منے تب نور سارا
لگے ان ساتھ رونے شاہ غازی — ولے تقدیر سوں تھے خلق راضی
غرض وہ وقت نیں محشر سوں نہ کم — کھڑے رونے اٹھے سلطان عالم
جماعت سوں سگل تھی آہ و زاری — اتھی سارونکے دل پر بیقراری
وصیت کرکے سب یارانکو سرور — پڑھے فاتحہ بزرگان وہ ابن حیدر
اکابر تھے مدینہ کے رہنہار — لگے شہ ساتھ تب کرنے کو گفتار
پس از سبط پیمبر تا بہ اینار وز — سنے یہہ مدح تمسے ہمنے جانسوز
مدینے میں کیتک دن آپ سرور — رہے تھے کرسکونت شیر صفدر
مدینے میں اسکے عاملان سب — بٹھائے جا بجا کر کاملان سب
عجب بکرات تھی راتا نیں محمود — ستارے ساتھ لیکر چاند مسعود
عجب چندنی مصفا تھی دل آرا — خف شہ نے وہ سب مجلس سنوارا
بیٹھے کرتے اتھے ذکر محمدؐ — اتھا حمد و ثنا سارونکا مقصد
ولے قہوہ پلاتا تھا وہ ساقی — نہیں کسکو ذرا کہتا تھا باقی
اٹھا الحال نادر جن کا آواز — قصیدہ بولتے تھے نغمہ پرداز
مدح میں دل اتھے سارونکے مایل — نبیؐ کی یاد میں سارے تھے شاغل
شہنشہ ابن حیدر ہو فراغت — کئے بستر کے اوپر استراحت
نین تب نیند میں مخمور ہوکر — رہے جا فرش پر مستور ہوکر

مجلس ششم

امام الوقت شاہ ابنِ حیدر
چلا لشکر دکھو سلطان دین کا
دمشق کی طرف وہ شاہ غضنفر
چلا تب رو برو دم کوچ کرکر
چلے لینے کا ملکا فاصلہ برادر
عدو کی طرف ایہ تازی کا لگا کر
چلا تب مدعی پر اپنا تازی
روانہ کرکے لشکر شاہ غازی
چلا تب خود نکل کر مدعی پر
وصیت کر کے شبیر کسکا اوپر

اول لشکر شاہ ابن حیدر کا
مسیب قا قا چلے تھے با شجاعت
چلو ہن اُٹھ کے سب لوگ دلدار
اٹھے چالیس ہزار اسوار خونخوار
پرے ہو کر کے سب عدو کا سیج فانی
حسین ابن رسول اللہ کے جانی
چلے بعد اوس کے شاہان صفدر
برابر تیس ہزار اسوار لشکر

مجلس ششم

[illegible]

بنیؐ کی قبر کا جا کر زیارت
خدا بوجھے کہ پھر قبر منوّر
چلے سرور خواصان لیکے ہمراہ
لے مصحف ہاتھ ہین تب ابنِ حیدر
فصاحت ساتھ پڑھتے شاہ مقبول
خدا شاہد ہے میرا انکا برادر
کہ ہین یا محمد حنیفہ شیر صفدر
یزید کے سر اُپر صمصام کو جھاڑ
سنا آواز جب سرور نے دھر گوش
حنفیہ نعرہ پر آہ کیسے
حنیفہ بعد ازاں در ہوش آکر
اٹھائے بعد ازاں غنچہ یمن سر
یزید اپر ال تب سلطان عالم
گئے اس روز ہین پھر کر سکونت
کہے خوش ہو کے رہو سب خاص و عام
مدینے کا عمارت جو ہے نادر
اسے کرنا شتابی سوں مرمت

چلو جا کر کرین حاصل سعادت
دیکھو نگا یا نہیں میرا برادر
ہوئے داخل بزاں روضہ ہین ناگاہ
لگے پڑھنے کو خوش الحان ہو کر
اٹھے تربت اُپر فردوس کے پھول
ندا آیا قبر سوں شاہ دین پر
مقرر ہے تو سلطان ابنِ حیدر
یزید کی بیخ اور بنیاد سب کاڑ
لگا کھانیکو تب دریائے غم جوش
اپسکوں قبر او پر وار دیتے
دئے سجدہ بزاں اللہ کہکر
پڑھے فاتحہ ہوئے روضے کے باہر
چلے تب دل ہوا سارونکا باہم
بلائے سب اکابر کر حکومت
ہمن سے ان لیو سب سوں اسلام
شکستہ ہر جگہہ پر ہوئے ظاہر
کہ تا رونق ہین آوے سب عمارت

[illegible]

[illegible]

مجلس ہشتم

لگے کہنے کو سرور مدعا سب
فرشتے بولتے تھے مرحبا جب

چلے جب شہر سون عالم کے سرتاج
لگے رونیکو سارے شاہ کے باج

چلے کونین کے والی غمناک
عدو کے سر ابر تب ڈالنے خاک

دیکھو جاتے تھے سرور انس و جانکے
لرزتے تھے جگر ارض و سماکے

چلے تب روضۂ پرنور کو چھوڑ
مدینے کے وہ سب عالم سے دل توڑ

بزان ترکان چلے لے ہاتھہ صمصام
ترک اسوار اشہب لیچلے عام

تیر اندازان چلے ناوک کو لے ساتھ
لڑائی کا چلے اسباب لے ساتھ

سپہ یک لاکھہ تھے اور دس ہزاران
چلے تھے بعد ازان سارے سواران

چلے تھے بعد ازان یکرنگ ہو سوار
عدو کے حق مین یا تھے قاتل وہ خونخوار

چلے منزل بمنزل شاہ غمخوار
نیر پیکن پوچھتے تھے ہیچ اخبار

چلا اس آن لشکر وائے گیانی
بلا یک راہ مین جنگل نورانی

شعاع وہان نور کا دیکھے ہین زائد
کہے دل سے کہ یہہ کربل ہے شاید

پوچھے شہنے کہ یہہ جنگل نورانی
کہو کیا نام اسکا اور نشانی

کہے سب نے کہ اے سلطان رہبر
برادر جو تیرے ابن پیمبر

بہت محنت سے کرکے جانفشانی
ہوئے ہین یہان اسمکا ہر دیکھہ فانی

اسی کو کربلا کہتے ہین سارے
یہان خاتون کے فانی گوشوارے

سنے جب کربلا کا نام سرور
کئے نعرہ جلا دل مثل اخگر

لگا شہ ساتھ کرنے بات قاصد
یزیدی بیجا کی رشت ہے چال
ہزار اسوار وہ ہر روز بھیج
لکھا ہے وہ مدد کرنے اپن کو
فرنگی اور رومی کو ملایا
ملایا بہت لشکر جملہ اسوار
کہ ہیں یک لاکھ باقی جملہ حاضر

لگا کہنے کو مخفی کے مقاصد
سدا وہ بیٹھنا ہے تخت اوپر
کرے پیدا خزانے کو دکھا کر
کیا مرسول قاصد چو طرف کو
دیگر زنگی و حبشی کو بلایا
قلم سے لاکھ پندرا ہینگے تیار
کیا ہی دھوم سے تیار فاجر

حاضر ہونا قاصد کا

شہنشاہ بائیں تھے اس سوں شاغل
بجالایا وہ سب تسلیم آداب
پوچھے شہ نے مکان تیرا کہاں ہے
کہا ہیں روم سوں آیا ہوں قاصد
کہے تب شاہ نے کر دُرفشانی
اُسے کیا ملک اور لشکر ہے بولو
کہا ہیں پانچ لکھ اسوار دیگر
کمند انداز رومی ہیں سواران

تلک آیا دگر قاصد مقابل
کہا جم تاج تیرا اسب اپر داب
ہمارے سوں کہو کیا مدعا ہے
وہاں کے ہیر سے تیں پوچھو مقاصد
وہاں کا شاہ کیا کرتا ہے گیانی
بیان سارا مفصل ہم سے کھولو
الف چالیس بھی ہیں اسکے اوپر
شجاعت میں کہ ہیں نامی دلیران

مجلس ہشتم ٦

[illegible]

سنے شہ نے خبر چارون طرف کا | لکھا بھایان طرف غنچہ دہن کا
کہا یاران نہیں ہے وقت دشوار | خدا ہے حال مین ہووے مددگار
سخن کا درسنے شمشیر زن جب | ہوا ہر ان سبھون کا عقل و فن سب
مشیب قاقا کہتے تھے با شجاعت | سنو دلبند مولا یہہ حکایت
مجھے گر حکم سون ہو سرفرازی | فرنگی سون کرون جا تیغ بازی
کہے صد آفرین تجھ ہوش او پر | ظفر کا جام جا اب نوش تو کر
اٹھے عمر علی تب کر کے تسلیم | پسر شاہ ولایت ہفت اقلیم
کہے شہ نے اگر مجھ ہوا جازت | کرون یکپل مین سب رومی کو غارت
کہے ہین تو بچہ انکے سر کا والی | کریگا تو وہ سب لشکر کو خالی
کھڑے اشتر بزان آکر ادب سون | ہلا یا فکر کر اپنے لب کون
حکم زنگی کے حق مین ہووے صادر | جہا لنے سب کرون معدوم فاجر
اجازت دیکے کر اب مجھکو آزاد | اکھاڑون جگ سے انکا بیخ و بنیاد
اٹھے طوغان بعد از انکے موغان | کھڑے آ شاہ کن باصدق و ایمان
کہے گر امر ہووے شاہ گیانی | کرین حبشی کی جا کر دھول دھانی
نفر مولا علیؑ کے ہم ہین کمتر | کرین موذی کو پنہان خاک بھیتر
کہے جاؤ بھتین چارون رجن پر | یہان ہم ہین یزید کے سر اوپر
چلے چارون طرف چارون دلاور | بیکس تھے ایک خالق شیر صفدر

[illegible]

مجلس ہشتم

اٹھے فرزند انکے اور برادر
سبھی تھے پہلوان اور زور آور
اٹھے پنجاہ و پنج نامور حرامی
قوی و تن تھے جادو نامی
یزیدی کے پاس جا کر بیٹھا ...
[illegible]

[illegible]

شتابی بول بیر اکیا نسب ہے
تیرا کیونام کیا اور کیا لقب ہے
کیا شہ کو کہ ای جلاد بیکین
سو آسا منے وہ دشمن دین
[illegible]

کہا اسکو توں جا امیدا ئین در حال — شتابی ہاتھ لے شمشیر اور ڈھال
کھڑا امیدا ئین تب بلقیا آ — مقابل شاہ کے اور دوزخی جا
تلک لشکر سے شہ کے بھی جوان ایک — کھڑا امیدا ئین اس شوم کو دیکھ
کیا جا نیچہ اس اپرال بکوار — ولے اوسکو رکھا وہ بلقیا مار
بہت اس بلقیا لے کی شجاعت — جوانان چہل تن پائے شہادت
حنیف شہ دیکھ کر یہہ حال سارا — اُڑا غصے کی آتش کا شرارا
علی اکبر لو بولے ای برادر — دیکھو میرا تماشا تم نظر کر
اپسکے ٹھار پر اُنکو کھڑا کر — اپین اگر کھڑے میدان اوپر
ترت آنیچہ وہ شاہ جہاندار — کیا ناپاک نے شہ کے اُپر وار
شہنشہ نے ہنر مندسوں نا ٹالے — پکڑ اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے
معلق زین سوں سرور اچا کر — زمین اپرال مارے تب ٹھنگر
مغز تب کان کی رہ سوں نکل بہار — گیا دوزخ میں وہ دوزخ کا انگار
دیکھا تب بلقیا حال برادر — کلیجا جل گیا سینے کے اندر
کیا تب پہلوان دیگر کو مرسول — اُٹھا ناپاک وہ ابلیس مجہول
اجل سے باورا ہو کر وہ مردا — سٹا سرور کے اوپر گرز کو مار
پکڑ وین گرز اُسکا شہ نے لے وین — سٹا وین مار کر اُس گرز سوں وین
انکھیاں اور کانسے جاری ہوا دم — پڑا گھوڑے ستی وہ ہو کے بے دم

مجلس ہشتم

[illegible]

مجلس ہشتم ۸

کہا مردان نے سہی کیا ابھی سون — انگین دیکھیگا تو اسکے لہو کون
نقارہ بازگشتی کا کرایا — وہ سب لشکر اپسکا نپ پھرایا
رہے سرور اپسکے آمکان پر — رین ساری رہے وہ شیر صفدر
گئی سب رین آیا تب اجالا — یزیدی بھی سیا ہو کر اتا لا
چلایا فوج کون تیار کر کر — اپن بیٹھا محل کے در اوپر
نزان مردان شتابی کھولکر در — نکالا بہار اپنا سارا لشکر
اتھا یک پہلوان زنگی قوی حال — اسے کہتے تھے سارے نام خلخال
یزید کے پاس وہ خلخال آکر — او چایا پان تب لئی لاف کر کر
لیا لشکر وہ سب اپنے برابر — کھڑا لڑنے کی جاگا آکے زیر پر
حنیف شہ فوجکون سنگات لیکر — کھڑے رہے آکے جلدی حرکر پر
کھڑا خلخال وارث ہو حسن کا — گرز لے ہتھ مین اد سات من کا

مقابل ہونا دونون لشکر کا

کہا شہ کون نکل اب بہار آنا — میرے بھی ہتھ کا یکوار کھانا
سنے شہ نے جدہان یہہ بات دہر کان — اٹھے جلدی ستی پکڑے ہین میدان
کیا فی الفور شہ نے گرز کون کاڑ — سٹے یکیضر ہین خلخال کون مار
بھی دیگر پہلوان آیا قوی تر — اتھا وہ مست جون مردار بدتر

اگرچہ کوئی آتا تھا مقابل
یقیں اس ضرب سوں ہوتا تھا گھایل
کریں یک ضرب سوں ہاتھی کو مسمار
[illegible]

مجلس ہشتم

ہوئی ساری نکل کر رن آخر
نکل سورج گگن پر ہوکے ظاہر

زمیں پر سب لگا پھر نیکوں عالم
لگے ملنے یکس سے ایک باہم

یزید آ برج پر بیٹھا ہو اندر
نکالا بھار سب قلعہ سوں لشکر

نکالا بہت سا لشکر وہ جاہل
کھڑا میدان میں کینا مقابل

وہ سب اسوار چودہ لاکھ مجہول
کیا سلطان دیں پر تب وہ مرسول

شہنشہ ساتھ سب فوج یکدل
ہزار ہشتاد تھے مرد مکمل

حنیف شہ آکھڑے میدان بھیتر
پڑا سب زلزلہ ارض وسما پر

علی اکبر کو بولے ای برادر
کھڑے رہو تم ذرہ میری جگہہ پر

ایسی ہیں کوئی اپیں ہرگز نہ بھوتو
بغیر از حکم میرے کوئی نہ اوٹھو

پچھیں وہ ابن حیدر شاہ کونین
چلے سلطان برادر ہر دو حسنین

ترنگ اپنا اٹھا کر شیر صفدر
پڑے چودہ لکھوں میں جا غضنفر

لگے تب مارنے ایکسیہ ایکڈال
کلنگان پر دیکھو شہ ہنیگے اپرال

عدو کے سنگ لگا لڑنے کو غازی
لگا کرنے کو نادر تیغ بازی

علی اکبر پس کا فوج ہے سب
عدو کی فوج میں جا کر پڑے تب

پڑا عسکر میں جا لشکر ہو بیتاب
لگے سب مارنے کو لوگ اصحاب

لگے تب مارنے کوں دیکھ ہو ذی
لگے سب قتل کرنے ملکے غازی

کریں جنکی کمر میں وار تلوار
پڑے یکوار میں دو ٹک ہو مسمار

[illegible]

ہوا وہ روز آخر جب گذر کر — گئی شب بھی نکل سورج سما پر

تخت پر آکے بیٹھا نحس مردار — بلایا سب وزیران اور سردار

ملے آکر سبھی ارکان دولت — کھڑے آداب سوں تھے در حکومت

کہا دیو روز تم سرور کے اوپر — کئے حملہ نہ تھے غالب اُنھوں پر

اتیا چھتا ہوں نہیں تم ساتھ لڑنے — لڑائی سخت بھی جیتا ہوں کرنے

وزیران سر زمین پر دھر کے غاصب — کہے تجھکو یہی سارا یہہ مناسب

ہمیں ہیں تیرے حکم میں منسلک ہیں — ہمن کو تجھہ امر سے سرکشی ہیں

کہا باقی کیتے ہیں آج تیار — شتابی لا کہو میرے سوں اخبار

کہا مردان نے یک لاکھ پرال — کہ ہیں ایسی ہزاران کوہ تمثال

کہا مروان کو ہی میرا دلاور — کہ سب فیلان کو اب تو مستعد کر

کہ سب فیلان و لشکر ساتھ لیکر — لڑونگا شاہ دین سے میں سراسر

دیکھو کسدھت سوں کرتا ہوں نہیں جنگ — حنیفہ دیکھکر سودہ ہیگا تب دنگ

کرو نہیں قید لا فیلان کے بھیر — ستاؤنگا کمندان اوسکے اوپر

اسے اس قید سوں عاجز کرونگا — دیکھو یک پل میں جیتا دھر لونگا

وزیروں نے کہے یہہ بات مرغوب — بہت نادر کہ ہے یہہ مصلحت خوب

بلا حاضر کیا سب پہلوان کون — اتھے جو شہر میں دیگر مکان سون

اتھا مردار زنگی ایک فاجر — اُسے تھا نام القا بہت ناسز

مجلس ششم

مقابل آکے ہو مقاتل سی وہ

علی

علی اکبر بزان مولا علی کا	اٹھا اسوار او خلف دلی کا
کھڑا شہ کن رہا او آ برابر	مکلل تھا ترنگ زیور کے بھیتر
کہا شہ کو رضا دے مجھکو اب وہ د	عدو کو مار اب کرتا ہون نابود
کہے مولا علی تجھکو مدد گار	نہین کسکا چلے تیرے اپر وار
کو دا تیزی کھڑے بلقا مقابل	بزان تب نام سون بلقا ہو سایل
پسر ہین حیدر کرار کا ہون	جگر گوشہ علی شہسوار کا ہون
علی اکبر میرا ہی نام ظاہر	ترا کہہ نام زودی مجھسون فاجر
میرا ہے نام بلقا جگمین مشہور	کہ ہون مین پہلوانان بیچ مشہور
نہین تجھہ مارنا لازم ہے مجھکو	لیجاتا ہون یزید کے پاس تجھکو
بزان یون بولکر نزدیک آیا	کمر مین شاہ کے ہکوار بھایا
علی اکبر شجاعت مین اٹھے اور	کمر زنگی کی وین جلدی پکڑ کر
کیا حملہ بہا لے نین مردار	اوچالے کو لگا کر زور خونخوار
ولے دیکھا نہین ہلتا ہے ذرا	نہین وہ زین سے ہلتا ہے ذرا
بزان بلقا کمر کو چھوڑ فی الحال	اٹھا قابو منے وہ شہ کے در حال
علی اکبر بزان کر کر فراست	اٹھائے زین سون وہ پا کے فرصت
کیا تب زور بلقا نے پکڑ کر	اٹھا خواہش اٹھانا سر کا اوپر
اچائے زور کر سنگین وہ مردار	اٹھا وہ کوہ کے مانند گرانبار

کھڑا تھا ... جلدی ... ہو کر
چشم بزان مشتاق ہو کر
کیا جلدی سے جا تورن سے اوپر
حقیقی اسکا تھا دیگر برادر
نہ جم مین رہا ہو جا ودانی
دیکھا الغا برادر ہوئے فانی
ہوا وہ دھول مین جلدی سے سمار
کیا تب بعد ازان یک گرز کا وار
زمین مین ہو گئی وہ گرد ہو کر
پچھاڑے تب زمین پر اسے مار

کیا تب گمر کا تکوار زودی
ولے خالی گیا تب دست گیری
پکڑ کر اس گرز کو بھی چھین لیکر
پھر الکار مین اس سر کے اوپر
سر اسکا اس کا پایا وہ جا سد
نہ جم مین بسا وہ جا کے منفد
کیا الغا کا سارا جسم فانی
شہنشاہ عرب سلطان گیانی

مجلس ہشتم ٨

[illegible]

مجلس ہشتم

کہا مجھکو سپر کا نہین پناہ ہی | نظر رحمت کا تیری مجھہ پناہ ہی
کیا نکوار القاشہ کے اوپر | لئے اسکو شہنشہ نے سپر پر
ہوا اس گرز کا آواز یونکر | گویا ٹوٹا سما روئے زمین پر
کہے ای پاک اور بیعیب ستار | برادر را تو خود محفوظ میدار
سنے افواج وہ دونون شہنشاہ | ہوئے حیران تب وہ لعین ناگاہ
سلامت رکھہ میرے بہائیونکو یارب | اٹہے عرش پر تہین وا رب اب
سپر پر آ لگا وہ وار کاری | پڑی نینون شہنشہ کے اندہاری
نپٹ قوت سے مارا گرز بہاری | ہوا ہر بال سے بہی آ جاری
ولے وہ شیر نر با استقامت | سنبہالے تہے اسکو با شجاعت
نزان شہ نے لے اپنے گرز کو ہات | سٹے القا کے اوپر یون سہات
تر دسون کیا خالی وہ صد حیف | نکالا کہینچکر وہ بعد ازان سیف
علی اکبر نزان قمقام لیکر | کہڑے میدان مین صمصام لیکر
نزان گہوڑیکے پاؤن کاٹ سر رو | پیادہ ہو رہا موذی زمین پر
نپٹ غصے مین آکر سبہی وہ | پکڑ شہکے لیا تب بازوان دو
اچانیکو لگا قوت سے ہر بار | ولے ذرہ ہلے نہین وہ جہاندار
علی اکبر اٹہے صلب علی سے | اٹہے قوت مین وارث ہیبلی سے
شجاعت سے چلا یا پیٹ تل ہات | اٹہائے یا علی کہکر کے آفات

قلم

بزان وہ سات لکھہ اسوار لیکر
کیا ات لشکر کوں اپنے وو دیتار
سنا جب چغلتی وہ گرم اخبار
مشیب قاقا چلا آتا ہے ہشیار
کہا قاصد فرنگی کو خبردار
ہزاران پر روے تھا ایک بھاری
پٹھی فوج شہ کی کم وہ ساری
کرین خون عدو سے وہ زمین پر
دلیر مین ہر یک تھے وہ دلاور

کھڑا ہر پیم سے اپنے برادر
لگے تب دیکھنے عسکر کوں لشکر
مشیب قاقا فرنگی دل چلا کر [illegible]
کھڑے صف باندھ کر وہ پہلوانان
شجاعت کا دریا ہر یک پہ آتا
کھڑے دشمن مقابل ہوکے خونخوار
لہو سون لگے تب کھڑکی تو بین
لگے دشمن مقابل بات بولین

قلم کا ہاتھ ہے شمشیر کاری
چلے تھے جو طرف دلبند دلدار
مشیب قاقا فرنگی پر ہو اسوار
چلا وہ قطع کرتا بہت منزل
چلے ہر روز وہ منزل قطع کر
رہے یک روز آ اکٹھا راو پر
کہا آکر فرنگی سلطنت سات
اسے سب چغلتی کہتا ہے لشکر
کہ ہے سب سات لکھہ اسوار اسکن
چلا ہے منزلاں وہ قطع کر کر
مشیب قاقا نے قاصد سون جنہار
سلاح اور ربکتران وہ پہن دلبند
چلے اسوار لے چالیس ہزاران
نقارے باجتے وہ لیچلے تھے
سنایا اور خالو کون بجا کر
ہر ایک تھے وہ غضنفر خون آشام
عدو کے حق مین تھے قاتل سگل وہ

عدو کے لہو سون کر ندیاں کو جاری
چمک ہو دیکا کرنے ہیبت مسمار
چلا تھا وہ بہت ہے تیز رفتار
وے حاضر قدم سون شہ کے تھا دل
شجاعت مین اتھا وہ شیر صفدر
خبر قاصد نے بولا نزد آ کر
بڑا ہی راہ مین وہ آکے بدذات
ہے دیگر مغلتی اس کا برادر
دیگر بیادے کہ ہین بسیار قزان
مدد کرنے کپتین ع ذیکو وو خر
اٹھے جلدی کئے لشکر کو تیار
چلے لڑنے سبھی اپنی کمر بند
عدو کے سر اپر جون تیغ باران
فرنگی جس مکان پر سب ملے تھے
مشیب قاقا چلے تھے اس عدو پر
چلے یکطرف سے سارے سرانجام
سمجھتے تھے عدو کے لہو سون تر وہ

مجلس ہشتم

کہے اسے چغلتی فرنگی یا بدکار
کھڑا رہ سامنے مرد و ستم کار
عزور کی سلطنت سو لوا تو بہ صاحب
یہیں آ لے ہیں ابتی سو کہاں جب
شہنشاہ ولایت ابن حیدر
ہمنکو آج بھی ہیں پیغمبر [illegible]

کہ اس ملک میں ہیں قدم ہو [illegible]

اتھا

انھا کو نین کے شافیکا امداد
نزان وہ مغلتی جو پہلوان تھا
قوی قوت منے تھا زور آور
نزان وہ مغلتی کہہ جغلتی کن
کہا وہ جغلتی در حال جا تون
قضا سٹ دیدہ بینا پہ سرپوش
کیا تب مغلتی آواز رن مین
جسے ہو موت پیاری آ جکے روز
سنے کنے کا جب آواز شیران
تلک قاقا مشیب اوجز خور دسالہ
بجا تسلیم اور آداب کر کر
کہا گر حکم سون ہو سرفرازی
مشیب قاقا سنے دلبند سون گفتار
عمر تیرا ابھی نہ سال گیا نی
مجھے معلوم ہے یہہ مغلتی ہی
کرے ہر روز پنجہ پہلوان سنگ
اسے معلوم ہی ہر روز اسدہا

محمد مصطفےٰ جو سرو آزاد
نہ ثانی او سکے کوئی دیگر جون تھا
ہر اک فن مین اتھا تیار وہ حز
حکم دینا دکھاؤ تمین ہنر فن
مشیب قاقا کے تین جیتا چہ لو لائین
گنوایا عقل کو ہو سب فراموش
تمھین سب آئے ہین اپنے مرنکن
مرنے ہاتھ سون یکضرب جانسوز
لگے ہین تب پہکنے سب دلیران
مشیب پر کیا اپنے حوالہ
کہا تب باپ کو ہادی رہبر
ہوا ہی دل میرا اڑنیکو راضی
کہے ای نور چشم نیک اطوار
ابھی منہہ پر نہین ریحان جوانی
بہت قوتمین خالق لعنتی ہی
دیکھو کشتی سنی کرتا ہے وہ جنگ
اکھاڑے لحظے مین ہاتھی کے وہ دانت

مجلس ہشتم

نشانہ جب مغلتی نے صاف بدبیر
لگا تب مارنے وار ان وہ خونریز
کیا چالیس پیاپے وار فاجر
کیا قاقا مشیب نے ...
زمین اوپر گرا وہ ...
نزان چھپتا اٹھا ...

مشیب قاقا کے دلبند کون بلایا
ہوا پیدا وہ طاقت دوڑ کر آیا نہ ٹھہر
دیکھا وہ جغلتی حال برادر
ہوا قاقا کے آگے جون بلا وہ
دیکھو وہ مغلتی کیسا دلاور
نبی اور مرتضےٰ کے جس پہ ہاتھا
تماشگر دین پیمان کیا تھا
ستی دین گرز دو سر ایسا پھر
دلاور شاہزادہ ہو نہ وہ گرم

سو وہ آئینچہ مار امشت سر پر — اندھاری آئی اسکے نین بھیتر
نین بین لحظہ اک اندکار تھا وہ — ولے اپنی جگہہ ہشیار تھا وہ
ہزاران قاقا مشیب دیکھا ہنر کر — کمند کر واز ڈالے جغلتی پر
کمند گلمین پڑی تب بہت ہو گھات — سٹا تب کاٹکر مقراض کے سات
کہا وہ جغلتی لشکر کو آؤ — تہ رنگان اپنے سب جلدی اٹھاؤ
ہوئے اہل فرنگ جب مرکب انگیز — چلا لشکر سبھی یکبار ہو خیز
مشیب قاقا ادھر سے ہو گرم تر — چلے چالیس ہزار اسوار لیکر
پڑے جاکر فرنگیان بین وہ غازی — لگے مونڈیا لینے کرنے تیغ بازی
لگے تب مارنیکون حرب اندیش — فرنگی سوار جو آتا تھا پیش
فرنگی کاٹ کر پاڑے ڈھگاران — زمین سے خونکے چلتے تھے ہاران
لگے تب مارنیکو حیدری ہات — زمین اوپر ہوا تھا کل لہو سات
مشیب قاقا نہایت گرم ہوکر — سو پہنچے جغلتی کے پاس آکر
کہا تب جغلتی کون ای ستمگر — کہان جاتا ہی تو اب دسیہ کر
تلک قاقا مشیب آئے مقابل — کہا اس مدعی کا مین ہون قاتل
ہزاران سون دکھو وہ کر کے فانی — کیا لشکر کو سارے نیست گیانی
کئے تب جغلتی پر وار صفدر — رکھا اس وار مین دو ٹکڑ برابر
دیکھے فانی ہوا سلطان فرنگ — لگے سب بھاگنے وہان چھوڑ کر جنگ

مجلس ہشتم ۸

مجلس ہشتم

کہے سونپا تجھے ہین نے خدا کون
کھڑا وہ تیغ زن جا کر مقابل
کہا خاقان نے مجھسون راز کھولو
کہے شہ مین پسر مردان علی کا
علی اکبر ہمر اسم غضنفر
کہا خاقان تجھے ہین نہین بلایا
بلایا تھا تیرے سلطان کو آج
علی اکبر نے سنکر اس بچن کون
کہے تو کون ناکتا ہے مجھ بول
اچھے تو کون ہے ولد الحرامی
حنیف شہ پاکدامن دیدہ صاف
پسر مولا علی سلطان نجف ہے
اتیا مجھ ہاتھ کا یک ضرب تو کھا
سنا خاقان جدھان یہہ قول سا
پھرا گرز کون وہ نحس بدکار
علی اکبر دیکھو دانائے عاقل
لگا تب وار آ گھوڑے کے اوپر

محمد مصطفی اور مرتضی کون
ہزاروں کا تھا وہ ایک قاتل
تمھارا اسم کیا ہے مجھسے بولو
وہ داماد نبی حق کے ولی کا
یقین ہین ہون حنیفا کا برادر
عبث تون سامنے مرنےکو آیا
تجھے آنیکو کیون آتی نہین لاج
کہے غصے ستی اس کشت زن کون
بیان اس راز کا مخفی وہ سب کھول
تیرے پر کیون چھڑے ہین پسر دانی
اسے معلوم ہے اشراف و اجلاف
فضیلت مین اسے سارا شرف ہے
پیچھے تون نام لے شبر نبی کا
پنٹ غصے سے اگر گرز مارا
دیا قوت ستی وہ پھینک فجار
شکم نیچے ہوئے گھوڑے کے داخل
ہوا گھوڑا دیکھو شہ کا سراسر

کہاں جاتا ہے تو مفسد ستمگر　　میرے اب ہاتھ سے جیتا نکلکر
ہوا لاچار تب خاقان مجہول　　لگا تب ڈالنے کو سر اپر دھول
تلک اتنے میں آقا قا دلاور　　کیا تب وار یک خاقا نکے اوپر
گرا وو ٹک برابر ہو زمین پر　　پڑا سب شور اس لشکر کے بھیتر
یزید نے دیکھکر یہہ حال خاقان　　لگا تب پھوڑنے چھاتی وہ شیطان
کہا مردانکو کر لشکر کو واپس　　نپٹ لشکر ہے حیران جنگ کر بس
طبل کر بازگشتی کا وہ فجار　　پھر لشکر دگر بارے سلی ار
دیکھے شہ نے نکل گئے سب جدلسون　　چلے تب فتح کے ٹھوکے طبل کون
رہے اپنے مکان پر شاہ مسعود　　اٹھے لنئی استراحت بیچ انتود
مشیب قاقا کے تین وہ شیر صفدر　　سرانے کو لگے تعریف کر کر
بزان ہر روز آگر معرکے پر　　یزید کے ساتھ وہ لڑتے تھے سرور
ارے محمود اب شہ کی رضا لے　　خبر عمر علی کون زود لا دے
گلستان شجاعت کا تو دو پھول　　جوانمردی کی باتاں کل سے تو بول
دیکھو عمر علی شہ کے برادر　　چلے تھے روم کے لشکر کے اوپر
چلے عمر علی شہ سون رضا لے　　اپکی فوجکو زودی نکالے
چلے پڑھ آیۃ نصر من اللہ　　کہ سب لشکر کو لیکر اپنے ہمراہ
چلے منزل بمنزل شاہ گیانی　　مقابل کوئی ہوا نہیں وہ ثانی

مجلس ہشتم

دمشق کی راہ لے کر با شجاعت
چلے سب منزلان کو قطع کرتے
سو آنزدیک اترے یک مکا پر
اٹھے اس روز شہ جنگ و جدل مین
اتھا یک پہلوان حبشی سیہ فام
برادر ہور سہ صد اسوار لیکر
حنیف شہ ساتھ ہو دی جر مین تھا
دیکھو اس روز کے لڑنے مین یکبار
علی اکبر ہوئے اس روز گھایل
مشیب فاقا نہایت ہو کے بے دم
تلک لشکر ہوا ناگاہ پیدا
دیکھے کیا شیر غازی صحن پر
بہت زودی سون آکر وہ برادر
کہے تمکو مبارک فتح سرور
نزان لیکر رضا شہ کی وہ عاقل
کیا یکوار قیلو آکے فی الحال
لیا اوسکی کمر زودی پکڑ کر
چلے کرنے کون حاصل سعادت
چلے شوق شہادت دل مین بھرتے
رکھا یک میل کا بھی فرق لا کر
خدا شاہد پڑے تھے ان کھندل مین
اُسے قیوک کر تھا زشت تر نام
لگے تب کاٹنے وہ شاہ صفدر
یزید آ محل اوپر دیکھتا تھا
شہنشاہ کا گرا ہے تین ہو سوار
قراری دلکو انکے نہین تھی یک تل
ہوئے تھے ماندگی سے سست یکدم
ہوئے عمر علی شہ تب ہویدا
کھڑا ہے گرم ہو موذیانکے سر پر
اخی کے آپڑے قدمونکے اوپر
ظفر کا جام آیا نوش کر کر
کھڑا امیدا نمین ہو کر مقابل
کیا عاقل علی نے وار پامال
اٹھائے اور لئے آپکے سر پر

مجلس ہشتم ۸

روانہ ہونا لشکر کا

[illegible]
کھڑا رہ گیا تب زنگی حرامی
دیکھا اشتر ہے ثابت ہو قدم وہ
غالب شیر صفدر
بلا کا یا قضا کا بان تھا وہ
تھا حارث مگر طوفان تھا وہ
عدو کے خون سے بھی چشم مجنونہ
[illegible]

کہا تینتیس ہزار اسوارے سات
چلا آتا ہے اشتر ہو کے آفات

ہو ویگا تجھ کون جایل بات بھیز
کریگا لہو سنی سارا زمین سر

سنا یہہ بات جب سردار بد کا
اٹھا لے سات اپنا فوج اسوار

اتھا بھی نام اوس کا دیکھ بہرام
چلا لشکر کو لے اپنے سیہ فام

اتھے ہشتاد اسکو خویش و فرزند
گئے تھے جان و دل اسکا تہہ ہو بند

کھڑے صف باندھکر وہ فوج مرادار
کھڑے رہے مستعد ہو کر وہ فجار

کھڑے اشتر سو باندھے صف برابر
مقابل آکے موذی کے وہ صفدر

وہ سب خونریز تھے مردان دلاور
دیکھے تب یکبیک زنگی کا لشکر

کھڑا بہرام تب میدان میں آکر
سگ بیدم اچھلتا تھا صحن پر

تلک حارث نکل میدان میں آیا
کھڑا بہرام کے وہ سامنے جا

کیا حارث کے اوپر وار بہرام
دفع اسکو کیا حارث گل اندام

نزان یکوار کر بہرام اوپر
گرا وہ نحس فاجر تب زمین پر

تلک چہتا تھا وہ اٹھنے کو جاہل
ہوا چیلوس احمد اسکو جاہل

کیا یکوار تب جمقار کون کاڑ
رکھا زنگبار کے سردار کو مار

دیکھا سردار کا تب حال زنگی
اٹھائے سب تن زنگان ہو دو رنگی

لڑے یکبہر دن شہ سات مل کر
بغیر سردار کے مجہول لشکر

ولے اشتر سو فایق وہ سپاہی
گویا فرش صحن پر وہ قمر ہی

مجلس ہشتم ۸

[illegible]

مجلس ہشتم ۸

بلایا پاس اپنے قیس خرکون | کیا تب حکم لاؤ اب خمر کون
صراحی لا کے تب ساقی خمر کا | بھرا پیالہ تبدھان الماس زر کا
یزید نے ہاتھ مین پیالیکو لیکر | پلایا اُسکو شیرین بات کر کر
منگایا خلعتان جو بیش قیمت | دیا تب قیس کو کر دل مین فرحت
طبق بھر جوہر و یاقوت لا کر | دیا تب قیس کو خوشحال کر کر
برابر اسکے بھی لشکر دیا لی | کیا قلعہ ستی باہر نہ بون شمع
یزید بیٹھا تھا آ محل اوپر | کھڑا میدان مین تب قیس آکر
کھڑے صف باندھ تب شاہ دلاور | سپہ سالار تھے وہ ابن حیدرؓ
کھڑے تب قیس آ میدان بھیتر | زمین سے پاؤن تھے اسمان لگ سر
کہا آؤ میرے پر تم دلاور | جسے ہو موت پیاری اس مکا پر
کھڑے شہ سامنے عمر علی تھے | رضا میدان مین جانیکو منگے تھے
کہے شہ لے کہ ای شیر خدا تون | مجھے میدان مین جانیدے رضا تون
کہے جا کر غزا تون شیر صفدر | بلا یہہ آتشی کا دفع تون کر
قدم چوما بزران وہ شاہ اشراف | کدایا تب ترنگ میدانکے اطراف
کیا تب قیس نے آواز شہ پر | لگا وہ وار آ گھوڑے کے اوپر
ترنگ کون چھوڑ کر وہ شاہزادہ | زمین پر رہ کھڑا ہو کر پیادہ
لگے دونون بھیتر تب وار ہونے | دلیران تب لگے تھے ہوش کھونے

زمین پر تب پڑا وہ کھاکے زحمت — فرشتے نے کیا تب جیو کو غارت

پڑا لنیا زمین پر تاڑ سا وہ — کھڑا میدان میں تب پہاڑ سا وہ

گیا جب قیس ہو دوزخ منے جم — قبیلے کو ہوا اسکے بہت غم

اٹھے حارث کے سارے پاس فاجر — لگے سب نہاٹ کر جانیکو حاضر

یزید نے دیکھکر جب قیس کا حال — کہا لشکر پھراؤ زود فی الحال

امیروان بازگشتی کا طبل ٹھوک — پھرا میدان سے اپنے دو کر لوگ

ہوا تب بازگشتی کا نقارا — پھرا لشکر چلا تب خلق سارا

پھرے سارے یزیدی معرکے سون — شہنشہ آئے تب اپنے مکانکون

سرانیکون لگے اشتر کو کئی بہانت — لگے تعریف کرنے انکی کئی دہانت

سدا اسد ہانت سے ہر روز جاکر — شہنشہ ہو عدو پر فتح یاور

اپنا محمود کر جلد سون سامان
شتابی سون ملا طوغان دموغان

حکایت دو بھائی طوغان دموغان کی

گلستان شجاعت کھول گل گل — ثنا خوانی میں ہو مانند بلبل

حکایت بول طوغان کا سراسر — دگر موغان کہ تھا اسکا برادر

دونون جبشیو نکے اوپر لیکھر کول — چلے اللہ لفضل یا لیثا بول

مجلس ششم

[illegible]

قضائے آسمان پہنچی سراسر | یکایک آپڑا انکا لشکر
پڑے ترکان وہ تب حبشی کے بھیتر | لگے تب مارنے سبکو کھنڈ لکر
اٹھے ہو تند ہیں و پیچ کر ڈھار | سلائے تا قیامت لگ وہ خونخوار
لگے تب گھیرنے صیاد ہو کر | لگے تب کاٹنے جلاد ہو کر
ہو عزرائیل وہاں آ وقف ہزار | ہوئی تھی ماندگی اُسپر نمودار
اٹھا مولا علی کا اونکو امداد | تھا قوت مرتضی سوں انکو امداد
گئے حبشی کے تب سردار کو ٹھا | نزاں دو حصے لشکر کو سٹے مار
رہیں جا دن نکل تب آشکارا | موا حبشی دگر لشکر بھی سارا
موا لشکر سو دو حصے برابر | لگا تب بھاگنے باقی کا لشکر
رہے باقی وہ سب وہ ٹھک ٹھٹے تھے | سو ترکان پیچھے لگ کر کاٹتے تھے
چلا املاک انکا سب لٹا کر | دگر خانہ خرابی انکی کر کر
کئے سب کام پورا شہ دلاور | چلے شہ کی طرف کا رخ پکڑ کر
چلے قطع منزل رات اور دن | نہ کیئں یک لمحہ وہ ہوتے تھے ساکن
دمشق کے آگے وہ طرف بھیتر | رہے تھے ایک شہ سوں دو وہ آکر
نزاں دین روز دیگر نابکاران | کھڑے میدان میں آکر سواران
یزید نے فوج کر مرسول بسیار | نکالا کوٹ سے باہر وہ فجار
کیا سلطان دین پر سب روانہ | شہنشاہ ابن حیدر تھا یگانہ

مجلس ششم

[illegible]

کیا موقوف جب جنگ و جدل کو
[illegible]
گیا

گیا تب لشکر پھرا سارا نکل کر	پھرے تب بعد کے سوں شہ صفدر
موئے ہوذی ہزاران ہو گھایل	جو تھے باقی ہے ہو در قلعہ داخل
گئے نامرد سارے کھا ہزیمت	لگے تب کھینچنے سب در دو رحمت
شہنشہ بھی چلے کوس فتح ٹھوک	چلے رسالہ اپنے ساتھ کے لوگ
رہے اپنے مکان پر جا اتر کر	سلامت سوں آئے پھر سب لوگ لشکر
ہزاران طوغان و موغان و برادر	پڑے آ شاہ کے دونوں چرن پر
اٹھائے شاہ نے دونوں کو فی الحال	گلے لائے لیکے اونکو در حال
سراہنکو لگے طوغان کو تب	کئے موغان کی بھی تعریف شہ تب
بہت تعریف سوں کیتے نوازش	کھڑے کرتے تھے دونوں سے پورش
ہزاران ہر دو زادہ شاہ جہاندار	کریں شمشیر سوں ہوذ یانکو مسمار

اینا محمود تون اپنی کمربند
حضور میں کھڑا رہ ہوئے خورسند

مجلس نہم ۹ در بیان شہادت دست مبارک محمد حنیف رض

قلم کا سر کٹا در ماتم حال	لکھا تب مجلس نہم کا احوال
اینا مجلس میں کر یار انکھ مرقوم	شہادت ہاتھ کا سرور کے مفہوم
در دریائے غم سے رو دہان	ہر و سلک شہادت بیچ ہیہات

یو کرتے مشورت ہوئی رات آخر
ہوا تب صبح جگمین آ کے ظاہر

ہوا روشن منور اور سمان پر
چلا سنگات لے مردان لشکر

نکلنے کون لگی تب فوج در فوج
گویا دریا پر اٹھتیں موج در موج

لے اپنے ساتھ پندرہ لاکھ اسوار
پیادے بھی چلا اولیکے فجار

چلا بدکیش تب سارے حشم ساتھ
زبہر جنگ کرنے شاہ کے ساتھ

کھڑا مردان آ لڑنے مقابل
جگہ خالی نہ تھا میدانمین یکتل

کمند انداز اور ہاتھی کو لیکر
یزیدی آ کھڑا میدان کے اوپر

یزید اپنے برابر لیکے مردان
کھڑا میدانمین تھا مثل شیطان

لے اپنے ساتھ ہاتھی کا سب دل
کھڑا آ کر رہا میدانمین جا مل

کھڑا میدانمین گیدی سراسر
سگل لشکر کی باندہا صف برابر

خبر پہنچی یزان سلطان عالم
یزیدی آ کھڑے لڑنیکو باہم

یزان سب فوج کون تیار کر کر
چلے لے ساتھ اپنے شاہ صفدر

چلا اسوار ہو سلطان زمانہ
چلا اسرار وحدت کا خزانہ

دیکھو ثانی علی وہ ابن حیدر
شجاعت سے کھڑا میدان کے اوپر

دیکھے سرور یزان اپنی نظر کر
ہنسی گھوڑے دگر سب فوج لشکر

کہے خالق میرا ہے آج ناظر
مجھے حافظ وہی ہے اوج ناصر

وے وہ روز تھا ئی نحس اور شوم
بڑا ایلغار تھا اس روز اور دھوم

اٹھا لشکر کو لے مردان کیدی کا [illegible]
چلایا سب لے ساتھ فوج در فوج [illegible]
سو لشکر شاہ کا اٹھا موج در موج [illegible]
[illegible]

فصل [illegible]

مجلس نہم

[illegible]

تلک اس تیغ میں وہ ہوئی [illegible]
یزیدی بیچارا مجبول شامی
پراگندہ یزان کر فوج کو سب [illegible]
[illegible]

شہنشاہ

مجلس نہم

شہنشاہ کو دیکھو فیلانین گھیرا | پڑا ہاتھیونکا اگر سخت پھیرا
کیا فیلان بھیتر جب شہ کون قید | کہا تب خوب پہیرا آج یو صید
دیکھے شہ نے ہتیون کا بہت ڈھٹائن | ہوا تب تنگ میدان بہت اڑچن
نزان شہ پر لگے ہاتھی ہلانے | لگے چو پھیر سون موذی ڈٹانے
کئے شہ اُنکا سارا مکر معلوم | لگے تب کاٹنے فیلانکے خرطوم
دگر ہاتھیونکے پاوان قتل کرکر | لگے تب مارنے شیر دلاور
پڑے شہکے غضب کا ہاتھ جیر | اڑے سر تن ستی اُسکا زمین پر
دیکھے شہ نے لگے آنیکو موذی | لگے بھاجنیکو ہاتھی لا یزیدی
نزان سردر تیز تنگ کو گرم کرکر | غضب کے ہاتھ اوٹھتے تھے صفدر
لگے کرنے کون جب غصے سون وار ان | سٹے سب مار کر فیلان ہزاران
لگے فیلانکو کرنے صاف یکدھر | نکالے سامنے سے سارا صفدر
سٹے لئی کاٹکر ہاتھیانکا انبار | ہوا تب ماندگی کا شہ پہ آثار
یزیدی زد دسون تب ہانک مارا | سنبھالو اسکو پکڑ یگا کنارا
کہا جلدی سٹو تم اب کمندان | کھڑے کیا دیکھتے ہو یا پسندان
کمند اندازہ آسارسے ملے تب | لگے سٹنے کمندان شاہ پہ سب
لگے سٹنے کمندان خوار مردان | ہزاران سون سٹے لیا کیا فجار
لگے تب جھیلنے سردر ہنر کر | کمندان کاٹتے تھے شیر صفدر

مجلس نہم ۹

بہت لرزا کہ ناگاہ آمقابل
کرینگے کیا قہر ہمنا کے سر پر
چلا اس خوف سون قلعہ مین لیکر
دیکھو سرور کے خویشان اور برادر
کہے اوّلسون آخر آب جکے روز
کھڑے تھے خشک لب خاموش ہوکر
ولے لاچار تھے قلعہ مین جانے
یزید نے شاہ کو لیکر گیا جب
طبل شادیکا تب لاگے بجانے
سنایان اور خالوا فرنجنستر
اتھے جو قید مین اہل حرم سب
موکل ان اوپر ہر روز قایم
بزران پوچھے ہین اسکو کیا عجب ہے
لگا کہنے کو ناہنجار فحبا
ہنوز تمپر اہے گردش زمان سے
خفشہ کون پکڑ کر قید لایا
یزید نے اسکون لایا ہے پکڑ کر

شہنشہ کے بدل ہوین مجبون حایل
پڑینگے برق سے آکر ہمین پر
بہت جلدی ستی داخل ہوا آخر
اٹھے اس درد و غم سون سارے مضطر
نہین دیکھے تھے ہمنے غمکون جانسوز
لہو ہوتا تھا بھی جوش اندر
شہنشہ کو چھوڑا موذیسے لانے
کہا ٹھوکو خوشحالی کا طبل اب
لگے عالم کے تئین سارے سنانے
بجانے کون لگا او بیجیا خر
اٹھون باجے خوشحالی کے سنتے جب
ایتا کم ظرف او ناپاک دایم
خوشحالی کا یہہ باجا کیا سبب ہے
تمنکو نہین ہے طالع ابد گار
نہین ہی تمکو کچھہ امن و امان سے
قتل بازو کیا اور صید لایا
خوشحالی سے بجاتا ہی بجنتر

مجلسِ نہم

میرے لخت جگر دو نو برادر ۔ کہ ہیں معصوم وہ ساقی کوثر
اگر اچھنا تیرے اطراف اشراف ۔ نکرنا کچھ نظر تون انکے اطراف
وے امر الہی ساتھ لاچار ۔ کہ ہیں راضی وہ مظلومی مین غمخوار
قتل اونکو کیا ناحق تو خروار ۔ میرے سو سمجھیا کرتا ہے گفتار
سنا جب شاہ سے کرکے وو سخن کو ۔ لگا تب دیکھنے مروان رخن کو
کہا مروا انکو اب جلد سیتی بول ۔ اُسے کیون مارنا سو مشورت کھول
کہو کیسے عدا بانسے کرین ٹھار ۔ لگا کہنے کو تب گیدی وہ مردار
جلا آتش بھیتر وہ راکھ کرنا ۔ پراگندہ گیون سے خاک کرنا
سنا جسوقت وہ کر دم گزیدی ۔ کیا ہے مشورت یہہ خوب گیدی
کہا قلعہ کے باہر برج ہے ایک ۔ کہ ہے اس برج مین بھی کوہ یک نیک
وہان اُسکو لیجا کر آگ دینا ۔ بہت شدت ستی ویتاگ دینا
قسم بھی معویہ کی یاد کر کر ۔ جلاؤن بعد ہفتے کے سراسر
لیجاؤ اب اسے راکھو جتن کر ۔ خبرداری ستی لئی مکر و فن کر
پیچھے لے کر چلے رکھنے کی خاطر ۔ کبل جاگا رکھے تب شہ کو فاجر
کہے شہ کو بزان صلوٰۃ پڑھنا ۔ محمد مصطفےٰ پہ دھیان دھرنا
رکھے شہ کو بزان محبوس کر کر ۔ رہے تب شکر حق شہ کر سراسر
دہن کے در کو تون پرداز کر کر ۔ خبر کر شاہ کا لشکر مین لا کر

حکایت ناہیسا نامی برادر محمد حنیف ملکو ہے

مشیب قاقا سنے ساری حکایات
اگر جا دین اپین سارے نکلکر
یزید جن پچنکے سارونکو سٹے مار
میری خاطر مین یہہ آتا ہے یاران
ہمین سب ہین نہیں ہے ایک سرور
کرو سردار کوئی ایک اپنے سر پر
مرینگے گر ہمین تو چیز ہین سب
شہنشاہ کو سٹے ہین قید بھیتر
گنوائے ہین عصا ہم ہاتھ کا آج
مشیب قاقا کو بولے سب برادر
تفکر سے براں قاقانے دے جواب
کہے مولا علی کا تخم ہنوز
علی اکبر دیکھو ابن علی ہے
تجھے سردار ہونا نین روا ہے
دیکھو عمر علی سلطان گیانی
کرو سردار تم شہ کون مقرر
ارے محمود دیکھو خدمت سے مسرور

فراست سے کہے یاران سنتی بات
ایسے گھر کوا ہی یار و برادر
نہیں رکھنیکا کسکو وہ خفاکار
اپین حاضر ہین اور حاضر سواران
نہیں والی کوئی ہمنا کے سر پر
دمشق اودھر چلو اب کوچ کر کر
وگرنا مرد ہم ناچیز ہین اب
رتن کھوئے ہین ہمنے خاک بھیتر
کرو اسبا نکا کچھ دھر نکتین لاج
تجھے سردار کیتے ہم مقرر
کہے اسبا نین ہے بہت سالاب
رکھا ہے حق تعالیٰ تا بہ امروز
نسل مولا علی کا بھی یہ ہے
کہو یہہ جگ مین بھی کین تو ہوا ہے
برادر شاہ کا ہے شاہ ثانی
دمشق اودھر چلو پھر جلد ہو کر
خبر زو دی سے لا یاران ہین رنجور

مجلس ۹ نہم

نہین ملنے کا تمکو وقت یہہ پھر
یہہ قابو خوب ہے کرنا سرانجام
قسم مولا کی کہتا ہون بچن یہہ
پڑھے مجلس مین ناحق ہے سراسر
مشیب قافا اٹھے وین جلد تر ہو
کہے عمر علی کون حکم پاؤن
اٹھے وین بعد ازان اشتر سو فی الحال
نہین یہہ کام ہے تمنا کون مفہوم
کیا ہون سیر اسکا مین نے بسیار
کنار اور ہے سارا وہ جنگل
رضا ہو تو دیتو لیکر ساتھ لشکر
صبح ہو تیج مین سلطان زمانکو
چلے یون بول لشکر لے اسکا
چلے یون بولکر لے ساتھ لشکر
گئے اس کھوہ مین وہ شاہ غمخوار
سو بعد از باب کے جا رنگے للکار
رضا مطلوب اس کمتر کو اب ہے

نہو فرصت تمہن کو پھر ہیر
کرو سرعت ستی یہہ خوب ہے کام
نہین پھر ہاتھ آنیکا رتن یہہ
ہوئے خوشحال خویشان و برادر
پسر لطف علی کے جو اچھے سو
شہنشاہ کو اپنا مین جالاؤن
مشیب قافا سون کو ہے نیک افعال
مجھے سارا کہ ہے وہ کوہ معلوم
کہ سب دیکھا ہون انکو مینے اظہار
کیا ہون سیر سب غاران دنگل
رہونگا چھپکے مین جا غار بھیتر
شتابی لیکے آتا ہون مکان کو
چلے اشتر بکڑ دامن ہو سکا
چلے فرحت سے اپنا دل قوی کر
چھپے تب ساتھ لیکر اپنے اسوار
کہا عمر علی کو اچھا ندار
جدل مرغوب اس اخفر کو اب ہے

مجلس نہم ۹

کہیں شاہ نے ادبی سیتی بکہہ کر

مجلس نہم

بیٹھے ہو تم دھنی اپنا گنوا کر
نہیں کچھ فکر ہے تمنا کے دلبر

ایتا مجھ ہاتھ سوں آئے ہو مرنے
بہت شدت سہی محنت میں پڑنے

حنیفا بھی نہیں دنیا میں جیتا
نہیں کچھ کام لائق اسنے کیتا

سنو تم بات میری کان دھر کر
چلو مجھ ساتھ تم آ دنگل کر

یزید کے پاؤں پڑنا کرکے بیعت
چھوڑا تا ہوں تمن کو میں سلامت

سنے جب گرگ سوں شیران کے گفتار
ہوا تب تیز تر آتش کا گلزار

سو دین طالب علی بیضرب ہو کر
نہ لائے تاب و طاقت وہ غضنفر

بزان دلمال نے یک وار مارا
وہ غازی نے سرک پکڑا کنارا

ولے گھوڑے کو شہ کے مار ڈالا
ہوا طالب علی تب لئی غصالا

دیکھو دلمال موذی سخت تر تھا
دگر طالب علی بھی بے جگر تھا

ہوا پیادہ زمین پر سرو تمثال
لگا پھرنے زمین پر نیک افعال

بزان ہاتھی کو لا طالب علی پر
کیا جیا او پایا مفسد خر

سٹا تب شاہ پر ہاتھی نے خرطوم
کئے طالب علی نے زود معلوم

سٹے طالب علی یکوار بھی مار
سٹے تب کاٹ کر خرطوم یک چار

خدا شاہد ہے کیتا بہت زودی
چلا یا ہاتھی نے بہت جلدی

زمین اوپر جو تھے یک پہاڑ مانند
بڑا زنگی بھی دیکھو تاڑ مانند

سو دین جلدی سٹی اٹھ کر دمس تنگ
کھڑا پھر شاہ سوں کرنے لگا جنگ

کیا ارقس نے زودی وار پر پر
سٹا موذی کیتیں دو نیم پھر

سٹا اس مار کر جون جیسے صیاد
جھپٹ تھا برق مانند تیغ جلاد

پڑا وہ دیو سا مانند شیطان
یزید نے عقل کھویا تھا یکسان

کہا فرزند علی کے بہت میں آفتاں
پھر ا لشکر سے نزدیک جا کر

دیکھا

دیکھا دلگی ہوئی خواری نظر کر — پڑا تھا ہول تب ہو دی کے دلپر
اتھا وہ فکر کے دریا میں غوّاص — سو خلوت میں بلایا چند خواص
منافق وہ یزیدی مردم آزار — اتھا وہ دوزخی ظالم ستمگار
اتھا وہ فکر میں ملحد جفا گر — لگا کہنے وزیران ساتھ یونکر
دیکھو فرزند علی کے آئے ہیں سب — بہت قوت ستی لڑنے ملیں وہ اب
مجھے یہہ خواب کچھ دستا نہیں ہے — میرے میں عیش کچھ بستا نہیں ہی
نہیں مجھ میں رہا ہے عقل اور بدُ — کہو اسبات کا مجھ کون تردد
یہہ فرزندان علی کے مار کر سب — سینے پر سے نکالو خار یہہ اب
یزید سے جب سنے ارکان دولت — کہے تجھ کو مبارک تاج حشمت
سچا سلطان عالم گیر ہے تون — اپنا اسبا نکا اب فکر کر تون
تو ہے عارف تجھے کیا جواب دینا — حنیفہ کو شتابی آگ دینا
ستم سون لے بلو میں یہہ انگارا — رکھا ہے باندھ آتش کا شرارا
حنیفہ کے سبب ہو کر تنگ یہہ — کرینگے تجھ ستی ہر روز جنگ یہہ
سمجھ جینا اُسے آئے ہیں یہہ سب — حنیفا کون شتابی آگ دے اب
کہ ہیں یہہ اسکی خاطر ہی وہ سب سیر — جلانا اسکو تما ہو وینگے سب پیر
نہیں کھنا اُسے آب آگ دینا — دنیا سے اوسکو اب کرنا روانا
حنیفا آگمیں جاویگا جل کر — کہ سب یہہ جاوینگے بعد از نکلکر

مجلس نہم ۹

مجلس نہم

نتھا شہ پاس کوئی دینے دلاسا ۔ شریک کوئی درد کا نین تھا ذرا سا
زخم کا کچھ نتھا دارو نہ درمن ۔ اٹھائی سخت بھاری شاہ کا من
مقید شاہ تھے دن چار ساکن ۔ بہت محنت سون کھینچے رات اور دن
مصیبت خاص لوگا نیر سے ہر دم ۔ خورش انکا سدا ہے درد اور غم
چلے تھے شاہ کون لیکر ستمگار ۔ چلے تھے لہو بھر جامیسون فجار
نپٹ وہ زخم کا تھا درد کاری ۔ لہو ہر روز بھی ہوتا تھا جاری
کیتنک تھے نرم دل اس درد غم سون ۔ دیکھت روتے ابھے شہ کے زخم سون
یزید کن شاہ کو لے گئے مقابل ۔ کھڑا کر سامنے شہ کو وہ جاہل
لگا کہنے کو وہ جاہل حرامی ۔ سراسر عقل مین تھی اُسکے خامی
لگا کرنے کیتیں شوخی سون گفتار ۔ موافق اصل کے باتان پر ستار
کہا تب شاہ کون کہہ کیا خبر ہے ۔ کہو اب دلمین تجھہ کیا خیر و شر ہے
ہوا تجھ زندگانی کا نما شام ۔ ہوا لبریز تیری عمر کا جام
قضا نے نکھ دکھایا تجھ نورانی ۔ قضا پہنچی ہے تیری ناگہانی
تجھے اب موت نے یاری دیا ہے ۔ تیری سب عمر کی خواری کیا ہے
تیری ہے عمر آخر آج کے دن ۔ تجھے کرتا ہون مین اب ہلاج ساکن
یزید سے تلخ یہہ باتان شہ نے جب ۔ نپٹ بیتاب ہو کر یون کہے تب
کہے سن اصل تیرا نیش کژدم ۔ کہ ہے ایذا دہندہ آزار مردم

بہت لکڑونکا تب انبار کر کر
بزان ہو مست وہ بدکار فاجر
کیا تب حکم آتش کو جتاؤ
دلے جب آگ ہیزم کو سراسر
جسے محفوظ کر رکھتا ہے ستار
نظر جھکے لطف کا جسکے اوپر
نہیں ہیزم کو آتش وہ بلگتی
دھوان تب دیکھ اشتر وہ نکلکر
اٹھا لشکر کون وہ یکبار لیکر
اٹھے لشکر کون لے آئے لشنگ ہو
یزید تب گھبرا ہیبت زدہ ہو
کہا آیا کہان سے وہ نکل کر
ہزیمت کھا کے بھاگا اور جفا گر
گیا آتش کنے اشتر لے لشکر
کیا تب آگ کی وہ ڈھل دھوانی
گئے تب بلیں آتش نیست نابود
نکالا دین کا خورشید روشن

رکھا تب شاہ کے سب نیکے اوپر
کھڑا رہکر کیا سب کام آخر
کہ سب اطراف ہیزم کو دہکاؤ
دیکھو قادر کی قدرت کو نظر کر
اُسے آتش کا ادکرتا ہے گلزار
عدو ہے اُسکے آگے جون ہبا ہو
ہوا دہوان ذرا بھی نہیں سلگتی
چلے لشکر الیکا لے برابر
چلا بتیس ہزار اسوار لیکر
پڑے لشکر کے اوپر یزید رنگ ہو
سینہ پھوٹا لگا تب بھاگنے او
نکہ پیدا زمین سے بھی یہ لشکر
ہوا داخل دمشق کے کوٹ بھیتر
شتابی آگ کن پہنچا وہ صفدر
کیا تب سرد آتش غیر پانی
دیکھے فرحت سنی تب رہ دو مقصود
چمکنے کون لگا جنگل ہو گلشن

مجلس نہم ۹

مجلس نہم

بہت کوشش کیا ہے ہاتھ تلوار
چھوڑانا اُس ہوا نہیں مجھ بیسیر
دیکھو یوں بولکر روتے تھے بسیار
نزان یاران وہ سب شہکو منلتے
لگے کرنے کو تب رونیکا تدبیر
کہے شہ کون سنبھالو تم نہیں کون
سٹو تقدیر پر اپنا وہ سب کام
غرض یکرات جار در کے سر در
و لیکن دل اٹھا لئی قطع امید
دیکھے دیدار تب روشن جمالی
دیکھے آتے ہیں وہ ختم الرسالت
دیکھے جد کا جمال پاک پر نور
گلے سرور کو لائے بعد حضرت
دیکھے لئی زخم کاری ہاتھ اوپر
کہے اے شیر صفدر بول ہمسے
کہے مجھ سر اُپر دالی ہو تم آج
چھوڑانیکو لگا زین العبا کو

دلے تقدیر سوں نہیں ہو کے لاچار
رہا یک ہاتھ نہیں پاسے ہو کے کمتر
نین تھے اشک سے مادام خونبار
دلاسیکے وہ سب باتاں سنائے
نین سوں بھر رہے ہر حال اوپر
ہمارے سب سنو تم اس بچن کون
کرے گا حق تعالی اسکا انجام
کہے آرام جا کر فرش اوپر
دیکھے تب خواب میں دو جگکے خورشید
کھڑے ہیں پاس آ دو جگ کے والی
محمد مصطفے شافع امت
ہوا تب دل انھونکا بہت مسرور
کہے تم پر پڑا ہی درد محنت
لگے کرنے کو دم شافیع محشر
وہ سب رونیکا باعث کھول ہمسے
میری اب زندگی کی مجھکو ہے لاج
سہا ہیں اتقدر جور و جفا کو

خدا کے حکم سون آرام ہوئیگا
وہ سب کچھ کام کا انجام ہوئیگا

کئے ہین مجھ سنی بھی ایک گفتار
بزان تو تین ہفتے مت نکل بہار

کئے ہین تین ہفتے وہ مقرر
زبان سے اپنی وہ ہادی رہبر

سنو یارو مجھے یونکر کہے ہین
زبان تشریف سے فرما گئے ہین

سنے جب خواب یاران شاہ سرور
ستے جب فکر بھی آباد ہو کر

ہمہ با صدق دل کردند اقرار
مبارک باد با این خیر بسیار

اپنا کر حکم صادر سبکو بیشک
نرت لاتے ہین جا بازو مبارک

مشیب قا قا کہے مجھ دے اجازت
کرون حاصل مین بازو لا سعادت

بزان اشتر اٹھے بھی شیر صفدر
کہے مجھ کو رضا دے نیک جوہر

کہے جلدی سے کرنا حکم ارشاد
مین جا بازو کو لا کر تا ہون دلشاد

کہ ہو تمہین آشنا اسباب سون لحا
نہین یہ کام کسکا مجھ سوا ہی

پھرا جلدی سنی چرخ فلک تب
جہا تین شمس کا آیا چمک جب

چلے اشتر بزان اسوار ہو کر
چلے لانے کو بازوئے غضنفر

کھڑے جا کر رہے جلدی سون اٹھار
گرائے تھے جہان شہنے ہتھی مار

گرائے تھے جہان فیلان یہ فیلان
پڑے تھے کوہ کے مانند دیلان

کئے تھے شاہ نے ہاتھیونکو مسمار
پڑا تھا بید ہاتھیون کا انبار

پڑے تھے دانت اور خرطوم بھی کئی
قدم رکھنے جگا خالی نہ تھی وین

مجلس نہم

مجلس نہم ٩

لگا تب سخت ہونے شاہ کا حال
لگے تب شکر سون کرنے مناجات

لگا ہر دم ہونے شہ کو آرام
بحق مصطفےٰ شافع انام

تماشا تم دیکھو کیا ہاتھ کا ہی
تعجب کچھ نہیں اسبات کا ہی

دعا حضرت کی حق مقبول کر کر
دیا تب ہاتھ کون صحت میسر

کہ ہی قادر اُسے ساری ہے قدرت
کریگا تل کا پربت یہہ ہے قدرت

صدف مین آب نیسان لا کے قادر
کرے دُر بے بہا پیدا وہ نادر

درخت خشک کو دیتا ہے وہ بار
ثمر لاتا ہی اسپر وہ جہاندار

عجب قدرت ہے اسکی دیکھہ معمور
دیا ہے چاند سورج کو عجب نور

دیکھو کرتا ہی وہ امروز فردا
کرے لحظے مین جیتے کا وہ مردا

چلاتا ہی دیکھو خشکی مین دریا
بچھاتا ہی زمین پر فرش ہریا

صفت کرنے مجھے کا ہے سکتاب
یقین لاریب و بیعیب ہے رب

رسول اللہ کی خاطر ای برادر
ہوا تب ہاتھ شہ کا لئی قوی تر

حکایت

حکایت بول جلدی ہو کے شادان
یزیدی مفسد و مجہول نادان

نظر کر ای اولوا الابصار دیکھو
سنو غفلت کو ہوشیار دیکھو

فلک نے کس سنی کیتا ہے یاری
مگر آخر کو لاٹتا ہی خواری

غسل صحت کا لیتے شاہ صفدر

علی اور فاطمہ خاتون جنت

شفیع المذنبین خاتون امت

محمد مصطفیٰ کے نام اوپر

مجلس ہفتم

ہوا نازل مرض موذی پہ اُسدن
گرا نیکو اُوس سے دور خمین ساکن

لگا ہر روز ہونے مرض افزود
لگا کرنے جہاں سے اسکو نابود

پڑا تب فکر کے جھولیمین آکر
خرابی کے پڑا ورطے مین آکر

رہا تب سلطنت کو بھول شاہی
ہوئی تب جا لپر اُسکے تباہی

دکھو آزار بھی حایل ہوا تب
رہا اس درد مین بیمار ہو تب

ہوا بھاری اُسے یہہ درد اور غم
لگا سر پھوڑنے آپکا ہر دم

یزیدی بھیجا تھا آل سفیان
پڑا ہو فکر کے بھنور مین حیران

لگا ہر روز ہونے درد بھاری
قضا کا درد تھا وہ سخت کاری

قضا نے منہہ دکھایا اُس الیس کا
سٹا تب ہاتھ سے دامن ہوس کا

درد ہر روز اسکو لئی کٹھن تھا
رمق باقی بدن مین آرہا تھا

لگا ہر روز ہونے سخت آزار
لگا تب سوجنے وہ نحس مردار

ہوئے اُتنے مین دو ہفتے برابر
گئے تب تین ہفتے سب نکل کر

قلم کا ہاتھ مین اب لیکے تلوار
یزید کے سر ستی اب مغز کو جھاڑ

ہوا تب شاہ کا بازو قوی تر
اول تھے سخت وہ بازوے صفدر

لگا تب نور چہرے پر جھلکنے
لگا تب شوق کا آتش سلگنے

دمشق اوپر لگے دیکھن کو ہر بار
لگے تب دل بھینز لانیکو اخبار

ہوئی جب شاہ کو تب تندرستی
ہوئی تھی دور ساری دل سے سستی

مجلس نہم

بھیں شاہ ولایت شیر نر ہو
تمنکو کوٹ لینا کچھ نہیں بار
زبان انداز ہ لینے سب اران
دیکھو بکرات بین پچھلے پہر پر
عدو کے رخ اوپر تب کھڑک کو ہل
چلے ساتھ اپنا سارا لشکر
کھڑے خندق کنے سارے وہ صفدر
زبان کر جست وہ شاہ کرامات
گئے جب کوٹ سے شاہ دلاور
گرائے ہاتھ سے قلعہ کا در پھوڑ
بندھے خندق پہ پل وہ شاہ عالم
حنفشہ جب ہوئے قلعہ بین داخل
اُٹھا یک شور جب وہان یا علی تب
شہنشہ گرم ہو کر برق تمثال
عدو کے سر پہ ہو بادل گرجنے
لگے تب کھڑک بجنے سخت کاری
یزیدونکو لگے تھے کاٹنے کو

شجاعت کے صحن بیمن فتح ور ہو
تمھارے ہاتھ سے مولا کی تلوار
اٹھے وہ لاکھ اور تینس ہزاران
اوٹھے اوسا ز کینے آپ سر در
چلے اللہ بفضل ما یشا بول
رفاقت بین اٹھے شہ کے برابر
رہے شاہ کرامت وہ غضنفر
اوڑے یک پلنے خندق کے عرصات
پھرا کر گرز مارے در کے اوپر
اوٹھا یک در کون لا خندق پر چھوڑ
چلے لشکر کون نے فی الحال باہم
اٹھے وہ نیند بین سب لوگ جاہل
دمشق بین آپڑی تھی کھلبلی تب
لگے کرنے کینتین ہو ذیونکو پامال
چلے تھے تیغ کے مانند برسنے
مرگ نے آدیا مو ذیونکو باری
کتنیک میدان پر سے بھاگنے کو

سو چھوڑے جانسے آزاد کر کر
عقوبت سے وہ جب بایل ہوا کر
خریدم بمن ہو کر بد ر ا و
کیا یک جا لگا سازش کے بھیتر
تلک سلطانِ عالم ابن حیدر
رہا سب خلق باقی سو اطاعت
یزید کے گھرا پر وہ شاہ گیانی
ہوئے تب محل میں موذی کے داخل
گئے شہ نے کہاں ہے وہ ستمگر
لگے تب ڈھونڈھنے سب لوگ لشکر
لگے تب دیکھنے ہر یک مکاں پر
لگے تب دیکھنے زیر و زبر کر
بہت ڈھونڈھے وہیں ہاتھ آیا
یکایک محل سے اوپر وہ صفدر
وہاں بھی کچھ اثر دستا نہیں ہے
کہے شہ نے مقرر بھاگ کر وہ
اٹھے یوں بولکر ناگاہ محل پر

چلا روتا دیکھو فریاد کر کر
لگا ہر طرف کھانے دہول جا کر
چلا جنگل طرف تب فتنہ ور او
جمع کرنے لگا وہاں بہت لشکر
لیا تب ماہیا کو ساتھ سرور
شہنشہ سوں گئے آ نسے بیعت
چلائے بعد ازاں کرنیکو فانی
برادر کا لگے ڈھونڈھنے کو قاتل
دیکھو چھپ کر رہا ہو گا دبکار
ولے پایا نہیں ظالم ستمگر
کہ تا وہ ہاتھ آوے وہ ٹھکانیر
لگے ڈھونڈھنے کو ہر صندوق بھیتر
نہ ادسکا کچھ مکاں جب شہ کو پایا
گئے تب دیکھنے موذی کو سرور
غرض وہ ہاتھ میں چڑھتا نہیں ہے
گئے ہیں سمت بصرے اور مصر کو
دیکھے سرور سما پر تب نظر کر

بزان شمشیرے شاہ دلاور — چلے تب دیکھنے اس چاہ بھیتر
دیکھے اس چاہ کو جون مثل کژدم — خرابی سون پڑا تھا جگ سے ہوگم
سگ بیدم ہوا بنہ کو پارا — ہوا تھا دوزخی جل کر انگارا
شہنشہ نے جو دیکھے اس نظر کر — پڑا ہے چاہ بین وہ جان کھو کر
بزان یار انکے تین حبیب لا سرور — کرو یہہ پایخانہ تم مقرر
پڑی یہہ دھوم آ کر اس اُپر تب — بھرا اک روز مین سارا لبالب
یزیدی نے جیا فاجر ستمگر — رہا جا دوزخی دوزخ کے بھیتر

اتیا محسود کر فرصت کون جاہل
نپھنچے ساتھ کراب شہ کو واصل

ظلم کے آسمان سون چاند کو کاڑ — ستارا دین کا اب کر نمودار
بزان نکلے شہنشاہِ زمانہ — چلے تب پوچھتے وہ قیدخانہ
چلے دہر عابدین کا شوق دلبر — امام الوقت وہ شاہِ غضنفر
موکل حبس خانہ کے ادب سات — قدم دیکھے شہنشاہِ کرامات
کہے سرور نے اے جہول خناس — کیلی اسبا کی تو لا کہمر پاس
موکل تب بجا لا کر ادب سات — کہے تب شاہ سون سب بھولکر بات
کیلی اس قفل کی ظالم ستمگر — سدا رکھتا تھا نا ڑیسون بند کر
شہنشہ نے یہہ سنکر ماجرے سب — پھر اگر زمارسے در اُپر تب

مجلس نہم

حکایت

عجب چندر بدن تھا مکرم نورانی
درخشان تھی دیکھو نا در پیشانی
شرافت سما پردہ ستارا
محمد مصطفےٰ کا دو پیارا
اول تو جہد حق کا کر سراسر
عذاب حشر تے تھے جون نعت نبی امام کرکے آگاہ
لگے رونیکون سب حضار کر آہ
یزیدی ہاتھ سین اب امام پاک معصوم
حسین ابن علی کا یا یا تھا مظلوم
شہیدان کے ہین سر دفتر کا دلبند
نواسا فاطمہ جنت مکان کا
نواسا مرتضےٰ شیر خدا کا
نبیرا مصطفےٰ ختم رسالت
تھین حق سون امید شفاعت
لگے زین العبا سون دعوت خلافت
لگے رونے نین زار بیحد

مجلس نہم

[illegible]

حکایت یہاں ستی نادر نگار ون
بزان ہمراہ لیکر شاہ یاران
حنیفہ شاہ تب تسلیم کیتے
شہنشہ ساتھ دیکھے ماہ سیا تھا
عجب سانچا عقیدت کیش تھا وہ
بلند کیتا خدا نے اسکا اقبال
اُسے سلطان عالم کر شفقت
لگے ہونے دمامے اور نقارے
لگی ہر ٹھار ہونیکو خوشحالی
لگے تب مال و زر دینکو خیرات
اتھے جو دوست سارے شاد ہو گئے
بیٹھا جو تخت پر والی کونین
امام الوقت جب بیٹھا تخت پر
بیٹھے جب تخت پر تھا جمعہ کا روز
میرے اب ساتھ چل مسجد کے بھیتر
چلے لشکر کو لیکر اپنے ہمراہ
بزان زین العبا منبر کے اوپر

بساط سلطنت کو اسنوار ون
کھڑے صف باندھکر سب دوستداران
گویا لشکر کے تئین تعلیم دیتے
وزارت مین جسے بھی داعیہ تھا
حرم کیواسطے درپیش تھا وہ
اتھا مجلس مین شہ کے سر فی مثال
دئے زین العبا کی تب وزارت
لگے اُڑنے نشانونکے فرارے
چڑھی تب شاہ کے چہرے پہ لالی
خدا نے وا کیتا باب حسنات
وہ سب دشمن دیکھو برباد ہو گئے
شہ مظلوم کا تھا نور عینین
گئے تب لشکر سارے اسوقت پر
حنیف شہ نے کہے ماہ دل افروز
فصاحت ساتھ پڑھ خطبہ سراسر
ہوئے داخل سو مسجد بیچ ناگاہ
کھڑے رہے سرو جون گلشن کے بھیتر

[illegible]

حکایت محمد حنیف رخصت ہونے کی

حسین ابن علی کے شیر صفدر
رسالت کے تھا گلشن کا وہ گل
ہوئے وہ شیر نر فرہاد مانند
دیکھے روشن ہوا جگ میں قمر یہہ
دیکھو سرور ہنیٹ خوشحال دل تھے
وے اول سنی تھے وہ دلاور
حنیفہ نے یزید کو خوار کر کر
نزان سب ملک اور املاک لے ہاتھ
خزانہ ہاتھ میں لائے وہ اتمام
لگا جب ہاتھ سار العل و گوہر
بھی ہیندرا لاکھ تھا لشکر برابر
انھے زین العابدین کے حوالے
لگے تب عیش کرنے شاہ جم جم
عزیزان اور برادر کر کے آرام
ہر اک ہاتھی سبھونکو دیکھ خلعت
وہ سب تقسیم کیتے اور خزانہ
عزیزان ساتھ تھے رہا خوشحال

چراغ بزم تھے او نیک اختر
کیا تیار اونکو مثل بلبل
لگے دسنے کو جون شمشاد مانند
لگا جب رنگ رس لینے ثمر یہہ
بنت فرحت ستی شاہ زمن تھے
شہ مظلوم کی نسل غضنفر
گرائے خوار کر دوزخ کے بھیتر
تصرف بیچ لائے ذوالکرامات
اتھا جو سلطنت کا سارا حشام
در و یاقوت و مرجان اور جواہر
اطاعت میں وہ سب آیا مکلمہ
کئے ہیں سلطنت اونکے حوالے
لے زین العابدین کو ساتھ باہم
کھڑک سون کر کے پورا آپنا کام
لگے سب یاد کرنے عیش و دولت
دئے یارانکو سلطان زمانہ
اپین فرحت منے تھے فارغ البال

مجلس نہم ۹

[illegible]

برس ہمنا ہوئے ہین نہین تم کن
لڑین تجھ مدعی سے ہر صبح شام
کبھی ہزارہ ہو شہ سون بھرے نین
برس ہمکو ہوئے ہین نہین سارے
انھا یک ٹھار سب گلشن ہمارا
رفاقت مین انھا اکٹھا رل کر
اپنا ہمپر کرم کیون کم ہوا ہی
قدم سون دور کیون کرتے ہو سردار
نہ کر محروم ہمکو ذوالکرامت
سنے جب اس سخن کون شاہ صفدر
بھی مکہ اور مدینہ کا زیارت
نبی کا کرم ہی ہمنا کے سر پر
سنے اسبا تکو سارے عزیزان
لگے رونیکون سارے دردو غمسون
پڑی یاران کے اوپر تب تباہی
بزرگ کا جواب یاران باصداقت
اول تو کوچ کر سمت یمن کو

سعادت کا ملا تھا ہمکو گلشن
نہین یکروز پائے خواب و آرام
بغیر از حکم تو ہرگز لڑے نین
جدل کر کروہ سب ہمو دیا نکو مار
نہین کسدن ہوا تھا یہہ ادارا
چمن مین جو گلان ہنتے تھے کھلکھل
ہمارا ہم اسمین گم ہوا ہی
ہمین رنجور کیون کرتے ہو سرور
سعادت تجھ قدم سون ہے سعادت
کہے فانی ہی یہہ دنیا سراسر
کرو حاصل رہو تم جا سلامت
علی مرتضی خاتون مادر
فراست مین وہ تھے سب باتمیزان
لگے کرنیکون زاری لئی الم سون
لگے رونے ہوا مین مرغ و ماہی
کہے ای سرور بالا شجاعت
جاہان ہم جاوین سب اپنے وطن کو

مجلس نہم

[illegible]

بزان مولا علی کے تینون لبند	چلے بغداد کو اپنی کمر بند
جدا ہوکہ ہر ایک اپنے مکان پر	چلے شہ یار اور انکے برادر
بھیجے پاس تب شاہ دلاور	رہے تھے قبض کر سب ملک بغداد
دمشق کا ملک سارا ضبط کرکر	لگے کرنیکو شاہی وہ غضنفر
کیا سب حکم اور احکام جاری	اہو پر شرع سے کر دینداری
ٹھہائے تخت پر زین العبا کون	لگے تب راج کرنے خوش ادا سون
لگے کرنے عدالت ساتھ شاہی	ہوا پر خوش اتھے سب مرغ و ماہی

ارے محمود سنگ ہمت شاہ کا چھوڑ
سعادت سے قدم سون اپنا دل جوڑ

زبان کی لا ترازو پر تن تول — ختم مجلس کو کر صلوٰۃ کو بول

مجلس دسوین بیان مین زین العابدین رض کے

قلم غواص ہو دریائے غم کا	دہم مجلس مینے لا دُر الم کا
اپنا غنچہ دہن کا واز کر کہہ	حکایت یہان ستی آغاز کرکر
دیکھو زین العبا کے پاس یکدن	خبر پہنچی کہ آیا پاس دشمن
یزیدی آکے سب یکٹھا را دیر	پڑا ہے بعید دمو دیکا لشکر
دیکھو لاکھان پڑے ہین آکے فاجر	اچھینگے وہ کروڑون ملکے مدبر

مجلس نہم

خورد

نکالوں جھاڑ کر سارا وہ نکو یکبار
بیٹا فرزند ہوں شاہ جہاندار

شہ مشرق گیا مغرب مین سر دھر
ہوا تب رات کا دار دیکھایا

خورد سالی ستی ما نبا پکا سکھہ
اپنا کچھہ دلکے بھیتر مت فکر کر
کہاں قدرت کسے بھی ہے نظر کر
قسم مجھہ کو میرے دادار کا ہے
قسم ہے حیدر کرار کا مجھہ
کردوں اونکی طرف مین یک اشارت
کردوں معدوم جسکو اور فانی
تیرے دشمن کو کر زیر و بالا
یزیدونکو کردوں یکدم سے مسمار
بہاؤں خونکے سیلان زمین پر
مبارک تجھکو دیوے تخت جم جم
سدا کر بادشاہی معدلت ساتھ
صبا مین کاٹتا ہوں جا کے یکدھو
یزیدونکو نسنگ مین کر کے تمام
اکھاڑوں ملک سو تیں انکا بنیاد
مجھے تو بوجھہ مین نسل علی ہوں
تصدق ہو کے اپنے خاندان پر

نہین دیکھا مگر بیرنج اور دکھہ
یزیدونکا بھی کچھہ اندیشہ مت کر
سرو قد پر تیرے دیکھے نجھب کر
قسم مجھہ کو وہی ابرار کا ہے
قسم ہے قاتل کفار کا مجھہ
وہ سب موذیانکے مین یکپلمین غارت
کرونگا کاٹ کر سب ہول لانی
کہ چھوڑوں پہاڑ کر ان کا قبالا
اکھاڑونگا جہانسے بیخ اشرار
ترادن خنگ کون اس لہو کے بھیتر
مین حاضر ہون تیرے کن کچھہ نکر غم
عدو کی فکر کا دلپر نہ رکھہ بات
یزیدی جو جریدی ہین سراسر
کرانا ہون وہ سب و زخمین بسرام
یزیدانکو کرونگا جگ سے برباد
شجاعت سے جہانین جھیلی ہون
کھڑا ہون ہاتھہ مین لے آپنا سر

مجلس دہم

چمکتے تھے سلاح پوشان انور | شہنشاہ فوجیں مانند حیدر
یزید و نپر چلے تھے با شجاعت | چلے تھے فوج لیکر با شہامت
گئے جب پہاڑ کے نزدیک یاران | اٹھے جب پہاڑ موذی نابکاران
سنے آواز موذی نے طبل جب | ہوئے تب مستعد آئے نکل سب
دیکھو تھا بعید موذیونکا لشکر | لکھا لکھ آکھڑا شہ کے برابر
شہنشاہ کی نظر جہاں لگ چلی تھی | یزیدوں سے زمین ساری بھری تھی
یکایک تب دیکھے شہ نے نظر کر | کھڑا مرواں ہے لشکر کے پھیر
کمند کون کھولکر ڈالے ہیں اسیر | رکھے تب صبیب سا اسکون جگر گیر
زبانسے تب کہے یوں درفشانی | کہے اسکو کہ اے فرعون ثانی
تجھے چھوڑا تھا میں زندگی ہیں | رہیگا تا کہ جا تون بندگی ہیں
دلے یہہ خوئے بد تیرا ستمگار | نہ ہوئے دور طبیعت سے جفاکار
توہی خناس عالم فتنہ انگیز | کہ ہم پر بہت سا لشکر کیا خیز
اتیا رکھنا تجھے اب مصلحت نہیں | ضرر ہی بہت تجھسون منفعت نہیں
محرف وار مارا اسکے سر پر | ہوا ٹکڑے پڑا گر کر زمین پر
کیا دوزخ میں اسکو زود شامل | یزید سے جا ہوا مرواں واصل
یزان سب دوزخی نے کرکے ہشیار | اٹھے للکار کر تب شہ غضبدار
یزان وہ قاتل فجار یکبار | اٹھے سب حیدری لشکر کو للکار

مجلس دہم

ترنگ جولان نہایت ہوئین گرکر | نہین ڈر تھا کسی دشمن کا دلپر
کہ یہہ بندے کیکر ہین یا تمھارے | کھڑک سون آج سبکو ہمنے مارے
مگر ان کا کہو کرتار تون ہے | اپا خالق انھونکا آج تون ہے
اپا انکا تون ہے پیدا کرنہار | پچھانا نہین مجھے ہین انکا جبار
ہنٹ بیرحم ہو صیاد مانند | قتل کرتا ہے کیون جلاد مانند
سنا جب یہہ بات سرور نے دہر گوش | گیا سر سے نکلکر شاہ کے جوش
شہنشاہ نے ترنگ اپنا کھڑا کر | سنے آواز تب حیران ہوکر
ناگاہ شہ نے سنے اسمان سے تب | خداوند اسے رحمان سون جب
شہنشہ نے سنے آواز یہہ غیب | یقین کر دل سنی ہوئے ہین لاریب
ہنٹ حیران ہو دلمین پشیمان | کہے غفار تو ہے پاک سبحان
لگے کرنیکو توبہ جان و دل سات | شدہ لرزندہ دل شاہ کرامات
پران اس کوہ مین دیکھے نظر کر | دیکھے یک غار شہ نے وہان سرسر
عجب تھا کوہ دیکھو نحس اور شوم | رہے اس کوہ مین جا پاک معصوم
بہت لرزندہ دل ہوکر برابر | کہے اس غار کے نزدیک جاکر
کہے اے غار تو از بہر یزدان | مجھے تو اپنے مین کرکے پنہان
سنا جب شاہ سے اس غار نے قال | ہوا وہ شق زیادہ غار درحال
پران وہ مہر دین روپوش ہوکر | رہے اس غار مین آرام پاکر

مجلس دہم

علی اکبر تون ہو جلد سون ہشیار
خبر زین العبا کو زود لیجا
حنیفہ سون نے مجھے سپایا ہے کام
امانت کر رکھا ہو نہین سلامت
رہیگا یہہ بہت امن و امان سون
علی اکبر نے یہہ بات دھر گوش
بزان ہشیار ہو وہ شیر صفدر
ہوا اننے منے بتا حکم کرتار
برابر غار وہ ہو گئے زمین کے
زمین سے غار وہ ہو گئے برابر
کیا وہ بیوفا جگ سون فراری
شہنشاہ ولایت کا ستارا
علی اکبر لگے کہنے ایسر ور
نہین معلوم یہہ چہرہ منور
اجل کے دام مین حکمت کا نخچیر
ہوا غزلت نشین لو گنج اسرار
در بغداد دین کا ماہ درخشان

بچا اندر یہان سے ہو خبردار
ہو واپس اب یہان سے جلد زجا
رہیگا وہ حضور مین صبح و شام
خوشی سے دل لیا ہے استراحت
ملاؤنگا اسے مہدی زمان سون
کئے تب بیخودی کے جام کو نوش
لگے تب دیکھنے اس غار بھیتر
ہوئے ملکہ بزان وہ غار بیمول
حکم سے اس خداوند عالمین کے
علی اکبر کہے اللہ اکبر
کیا وہ غار مین جا کر قراری
جہانکو چھوڑ جا پکڑا کنارا
اندھار ہمین رہے کیون آپ جا کر
ہمنکون کیون ہو دیگا یہہ بیسر
قضا سون یہہ چلا تھا کلک تقدیر
پکڑ گوشہ جہان سے ہو کے بیزار
ہوا کیون غار مین جا کر وہ پنہان

مجلس دہم

سنے جب ماجرا شاہ جہان کا — در و نا تب بھٹا سب خاندان کا
چلے زین العبا کے دلپہ امواج — لگا تب غم کا آنے دلپہ افواج
غضب کا آسمان ٹوٹکر پڑا تھا — پنٹ بیٹیا سارے جوبنین کون جھ
لگے رونیکو سب مجلس کے حضار — گنوا کر دوست بیٹھے تھے سبھی کا ز
اتھا سب خاندان کا حال بیا را — وہ سب آہ و فغا نکا تھا پکارا
قبیلے کون ہوا تھا در دکاری — ٹرے کرتے اتھے سب آہ وزاری
کلیجے جل ہوئے تھے مثل اخگر — جلے تھے نین سون نہران سراسر
لگے رو رو شہنشاہ کو بلانے — گئے تھے نغمان سبکو ھلانے
بہت تھا خاندا منین درد اوغم — اتھا سارو نکے اوپر شہ کا ماتم
ہوا مین مرغ اور ماہی تھے گریان — فرشتونکے جگر تھے غم سون بریان
علی اکبر دیکھو دانائے عاقل — کئے تب صبر سون دل انکا مائل
نزان سب کو وصیت صبر کا کر — رہے تھے شاد ہو خفکی قضا پر
ولے اس درد مین تھے بیدل — نہین آرام تھا کچھ دلکو نکیتل
سدا روتیمین نینون سے تر تھی — انجون سعن شاخ نرگس بھی ہری تھی
نہین کچھ چین دلکو نین تھا آرام — غرض روتے اتھے وہ صبح اور شام
دیکھو زین العبا کو اور علی کو — وصیت صبر سون کر تھیلی کو
غرض تاثیر ہونے انکے دلپر — اتھے مادام نینان اشک سون تر

مجلس دہم

جب فارغ ہوے

جناب رسالت مآب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے روضۂ منورہ سے مشرف ہوئے

کہے ای قبلۂ عالم پیمبر ‏ ‏ شفیع المذنبین ساقیِ کوثر
حنیفہ نے زیارت کرکے آخر ‏ ‏ مرخص ہوگئے یہانسے مسافر
کئے اتمام سارا مقصدِ دل ‏ ‏ رہے جا غار مین حق ساتھ واصل
بچھڑ محبوں گیا ہمراہ برادر ‏ ‏ جہان مین مین رہا تنہا پیمبر
لگے رور و حنیف شہ کو بلانے ‏ ‏ محمد مصطفیٰ کو سب سنانے
بزان زین العبا کو دے خلافت ‏ ‏ کئے تفویض سارونکی امامت
گئے تب نبد و لبست وہ شاہ عاقل ‏ ‏ ہوا تب گھر طرف دل شہ کا مایل
وداع ہوکر چلے سب خاندانسون ‏ ‏ چلے اکبر علی روتے مکانکون
غرض کرکر چلے تھے قطع منزل ‏ ‏ ہوئے تب شہر انبازہ مین داخل
حنیف شہ کی جگہہ ہو آپ قایم ‏ ‏ دلے جھڑتے تھے نینان غم سون دایم
لگے کرنیکو شاہی کروفر سون ‏ ‏ سٹے دام عدالت باہنر سون
وہ سب عالم کو تب تسخیر کرکر ‏ ‏ اطاعت سے رکھے تنجیر کرکر
سبھی بیعت مین آئے خاص و عام ‏ ‏ سخن سے شاہ کے ہوگئے وہ سبکام

مجلس دہم

پڑھو یاران اپر صلوٰۃ اکثر
بروح پاک وہ ساقی کوثر
کیا مرقوم اس تاریخ کو ان ایام
پڑھو سب فاتحہ ای اہل اسلام

تمت

الحمد للہ والمنہ جنگ نامہ محمد حنیف
تصنیف کیا ہوا محمود کا جو اپنی
وقت میں یکتا تھا
بتصحیح جناب فیض مآب فاضلی
عبد الکریم ابن جناب مرحوم
و مغفور قاضی نور محمد صاحب
کے تحسین اصلاح و تصحیح تمام
مطبع کریمی واقع بمبئی میں تاریخ
۳۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ ہجری میں
زیب طبع سے مزین کرکے مطبوع
خلایق کیا

کتبہ خاکسار شیخ عبد القادر ابن مرحوم و مغفور شیخ ... الدین
عفی اللہ عنہ

...ہ بھی موجودہ بدوکان مہتمم نسخۂ ہذا حسب تفصیل

...الایمان در مدحت رسول
آخرالزمان
رحمۃ للعالمین مولود شریف
خمسۂ قدسی در نعت
مجموعہ مدحیات و مناجات
دیوان لطف در نعت
قصاید نعتیہ و عشق مصطفی
اعجاز غوثیہ در کرامات پیر دستگیر
تذکیر العارفین در احوال
سید الکاملین
محفل ستر ہویں جناب غوث
الاعظم رح
زین المجالس یعنی گیارہ مجالس
در مناقب غوث الاعظم
سخاوت نامہ سیدنا علی رض
و خاتون جنت رض
گلزار احمدی در نعت و
قصائد نعتیہ و مرثیہ الوداع
ماہ رمضان وغیرہ
سودائے آخرت معہ
توشۂ عاقبت و قصائد
نعتیہ و مخمس الوداع
رمضان وغیرہ
دیوان اشرف الاشعار
در نعت

باقیات الصالحات فی مولود
اشرف المخلوقات
مصباح المجالس در معجزات
آنحضرت صلعم
ہشت بہشت یعنی ۱۲ مجالس
معہ ۹ رسالہ دیپک مین ہرن
آرام دل و راحت جان وغیرہ
مجموعہ مولود دایہ حلیمہ
مجموعہ بیست و یک رسالہ
معجزہ شق القمر وغیرہ
مجموعہ ہرنی دائی حلیمہ
نسیم جنت معہ خیابان فردوس
گلشن فردوس یعنی مجموعہ
چہار مولود مع بہار جنت
و بوستان مسیح گلستان
ہجران در روضہ رسالت وغیرہ
مولود غلام امام شہید
توصیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
دیوان سنی در نعت
کشتی نامہ رسول اکرم صلعم و
ابوجہل
مولود طاہریہ
مجموعہ نور نامہ و وفات نامہ وغیرہ
جامع المعجزات مسمیٰ بہ کلام المبین
شادی نامہ خاتون جنت
شادی نامہ حضرت خدیجہ
الکبریٰ رض

اعجاز احمدی منظوم یعنی دوازدہ
مجالس بیان آنحضرت از
روز ولادت تا وفات
مجموعہ سی ۳۰ رسالہ کرشمہ
سوداگر عجم
نولی نامہ حلیہ شریف معجزہ
و خواب وغیرہ
دیوان قابل در نعت
مجموعہ نجم الضیا در نعت
مظاہر الاعجاز و احوال
فرزندان جابر رض
اسرار احمدی در ہجرت
و وفات و جنگ وغیرہ
گلشن قدس یعنی قصائد نعتیہ
روضۃ القادری
گلدستہ تجیات سراپائے
رسول اکرم
گلزار قادری و قصیدہ
در مناقب غوث الاعظم و
چند آمین
آداب خلفائے راشدین
حافظ الاسلام در مولود و
معجزات بنظم و نثر
گلشن حافظ قصائد
گلستان نعت و بوستان
نعت معہ قصائد و
معجزات
مجموعہ مناقب

روضۂ روحانی
قصاید شرف الانام فی
ثنای محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام
ریاض حافظ
عروس المجالس
معجزہ ہرنی
مخزن حافظ
مولود احمدیہ

کتب تصوف و حکایات اردو مطبوعہ بمبئی

مجموعہ رموز العارفین
باغ ارم ترجمہ مثنوی مولانا روم
حکایات الصالحین
ریاض العارفین
پنچھی نامہ منطق الطیر
گنج خوبی ترجمہ اخلاق المحسنے
گلزار ابراہیم مجلد
مثنوی صراط المستقیم
سراج الفقرا یعنی رسالہ
چار پیر چودہ خانوادہ
تذکرۃ الاولیا بزبان ہندی
زہر طبع
مقاصد الصالحین